e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 213 Wednesday , May 07 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۱۳) لکھنؤ، بروز بدھ ۷-مئی ۲۰۲۵ء، مطابق ۸/ذی القعدہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

'پنجاب اور ہریانہ ایس وائی ایل نہر تنازع کا خوشگوار حل نکالیں'

نئی دہلی: سپریم کورٹ میں منگل کو پنجاب اور ہریانہ کے درمیان جاری ستلج-یمنا لنک (ایس وائی ایل) نہر تنازع پر سماعت ہوئی۔ عدالت نے دونوں ریاستوں سے کہا کہ وہ اس مسئلے کا خوشگوار حل نکالنے کے لیے مرکز کے تعاون سے کام کریں، بصورت دیگر عدالت خود فیصلہ سنائے گی۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے واضح کیا کہ اگر دونوں ریاستیں حل پر متفق نہ ہو سکیں تو 13 اگست کو عدالت اس تنازع پر حتمی سماعت کرے گا۔ سماعت کے دوران مرکز کی نمائندگی کرتے ہوئے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) نے عدالت کو بتایا کہ مرکزی وزیر جل شکتی نے ریاستوں کے درمیان بات چیت کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے، جس کی صدارت دونوں ریاستوں کے چیف سیکریٹریز کر رہے ہیں۔ مرکز کی جانب سے بتایا گیا کہ اس حوالے سے ایک اضافی حلف نامہ بھی یکم اپریل 2025 کو جمع کرایا گیا ہے۔

پونچھ کے مینڈھر علاقے میں سڑک حادثہ، 4 جوانوں کی موت

جموں۔(یو این آئی) جموں وکشمیر کے ضلع پونچھ کے مینڈھر علاقے میں منگل کی صبح ایک مسافر بردار بس گہری کھائی میں جا گرنے سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 4 ہو گئی ہے جبکہ 44 افراد زخمی ہو گئے۔ ذرائع نے بتایا کہ پونچھ کے مینڈھر علاقے میں منگل کی صبح قریب ساڑھے نو بجے ایک مسافر بردار گاڑی زیر رجسٹریشن نمبر 1671JK02X ڈرائیور کے کنٹرول سے باہر ہو کر گہری کھائی میں جا گری۔ انہوں نے کہا کہ حادثہ پیش آنے کے بعد پولیس، فوج اور مقامی لوگ جائے موقع پر پہنچے اور بچاؤ کارروائیاں شروع کیں۔ ذرائع کے مطابق اس حادثے میں 4 افراد جاں بحق جبکہ 44 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ زخمیوں کو علاج و معالجے کے لئے نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ دریں اثنا پولیس نے اس ضمن میں کیس درج کر کے تحقیقات شروع کی ہیں۔

ملک بھر میں ماک ڈرل آج، 'بلیک آؤٹ' بھی ہوگا

ہندوستان اور پاکستان کشیدگی کے درمیان حملے سے بچنے کی تیاریاں، سائرن بجیں گے، بجلی منقطع ہوگی، 1971 کے بعد پہلی بار اتنے بڑے پیمانے پر ماک ڈرل کا انعقاد ہوگا

نئی دہلی۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بڑھتی کشیدگی نے دونوں ممالک کی عوام کو بھی خوف میں ڈال دیا ہے۔ ہندوستان میں تو 7 مئی کو ہونے والی ماک ڈرل کی تیاریاں آج سے ہی شروع ہو گئی ہیں۔ مرکزی وزارت داخلہ کی ہدایت پر بدھ کو مختلف ریاستوں میں ہونے والی سول ڈیفنس ماک ڈرل سے پہلے منگل کو یہاں مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کے ساتھ میٹنگ کی اور 244 سول ڈیفنس ڈسٹرکٹ میں مشق کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کیا یہ میٹنگ صبح ویڈیو کانفرنس کے ذریعے نارتھ بلاک میں ہوئی جس میں مرکزی داخلہ سکریٹری کے ساتھ سول ڈیفنس کے ڈائریکٹر جنرل اور نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس کے ڈائریکٹر جنرل سمیت کئی سینئر افسران نے شرکت کی۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف سکریٹریز ویڈیو کانفرنس کے ذریعے میٹنگ میں شامل ہوئے۔ میٹنگ میں چیف سکریٹریز سے کہا گیا ہے کہ وہ تمام ضلعی عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کریں اور ماک ڈرل کی تیاریوں کو حتمی شکل دیں۔ چیف سکریٹریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ کل 244 میں سے 100 حساس ترین اضلاع پر خصوصی توجہ دیں۔ ان میں دہلی اور ممبئی جیسے میٹروپولیٹن شہر کے ساتھ ساتھ پرہجوم علاقے اور جوہری اور فوجی تنصیبات والے علاقے بھی شامل ہیں۔ یہ ماک ڈرل خاص طور پر پنجاب، جموں وکشمیر، راجستھان، مغربی بنگال، شمال مشرقی ریاستوں اور دیگر سرحدی علاقوں میں کی جائیں گی۔

پاکستان کے ساتھ 1971 کی جنگ کے بعد پہلی بار ملک میں اتنے بڑے پیمانے پر ماک ڈرل کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد کسی بھی حملے کی صورت میں لوگوں کی حفاظت اور بچاؤ کی تیاریوں کو مضبوط بنانا اور کسی بھی ہنگامی صورتحال کے لیے لوگوں کو تیار کرنا ہے۔ حملے کے دوران سائرن بجنے اور بلیک آؤٹ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ لوگوں کو محفوظ مقامات پر لے جانے کے لیے دیگر مشقیں بھی کی جائیں گی۔ اس دوران حملے کے دوران اہم تنصیبات کو کسی نہ کسی طرح ڈھانپنے جیسی مشقیں بھی کی جائیں گی تا کہ دشمن کو الجھایا جا سکے۔

یہ ماک ڈرل ہندوستانی فوج کے ساتھ ساتھ ہندوستانی عوام کے لیے بھی بہت اہم ہے۔ اس ماک ڈرل کے دوران عوام کو کچھ باتوں کا خاص خیال رکھنا ہوگا، اور اس بارے میں ضروری جانکاریاں فراہم کی جائیں گی۔ 22 اپریل کو پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد پاکستان سے بڑھتی کشیدگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرکزی وزارت داخلہ نے ماک ڈرل کرانے کا فیصلہ لیا ہے۔ ماک ڈرل کے دوران شہریوں کو ہوائی حملے سے بچنے کے طریقے بتائے جائیں گے۔ جب ماک ڈرل ہوگا تو سائرن بھی بجیں گے جو عوام کو محتاط کرنے کے لیے ہوگا۔

مرکزی حکومت نے ماک ڈرل میں حصہ لینے والی سبھی ریاستوں کو اپنی ایگزٹ پالیسیوں میں ترمیم کرنے اور یہ یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے کہ مکمل پریکٹس پوری صلاحیت کے ساتھ کی جائے۔ ماک ڈرل کے دوران اختیار کیے جانے والے طریقوں میں ہوائی حملے کی تنبیہ دینے والے سائرن کا بجنا اور شہریوں کو کسی بھی حملے کی حالت میں خود کو بچانے کے لیے حفاظتی پہلوؤں پر تربیت دینا شامل ہے۔

دیگر ترکیبوں میں حادثہ کی حالت میں بلیک آؤٹ کے طریقے، اہم پلانٹس اور اداروں کی حفاظت اور ایگزٹ منصوبوں کو اپڈیٹ کرنے اور پریکٹس کرنے کے التزامات شامل ہیں۔ ماک ڈرل سے ایک دن قبل، یعنی منگل کے روز وزارت داخلہ کی میٹنگ ہوئی، جس میں اس بات کا تجزیہ ہوا کہ لوگوں کو کس طرح ٹریننگ دینی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ماک ڈرل میں کچھ خاص باتوں پر توجہ دی جائے گی، مثلاً ایئر ریڈ سائرن کو فالو کیسے کریں، بلیک آؤٹ سچویشن میں کیا کریں، فرسٹ ایڈ کی تیاری، ٹارچ گھر میں ہو، موم بتی ضرور رکھیں، الیکٹرک فیلیئر کی حالت سے بچنے کے لیے نقد رکھیں۔ ماک ڈرل کے دوران کئی ایسی باتیں ہوں گی، جس کے بارے میں عوام کو جانکاری رکھنی چاہیے۔ ماک ڈرل میں ہوائی حملے کے اشارے دینے والے سائرن بجیں گے، عام شہریوں کو ٹریننگ دی جائے گی، شہروں میں اچانک بجلی بند ہو جائے گی، فوجی ٹھکانوں اور پاور پلانٹس جیسے اہم مقامات کو چھپایا جائے گا۔ ماک ڈرل کے دوران کچھ باتوں سے عوام کو پرہیز کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہوائی حملے سے متعلق الرٹ کے دوران باہر یا کھڑکیوں کے پاس جانے سے بچیں۔ اس کی جگہ گھر کے اندر رہیں۔ گھروں کی لائٹ کو بند کر دیں۔ سبھی دروازے اور کھڑکیاں بند کرنا اور ہدایات کے لیے ریڈیو یا ٹی وی دیکھ کر خود کو الرٹ رکھنا بھی اہم ہے۔ اگر آپ سائرن سنتے ہیں تو ضروری احتیاط برتیں۔

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ طے

پی ایم مودی اور پی ایم اسٹارمر کا معاہدے پر خوشی کا اظہار

نئی دہلی (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی اور برطانیہ کے وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان باہمی طور پر فائدہ مند آزاد تجارت معاہدے (ایف ٹی اے) کے مکمل ہونے پر آج خوشی کا اظہار کیا اور دو طرفہ اسٹریٹجک شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ مسٹر مودی اور مسٹر اسٹارمر نے آج ٹیلی فون پر بات چیت کی۔ دونوں رہنماؤں نے دوہرے تعاون کے کنونشن کے ساتھ ساتھ ایک جرأت مندانہ اور ہندوستان-برطانیہ دونوں کے لئے فائدہ مند آزاد تجارتی معاہدہ ہونے کا خیر مقدم کیا۔ ان رہنماؤں نے اسے دو طرفہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا جس سے دونوں معیشتوں میں تجارت، سرمایہ کاری، اختراع اور روزگار کے مواقع کو فروغ ملے گا۔ دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دنیا کے دو کھلے بازاروں کی عظیم معیشتوں کے درمیان تاریخی معاہدوں سے کمپنیوں کے لیے نئے مواقع فراہم ہوں گے، اقتصادی تعلقات مضبوط ہوں گے اور لوگوں کے درمیان تعلقات مزید گہرے ہوں گے۔ وزیر اعظم اسٹارمر نے کہا کہ اتحاد کو مضبوط بنانا اور دنیا بھر کی معیشتوں کے ساتھ تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا ان کے مضبوط اور محفوظ معیشت میں تبدیلی کے منصوبے کا حصہ ہے۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کی توسیع مزید شراکت داری کی مضبوط اور کثیر جہتی بنیاد بنی رہے گی۔ ایک متوازن، مساوی اور جرأت مندانہ ایف ٹی اے ہونے سے، جس میں اشیا اور خدمات کی تجارت کا احاطہ کیا گیا ہے، توقع کی جاتی ہے کہ اس سے دو طرفہ تجارت میں نمایاں بہتری آئے گی، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، معیاری زندگی میں اضافہ ہوگا اور دونوں ممالک کے شہریوں کی عمومی فلاح و بہبود میں بہتری آئے گی۔ اس سے دونوں ممالک کے لیے امکانات کو بروئے کار لانے کا بھی موقع ملے گا تا کہ عالمی منڈیوں کے لیے مصنوعات اور خدمات کی تیاری مشترکہ طور پر کی جائے۔ یہ معاہدہ ہندوستان-یو کے جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی مضبوط بنیادوں کو مستحکم کرتا ہے اور تعاون اور خوشحالی کے ایک نئے دور کی راہ ہموار کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے وزیر اعظم اسٹارمر کو ہندوستان آنے کی دعوت دی۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان رابطہ برقرار رکھے جانے پر اتفاق ہوا۔

ہندوستان اور آسٹریلیا نے جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی۔(یو این آئی) ہندوستان اور آسٹریلیا نے دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ (سی ایس پی) کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر نے منگل کو یہاں کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیس سے ٹیلی فون پر بات کی اور انہیں آسٹریلیا کے 32 ویں وزیر اعظم کے طور پر تاریخی طور پر دوبارہ انتخاب پر مبارکباد دی۔ دونوں وزرائے اعظم نے دونوں ممالک کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ (سی ایس پی) کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پانچ سالوں کے دوران سی ایس پی نے مختلف شعبوں میں مضبوط تعاون کو فروغ دیا ہے۔ انہوں نے دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں ہندوستانی نژاد تارکین وطن کے کردار پر زور دیا۔

ہند-پاک کشیدگی: رام بن میں بگلیہار ڈیم کے گیٹ بند

چناب میں پانی کی سطح میں نمایاں کمی، پانی بحران کو لیکر پاکستان میں لوگ خوفزدہ

نئی دہلی (ایجنسی) ہندوستان کے ذریعہ جموں وکشمیر کے بگلیہار اور سیال ڈیم کے دروازے بند کیا جانا، پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ چناب ندی کا آبی سطح تیزی کے ساتھ گھٹ رہا ہے۔ ہندوستان سے پاکستان کی طرف جانے والا پانی جب سے رکا ہے، چناب میں پانی کی سطح 22 فیٹ سے گھٹ کر 15 فیٹ پر پہنچ گئی ہے۔ محض 24 گھنٹے میں پانی کی سطح 7 فیٹ تک نیچے چلی گئی ہے، جس نے پنجاب کے 24 شہروں اور 3 کروڑ سے زیادہ آبادی کے لیے پانی بحران کی گھنٹی بجا دی ہے۔ اس پانی بحران کے درمیان پاکستان کا شہر راولپنڈی ابھی سے پریشانیوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ یہ شہر پہلے سے ہی آبی بحران کا سامنا کر رہا تھا، اور اب تو وہاں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لوگوں میں خوف کا ماحول ہے، کیونکہ آنے والے دنوں میں بھی حالات بہتر ہوتے دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ پاکستان کی واٹر اینڈ سینٹیلیشن ایجنسی (ڈبلیو اے ایس اے) کے مطابق خان پور ڈیم میں صرف ایک ماہ کا اور راول ڈیم میں 3 ماہ کا پانی بچا ہے۔ لگاتار خشک سالی اور بے حد کم بارش کی وجہ سے شہر کے یہ دو بڑے آبی ذخائر تیزی سے خشک ہوتے جا رہے ہیں۔ راولپنڈی میں پانی کی روزانہ طلب 50 ملین گیلن ہے، جبکہ ڈبلیو اے ایس اے صرف 30 ملین گیلن پانی ہی سپلائی کر پا رہا ہے۔ یعنی شہر ہر دن 20 ملین گیلن کی قلت برداشت کر رہا ہے۔ حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ٹیوب ویل اور متبادل آبی ذرائع پر انحصار بڑھتا جا رہا ہے۔ پاکستانی افسران کا کہنا ہے کہ صرف خشک سالی ہی نہیں ہے، بلکہ تیزی سے بڑھتی آبادی اور کاروباری سرگرمیاں بھی آبی بحران کو مزید بڑھا رہی ہیں۔ آبی وسائل پر بوجھ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ڈبلیو اے ایس اے کو اب پانی کی بربادی پر سختی کرنی پڑ رہی ہے۔ ڈبلیو اے ایس اے نے کہا ہے کہ غیر ضروری پانی کے خرچ پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے شہریوں سے فوراً آبی تحفظ کے طریقے اختیار کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ افسران کے ذریعہ عوام کو کئی طرح کے مشورے دیے گئے ہیں، جن میں نل اور پائپ کی لیکیج کو فوراً ٹھیک کرنا شامل ہے۔

ڈوبھال نے پی ایم مودی کو سیکورٹی تیاریوں کے بارے میں آگاہ کیا

نئی دہلی۔(یو این آئی) قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پاکستان کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان منگل کو یہاں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی اور انہیں موجودہ تیاریوں اور صورتحال سے آگاہ کیا وزیر اعظم کے ساتھ مسٹر ڈوبھال کی یہ دوسری ملاقات تقریباً 40 منٹ تک جاری رہی یہ میٹنگ اس لیے اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے ریاستی حکومتوں کو کسی حملے کی صورت میں موثر دفاعی اقدامات کو یقینی بنانے کے لیے ماک حفاظتی مشقیں کرنے کی ہدایت کے ایک دن بعد ہوئی ہے۔ مسٹر ڈوبھال اور مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے بھی پیر کو بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی اور انہیں 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد سیکورٹی کی صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔ اس حملے میں 26 سیاح مارے گئے تھے۔ وزیر اعظم نے گزشتہ چند دنوں میں آرمی، بحریہ اور فضائیہ کے سربراہان سے کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ انہوں نے مرکزی کابینہ کی سیکورٹی امور کمیٹی کے ارکان کے ساتھ بھی ملاقاتیں کی ہیں۔

یوپی کابینہ کے 11 اہم فیصلے

پارکنگ کیلئے نئے قوانین، نئی ٹرانسفر پالیسی منظور

پرائیویٹ کمپنی سے 25 سال تک سستے دام پر بجلی خریدے گی ریاستی حکومت

لکھنؤ۔ یوپی کابینہ کی آج ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے بعد منعقدہ پریس کانفرنس میں وزیر سریش کھنہ نے اس میٹنگ کے اہم فیصلوں کے بارے میں جانکاری دی۔ کابینہ کے فیصلوں میں ریاست میں پارکنگ کی جگہ کا فیصلہ کرنے پر بات چیت ہوئی۔ کابینہ نے فیصلہ کیا کہ اتر پردیش کے تمام میونسپل کارپوریشنوں میں یکساں پارکنگ قوانین لاگو کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست میں ملازمین کے تبادلے کے لیے نئے قوانین کا اعلان کیا گیا۔ اس میٹنگ میں نئی ٹرانسفر پالیسی کی منظوری دی گئی۔ اب ریاست کے تمام ملازمین کے تبادلے 15 مئی سے 15 جون کے درمیان ہوں گے۔ اس سے قبل اس کی تمام کارروائی متعلقہ محکمے میں مکمل کی جائے گی۔

یوگی حکومت ریاست میں سیاحت کو فروغ دینے اور ثقافتی ورثے کو عالمی پلیٹ فارم پر پہچان دلانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھیم پور کھیری میں واقع دودھوا ٹائیگر ریزرو میں دودھوا مہوتسو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دودھوا مہوتسو نومبر میں منعقد ہوگا۔ یہ ریاست کا پہلا رہائشی ثقافتی اور جنگلی حیاتیاتی میلہ ہے۔ تین روزہ مہوتسو-25 نہ صرف ریاست کے ثقافتی تنوع اور حیاتیاتی فراوانی کا جشن ہوگا بلکہ اس سے سیاحوں کو جنگل کی گود میں فطرت سے جڑنے اور تھارو ثقافت کو قریب سے جاننے کا موقع بھی ملے گا۔ اس کے علاوہ ملک کی نامور شخصیات پرفارمنس دیں گی۔

منگل کو وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں بولی کے عمل کے ذریعے 25 سال کے لیے 1600 میگاواٹ صلاحیت کے تھرمل پروجیکٹ سے کل 1500 میگاواٹ توانائی خریدنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس منصوبے کے لیے بولی کے عمل میں سب سے کم ٹیرف ریٹ (5.38 روپے فی یونٹ) پیش کرنے والی نجی کمپنی کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس سے یوپی پاور کارپوریشن (UPPCL) کو 25 سالوں میں تقریباً 2958 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ یوگی حکومت کی اس نئی پہل سے اتر پردیش کو 2030-31 سے انتہائی سستی شرح پر 1500 میگاواٹ بجلی ملنا شروع ہو جائے گی۔ یہ نیا منصوبہ موجودہ اور آنے والے تھرمل پراجیکٹس سے کہیں زیادہ کفایتی ہے۔ جب کہ جواہر پور، اوبرا، گھاٹم پور، پنکی جیسے پروجیکٹوں سے 6.6 سے 9 روپے فی یونٹ کی شرح سے بجلی دستیاب ہے، ڈی بی ایف او او کے تحت تجویز کردہ اس پروجیکٹ کے تحت، 2030-31 میں پلانٹ کے شروع ہونے کے بعد، صرف 6.10 روپے فی یونٹ کی شرح سے بجلی دستیاب ہوگی۔

گجرات میں بارش نے کیا بے حال، 14 افراد جاں بحق

گاندھی (ایجنسی) گجرات میں آج اچانک ہوئی موسلادھار بارش نے لوگوں کے معمولات زندگی کو درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ اس بارش نے نہ صرف 14 لوگوں کی جان لے لی، بلکہ 16 افراد زخمی بھی ہو گئے ہیں۔ ریاست کے الگ الگ مقامات پر ہوئیں ان اموات سے کئی کنبوں میں ماتم والا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ بے موسم کی اس بارش نے 26 مویشیوں کی بھی جان لے لی ہے۔ ریاست میں موسم گرما کے درمیان اس بارش سے مانسون جیسے حالات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ ریاست کے 168 تعلقوں میں بارش نے اپنا خاطر خواہ اثر دکھایا ہے۔ 14 مہلوکین میں سے 3 کی موت بجلی گرنے سے ہوئی، جبکہ 4 افراد درخت گرنے سے دب کر ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں عمارت کا ایک حصہ گرنے سے 3، ہورڈنگز گرنے سے 2 اور بجلی کا کرنٹ لگنے سے 2 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ یہ 14 اموات گزشتہ 48 گھنٹوں کے درمیان ہوئی ہیں۔ محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی کے مطابق آئندہ 3 دنوں تک بے موسم بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ریاست کے 75 فیصد سے زیادہ حصے میں شدید بارش کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ بارش کو دیکھتے ہوئے مختلف علاقوں میں یلو اور آرنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

مہاراشٹرا میں بلدیاتی انتخابات کرانے کا سپریم کورٹ کا حکم

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے مہاراشٹرا میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے لیے وقت مقرر کرتے ہوئے منگل کے روز ریاستی الیکشن کمیشن کو ہدایت دی کہ وہ چار ہفتوں کے اندر انتخابی اعلامیہ جاری کرے اور چار ماہ کے اندر تمام انتخابی عمل مکمل کرے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے یہ حکم جاری کیا۔ بنچ نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا کہ مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے ریزرویشن کا معاملہ 2022 کی بنٹھیا کمیشن کی رپورٹ سے پہلے کی طرح ہی رہے گا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ بلدیاتی اداروں کے لیے وقتاً فوقتاً انتخابات کے ذریعے بنیادی سطح پر جمہوریت کے آئینی مینڈیٹ کا احترام کیا جانا چاہیے اور اسے یقینی بنایا جانا چاہیے۔ رپورٹ میں او بی سی کے لیے درست اعداد و شمار طے کرنے اور بلدیاتی انتخابات میں اس زمرے کے لیے 27 فیصد نشستیں مختص کرنے کے لیے مردم شماری کی سفارش کی گئی تھی۔

بنچ نے چار ماہ میں عمل مکمل کرنے کو کہا اور ریاستی انتخابی کمیشن (ایس ای سی) کو مناسب معاملات میں مزید وقت مانگنے کی آزادی دی۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات کے نتائج اس کے سامنے زیر التوا درخواستوں کے فیصلوں کے تابع ہوں گے۔ بنچ نے سماعت کے دوران مہاراشٹر حکومت کی نمائندگی کرنے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے پوچھا، آپ نے پہلے ہی او بی سی کے کچھ طبقات کی شناخت کر لی ہے۔ درخواست گزاروں کے دلائل پر منفی اثر ڈالے بغیر اس قانون کے مطابق انتخابات کیوں نہیں کرائے جا سکتے؟" اس پر مسٹر مہتا نے اتفاق کیا کہ انتخابات کو نہیں روکنا چاہیے۔ بنچ نے کہا کہ مقدمات کی وجہ سے بیوروکریٹس تمام میونسپل کارپوریشنز اور پنچایتوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ وہ اہم پالیسی فیصلے لے رہے ہیں۔ صرف یہی نہیں، افسران کی کوئی جوابدہی نہیں ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری، کھڑگے کا وزیر اعظم کو خط

مردم شماری کے سوالنامہ کی تیاری، 50 فیصد حد ختم کرنے اور نجی اداروں میں ریزرویشن پر عمل کی تجاویز دی

نئی دہلی: کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے ذات پر مبنی مردم شماری کے سلسلے میں وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھا ہے، جس میں انہوں نے اس عمل کو موثر، جامع اور آئینی انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے تین تجاویز پیش کی ہیں۔ یہ خط ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خود وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ مردم شماری میں ذات کو ایک علیحدہ زمرے کے طور پر شامل کیا جائے گا۔ کھڑگے نے کہا کہ اگرچہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے لیکن اس کے خدوخال اور طریقہ کار کے بارے میں کوئی واضح تفصیلات اب تک سامنے نہیں آئی ہیں۔ کھڑگے نے کہا کہ کانگریس نے پہلے دن سے ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کیا ہے اور وہ اسے سماجی انصاف کے لیے ایک اہم قدم مانتی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 16 اپریل 2023 کو بھی انہوں نے وزیر اعظم کو اسی حوالے سے خط لکھا تھا، مگر اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ انہوں نے خط میں جو تین تجاویز پیش کیں، ان میں پہلی یہ ہے کہ مردم شماری کے سوالنامے کی تیاری میں سنجیدگی اختیار کی جائے اور وزارت داخلہ تلنگانہ ماڈل سے سیکھے، جہاں سوالات کی تیاری میں زمینی حقیقتوں کو مدِ نظر رکھا گیا۔ دوسری تجویز میں کھڑگے نے کہا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے بعد ریزرویشن کی موجودہ 50 فیصد حد پر نظرِ ثانی ناگزیر ہو جائے گی، کیونکہ یہ حد کئی طبقات کو ان کے آئینی حقوق سے محروم کرتی ہے۔ اس کے لیے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہوگی۔ تیسری تجویز میں انہوں نے آئین کے آرٹیکل 15(5) کا حوالہ دیتے ہوئے زور دیا کہ نجی تعلیمی اداروں میں بھی ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کے لیے ریزرویشن کے قانون پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ سپریم کورٹ اس شق کو 2014 میں برقرار رکھ چکی ہے، اس لیے اب اسے عملی جامہ پہنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کھڑگے نے لکھا کہ اس عمل کو سماج میں تقسیم کے بجائے انصاف کے لیے ایک قدم کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام ضرورت پڑنے پر ہمیشہ متحد ہوئے ہیں، جیسے حالیہ پہلگام حملے کے بعد دیکھا گیا۔ خط کے اختتام پر انہوں نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ وہ جلد از جلد تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر ذات پر مبنی مردم شماری کے عملی پہلوؤں پر گفتگو کا آغاز کریں، تا کہ یہ عمل صرف علامتی نہ ہو بلکہ نتیجہ خیز بھی ثابت ہو۔

زمین حصولی کے نام پر کسانوں کی ہو رہی ہے ہراسانی: اکھلیش

لکھنؤ۔(یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش کی یوگی حکومت زمین کے حصول کے نام پر غریب کسانوں کو پریشان کر رہی ہے۔ یادو نے منگل کو پارٹی دفتر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بندیل کھنڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (بی آئی ڈی اے) کے ذریعہ ہراساں کیے جانے کے شکار جھانسی اور بیبنا کے 33 گاؤں کے کسانوں نے آج ان سے ملاقات کر انصاف دلانے کی مانگ کی ہے۔ قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر لال بہاری یادو کی قیادت میں ایس پی کا ایک وفد کسانوں کے مسائل کو لے کر جھانسی اور بیبنا گیا۔ وہیں ضلع مجسٹریٹ سے بات ہوئی اور جب ضلع مجسٹریٹ راضی ہو گئے تو مانا جا رہا تھا کہ حکومت اس معاملے کو پورا کرے گی لیکن افسر کے تبادلے کے بعد کسانوں کے مسائل جوں کے توں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کسانوں کی جنگ لڑے گی۔ حکومت کسانوں کو زمین کی منڈی قیمت دے۔ کسانوں کو ان کی زمین کے بدلے بازار کی قیمت ملنی چاہیے۔ کسانوں پر کسی بھی رضامندی کے کاغذ پر دستخط کرنے کے لیے دباؤ نہیں ڈالا جانا چاہیے۔ یادو نے کہا کہ جب حصول اراضی کا قانون ہے تو کسانوں کو سرکل ریٹ بڑھا کر چار گنا معاوضہ دیا جانا چاہیے۔ جب حکومت نے خود ہی جھانسی-بیبنا میں کسانوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ اگر حکومت نے کسانوں کو زمین دی لیکن کسانوں کے نام پر رجسٹرڈ نہیں کیا تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ تعمیراتی کام جاری ہے۔ زمین پر کام مسلسل جاری ہے۔ زمین سکڑ رہی ہے۔ کسانوں کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے۔ سماج وادی پارٹی بندیل کھنڈ جھانسی، بیبنا کے کسانوں کی مدد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بیبنا کی طرح بی جے پی حکومت نے ایودھیا کے غریبوں اور کسانوں کی زمین چھین لی، اسے لوٹا اور اس سے منافع کمایا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بھگوان شری رام نے ایودھیا کی سرزمین سے بی جے پی کو شکست دی اور پورے ملک میں بی جے پی کی فرقہ وارانہ سیاست کے خاتمے کا پیغام دیا تھا۔ ہم جھانسی اور بندیل کھنڈ کے کسانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بی جے پی کو ہرا کر سبق سکھائیں کیونکہ بی جے پی نے بندیل کھنڈ میں جھوٹ بولا ہے۔ بی جے پی حکومت نے بندیل کھنڈ میں میزائل، گولہ بارود اور توپیں بنانے کا وعدہ کیا تھا لیکن آج تک وہاں ایک سُتلی بم بھی نہیں بن پایا ہے۔

اسرائیلی فوج کا ایک ہی دن میں یمن، لبنان، شام اور غزہ پر حملہ

54 فلسطینی شہید □ لبنان میں حزب اللہ کے ہتھیاروں کے ڈپو پر حملہ: اسرائیلی فوج

اسرائیل کے غزہ منصوبے کے بعد حماس کی مذاکرات میں مزید دلچسپی نہیں

تل ابیب، 6 مئی (یو این آئی) اسرائیل نے یمن، لبنان اور شام کے ساتھ ساتھ غزہ پر بھی ایک ہی دن میں حملے کیے، غزہ پر پیر کے روز فضائی حملوں میں کم از کم 54 فلسطینی شہید ہو گئے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا کہ غزہ کے 20 لاکھ سے زائد افراد کو ایک نئی زمینی کارروائی کے ذریعے دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے گا، اسرائیل کی جانب سے غزہ کی مکمل ناکہ بندی کو 65 روز مکمل ہو گئے ہیں۔ غزہ میڈیا آفس کا کہنا ہے کہ غزہ کے ہسپتال 48 گھنٹے بعد تمام سہولیات سے محروم ہو جائیں گے، اور ہزاروں بیماروں اور زخمیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 52 ہزار 567 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، ایک لاکھ 18 ہزار 610 زخمی ہوئے ہیں۔ سرکاری میڈیا آفس نے شہدا کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کو مردہ تصور کیا جا رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی زیر قیادت حملوں کے دوران اسرائیل میں ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے، اور 200 سے زائد افراد کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ اسرائیل کے 30 جنگی جہازوں نے یمن میں الحدیدہ پر فضائی حملہ کیا، یہ حملہ تل ابیب کے مرکزی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حوثیوں کے میزائل حملے کے ایک دن بعد کیا گیا ہے۔ حوثی باغیوں کے زیر انتظام وزارت صحت کا کہنا ہے کہ الحدیدہ کے مشرق میں واقع باجیل میں سیمنٹ فیکٹری پر اسرائیلی حملے میں ایک شخص ہلاک اور 35 زخمی ہو گئے۔ اسرائیل کی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے کہا ہے کہ اس کے لڑاکا طیاروں نے مشن میں حصہ لیا، جس میں الحدیدہ اور آس پاس کے علاقوں میں حوثیوں کے درجنوں ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ آئی ڈی ایف نے ایک بیان میں کہا کہ الحدیدہ کی بندرگاہ ایرانی ہتھیاروں، فوجی مقاصد کے لیے سازوسامان اور دہشت گردی سے متعلق دیگر ضروریات کی منتقلی کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اسرائیلی لڑاکا طیاروں نے الحدیدہ کے مشرق میں واقع سیمنٹ فیکٹری کو سرنگوں اور فوجی انفرا اسٹرکچر کی تعمیر میں استعمال کرنے پر نشانہ بنایا۔ الجزیرہ کے علی ہاشم کا کہنا ہے کہ اکتوبر 2023 کے بعد یہ پہلا موقع نہیں، جب اسرائیل اور حوثیوں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا ہے، اس سے قبل بھی اسرائیل یمن پر بمباری کرتا رہا ہے، حال ہی میں امریکہ نے یمن کو متعدد بار بمباری کا نشانہ بنانے کی کارروائیاں انجام دی ہیں۔

سرائیلی فوج نے کہا کہ اس نے پیر کی رات مشرقی اور جنوبی لبنان پر حملہ کیا اور حزب اللہ سے منسلک مقامات کو نشانہ بنایا۔ فوج نے ایک بیان میں کہا کہ حزب اللہ نے بیکا کے علاقے میں واقع اس سہولت کو اسٹریٹجک ہتھیاروں کی تیاری اور ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کے مطابق، اضافی حملے جنوبی لبنان کے علاقے سریفا میں کیے گئے، جہاں حزب اللہ کے فوجی انفرا اسٹرکچر کو نشانہ بنایا گیا۔ آئی ڈی ایف نے متنبہ کیا کہ وہ اسرائیل کے لیے کسی بھی خطرے کو ختم کرنے اور حزب اللہ کی جانب سے دہشت گردانہ صلاحیتوں کو بحال کرنے کی کسی بھی کوشش کو روکنے کے لیے کام جاری رکھے گا۔ ایک لبنانی سیکورٹی ذرائع نے بتایا کہ اسرائیلی جنگی طیاروں نے مشرقی لبنان میں کھلے علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئے چھ حملے کیے جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ حزب اللہ کے ٹھکانے ہیں۔ سیکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ "اسرائیلی ڈرونز اور ہیلی کاپٹروں نے طائر حرفہ میں چار مکانات پر تین حملے کیے اور انہیں تباہ کر دیا۔" لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی (این این اے) نے کہا کہ دو حملے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اور تیسرا ڈرون کے ذریعے کیا گیا۔ پیر کے روز، لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس کے مشن کے سربراہ اور فورس کمانڈر، اروللڈو لازارو سانز نے کہا کہ جنوبی لبنان میں صورتحال زیادہ مستحکم ہوئی ہے لیکن ابھی تک نازک ہے اور کسی بھی منظر نامے سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے جس سے جو کشیدگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے اسرائیل کی جانب سے متنازع غزہ منصوبے کے اعلان کے بعد جنگ بندی کیلئے مذاکرات میں مزید دلچسپی نہ لینے کا اعلان کر دیا۔ حماس کے سینئر عہدیدار باسم نعیم نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے گزشتہ روز غزہ میں نئے آپریشن کا اعلان کیا جس کے تحت اسرائیلی فوجیوں کا غزہ پر قبضہ اور آبادی کو نقل مکانی پر مجبور کیا جائے گا۔ باسم نعیم نے کہا کہ جب تک غزہ میں بھوک کی جنگ اور شہادتوں کا سلسلہ برقرار ہے مذاکرات میں شامل ہونے یا جنگ بندی کی نئی تجاویز پر غور کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ غزہ میں بھوک، پیاس اور ہلاکتوں کے جرائم کو ختم کرنے کیلئے نیتن یاہو حکومت پر دباؤ ڈالے۔ حماس عہدیدار کی جانب سے مذکورہ بیان گزشتہ روز اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں آپریشن کو وسعت دینے، غزہ کے رہائشیوں کو بے گھر کرنے اور یمن اور لبنان پر حملوں کے اعلان کے بعد سامنے آیا ہے۔ مارچ میں غزہ جنگ بندی کے خاتمے کے بعد اسرائیل نے غزہ میں وحشیانہ بمباری کی اور علاقے کا 70 فیصد سے زائد حصہ اسرائیل کے کنٹرول میں ہے۔

فلسطینیوں کو بھوک سے مرجانا چاہئے: اسرائیلی وزیر

تل ابیب، 6 مئی (یو این آئی) اسرائیل کے وزیر برائے ورثہ امور امیچائی ایلیاہو نے غزہ کے خلاف تازہ ترین اشتعال انگیز بیانات میں غزہ کے کھانے پینے کے گوداموں پر بمباری اور غزہ میں بھوکے فلسطینیوں پر بمباری کا مطالبہ کیا ہے۔ انتہا پسند وزیر نے اسرائیلی چینل 7 کو ایک انٹرویو کے دوران بتایا، حماس کے غذائی ذخائر پر بمباری کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، انہیں بھوکا رہنے کی ضرورت ہے اگر ایسے شہری ہیں جنہیں اپنی جانوں کا خوف ہے تو انہیں امیگریشن پلان سے گزرنا چاہیے، حماس کے ایندھن اور خوراک کے ذخائر پر بمباری کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ ایلیاہو جن کا تعلق سخت گیر قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر کی انتہا پسند یہودی طاقت پارٹی سے ہے۔ ایلیاہو نے مزید کہا کہ غزہ میں امداد داخل کرنے کا "یہودی اخلاقیات" سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ انہیں "ان لوگوں کو کھانا نہیں کھلانا چاہئے جو ہم سے لڑتے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب شہریوں کے لیے زندگی مشکل ہو جائے گی تو اس کا اثر حماس پر بھی پڑے گا۔ پیر کے روز بین گویر نے غزہ میں جاری نسل کشی کی جنگ کے حصے کے طور پر فلسطینیوں کو بھوکا رکھنے پر اپنے اصرار کا اعادہ کیا۔ اسرائیل کے چینل 14 کے مطابق، بین گویر نے کہا کہ غزہ میں داخل ہونے والی واحد امداد رضاکارانہ نقل مکانی کے مقصد کے لئے ہے۔

عالمی کانفرنس حضرت رضاؑ میں ایران کے صدر مملکت سمیت 21 ممالک کے دانشوروں کی شرکت

تہران (ایجنسی): عشرہ کرامت اور حضرت امام علی رضا(ع) کی ولادت باسعادت کے ایام کی مناسبت سے چھٹی عالمی کانفرنس حضرت رضا(ع) کا انعقاد مؤرخہ پانچ مئی 2025 بروز سوموار کو کیا گیا جسے اہلبیت (ع) خصوصاً امام رضا(ع) کی تعلیمات سے بہرہ مند ہو کر حقوق اور انسانی کرامت وعزت ووقار کے موضوع پر منعقد کیا گیا، اس بین الاقوامی کانفرنس میں آستان قدس رضوی کے متولی آیت اللہ احمد مروی، وزیر علوم، ریسرچ اینڈ ٹیکنالوجی ڈاکٹر حسین سیمائی صراف، اکیڈمی آف سائنس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد رضا مخبر دزفولی، اہلبیت عالمی کونسل کے سربراہ آیت اللہ رضا رمضانی اور 21 ممالک کے دانشوروں نے شرکت فرمائی۔

اس عالمی کانفرنس میں حقوق اور کرامت انسانی کے موضوع پر چالیس آرٹیکلز سات نشستوں کی صورت میں پیش کئے گئے، ان نشستوں میں روس کی دینی مسلم فیڈریشن کے علمی شعبہ کے سربراہ جناب الیا سادورین، امریکہ میں انسانی حقوق کے فعال فرد ڈاکٹر رندی شورت، ہالینڈ سے انسانی حقوق کے بین الاقوامی وکیل ڈاکٹر مسعود طاہری، لندن کے اسلامی انسانی حقوق کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر مسعود شجرہ، ارجنٹائن کی اسلامی تنظیموں کی فیڈریشن کے بانی شیخ علی گابریل لبیندرو، ہندوستان کے شہر رانچی کے امام جمعہ سید تہذیب رضوی، تونس کے مشہور عالم دین شیخ محمود بن حمودہ، سینگال کے شیعہ لیڈر حجت الاسلام عبد المنعم الزین سمیت کئی دیگر غیر ملکی اور ملکی دانشوروں نے شرکت فرمائی۔ عالمی کانفرنس کے اختتام پر ایران کے صدر مملکت ڈاکٹر مسعود پزشکیان، آستان قدس رضوی کے متولی آیت اللہ مروی اور چند ایک غیر ملکی دانشوروں نے خطاب فرمایا۔ آستان قدس رضوی کی علمی وثقافتی آرگنائزیشن کے سربراہ ڈاکٹر عبد الحمید طالبی نے اس عالمی کانفرنس کو گذشتہ پانچ سالوں میں آستان قدس رضوی کی اہم ترین اور مؤثر ترین تقریب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس عالمی کانفرنس کو علمی وثقافتی آرگنائزیشن کی میزبانی میں منعقد کیا جاتا ہے اس کے انعقاد سے رضوی تعلیمات اور سیرت کو فروغ دینے کا بہترین موقع فراہم ہوا ہے۔ ڈاکٹر طالبی نے بتایا کہ اس عالمی کانفرنس کے اختتام پر "منشورات رضوی"، "دانائی خاندان" جسے صربی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور کتاب "مناظرات امام رضا(ع) با علمائے یہود ومسیحی" سے بھی نقاب کشائی کی گئی۔ واضح رہے کہ آج 6 مئی 2025 بروز منگل کو "غزہ اور مزاحمت کے حقوق" کے موضوع پر بین الاقوامی یونیورسٹی امام رضا(ع) کی میزبانی میں ایک علمی نشست منعقد کی جارہی ہے جس میں بین الاقوامی حقوق انسان کے کارکنان، جیسے کہ لندن کے اسلامی حقوق بشر کمیشن کے سربراہ "ڈاکٹر مسعود شجرہ"، فرانسیسی حقوق انسان کی کارکنہ اور صحافیہ "ویولٹ داغر"، اور "ڈاکٹر محمد طی"، "مرکز الاستشاری للدراسات والتوثیق" کے نائب صدر اور قانونی شعبے کے سربراہ، مزاحمت کے حقوق، بے گناہ انسانوں کے قتل عام، اور ظالمانہ پابندیوں کے نتائج کے موضوع پر خطاب کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا منشور نسل کشی کو روکنے سے قاصر ہے: سعید رضا عاملی

تہران (ایجنسی): مؤرخہ 5 مئی 2025 بروز سوموار کو چھٹی عالمی کانفرنس حضرت رضا(ع) حرم امام رضا(ع) کے قدس ہال میں منعقد کی گئی جس سے کانفرنس کے سیکرٹری جناب سعید رضا عاملی نے خطاب کیا۔ انہوں نے شہید آیت اللہ رئیسی اور بندر عباس واقعہ میں جاں بحق ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران 21 ممالک کے دانشوروں اور اسلامی جمہوریہ ایران کے دانشوروں کو اس عالمی کانفرنس میں شرکت کی بابت خیر مقدم کہا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد اہلبیت (ع) کی تعلیمات کو دنیا بھر میں فروغ دینا ہے کیونکہ ایسی دنیا جو الہی تعلیمات سے محروم ہو اس میں اہلبیت (ع) اور خصوصاً حضرت امام علی رضا(ع) کے تہذیبی افکار کو پیش کرنا ایک ناقابل تردید ضرورت ہے۔ سعید رضا عاملی نے مزید کہا کہ رہبر معظم انقلاب اسلامی کی راہنمائی کے ساتھ 1983 میں پہلی عالمی کانفرنس منعقد کی گئی۔ ہمارا مشن امام رضا علیہ السلام کی الہی اور تہذیبی فکر کو عالمی سطح پر پیش کرنا ہے۔ ان کا مزید یہ کہنا تھا آج انسانی حقوق کے خوبصورت نعروں کا سہارا لے کر پابندیاں لگائی جاتی ہیں اور قوموں کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ انہوں نے غزہ کے حالیہ جرائم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق غزہ میں مارے جانے والے افراد کا دو تہائی حصہ بچے، خواتین اور عام شہری ہیں۔ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کا منشور توحیدی بنیاد پر نہیں ہے۔ جناب عاملی کا کہنا تھا کہ انسانی حقوق کا منشور ویٹو پاور پر مشروط ہے جس کی وجہ سے غزہ کی مظلوم عوام پر بدترین جرائم اور محاصرے کے باوجود بھی اس انسانی تباہی کو روکنے سے قاصر ہے۔

فریڈرش میرس پہلے راؤنڈ میں جرمن چانسلر منتخب نہ ہوسکے

برلن (ایجنسی) جرمن پارلیمان میں منگل کے روز ہوئی پہلے مرحلے کی ووٹنگ میں قدامت پسند فریڈرش میرس نیا چانسلر بننے کے لیے درکار اکثریتی حمایت حاصل نہ کر سکے، جسے یورپ کی سب سے بڑی معیشت کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ جرمنی میں تیئیس فروری کو ہوئے پارلیمانی الیکشن میں کرسچن ڈیموکریٹک یونین (سی ڈی یو) اور باویریا میں اس کی ہم خیال جماعت کرسچن سوشل یونین (سی ایس یو) کا سیاسی اتحاد سب سے بڑی پارلیمانی طاقت بن کر ابھرا تھا۔ اس الیکشن کے بعد نو منتخب ایوان میں تیسری سب سے بڑی جماعت سوشل ڈیموکریٹک پارٹی (ایس پی ڈی) کے ساتھ مخلوط حکومتی مذاکرات کی کامیابی کے بعد توقع کی جا رہی تھی کہ قدامت پسندوں کے رہنما فریڈرش میرس آسانی سے نئے جرمن چانسلر منتخب کر لیے جائیں گے۔ تاہم 69 سالہ میرس منگل چھ مئی کو چانسلر بننے کے لیے پارلیمان سے مطلوبہ ووٹ حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ جرمن ایوان زیریں یعنی بنڈس ٹاگ میں ہوئی اس خفیہ رائے دہی میں انہیں 310 ووٹ ملے، جو کہ قطعی اکثریت سے چھ ووٹ کم تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ کم از کم 18 حکومتی اراکین پارلیمان نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اگرچہ فریڈرش میرس کی یہ ناکامی حتمی نہیں ہے تاہم دوسری عالمی جنگ کے بعد وفاقی جمہوریہ جرمنی کی تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ چانسلر شپ کا کوئی امیدوار پہلی ہی کوشش میں پارلیمانی ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہ کر سکا۔ میرس کے لیے یہ پیش رفت شرمندگی کا باعث بھی قرار دی جا رہی ہے کیونکہ وہ عالمی سطح پر پائی جانے والی سیاسی بے یقینی کے اس دور میں جرمن معیشت کی بحالی کے دعویدار ہیں۔ جرمن ایوان زیریں کی اسپیکر جولیا کلوکنر کے مطابق نو اراکین پارلیمان نے ووٹنگ میں حصہ نہ لیا جبکہ 307 نے میرس کے خلاف ووٹ دیا۔ میرس کی پارٹی نے کل پیر کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا تھا کہ میرس اکثریتی حمایت حاصل کر لیں گے۔ میرس کی پارٹی نے کل پیر کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا تھا کہ میرس اکثریتی حمایت حاصل کر لیں گے میرس کی پارٹی نے کل پیر کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا تھا کہ میرس اکثریتی حمایت حاصل کر لیں گے۔ کلوکنر نے اجلاس ملتوی کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمانی سیاسی گروپ اب یہ طے کریں گے کہ آگے کیسے بڑھا جائے۔ یہ تصدیق کر دی گئی ہے کہ آج بروز منگل اس ووٹنگ کا دوسرا مرحلہ عمل میں آئے گا۔ اس خبر کے بعد جرمن اسٹاک مارکیٹ میں مندی دیکھی جا رہی ہے۔ فروری کے انتخابات کے بعد میرس نے دفاع اور بنیادی ڈھانچے پر مشتمل بڑے قرضے کے منصوبے کی منظوری حاصل کی تھی، جس پر ان کی اپنی پارٹی کے کچھ اراکین تنقید بھی کر رہے تھے۔ جرمن تھنک ٹینک ING کے چیف اکانومسٹ کارسٹن برزیسکی نے اس پیش رفت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ حکومت کو اپنے ہی حمایتیوں کو قائل کرنا ہے کہ وہ نتائج دے سکتی ہے۔

یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے ٹرمپ ایردوآن سے مدد کے خواہاں

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ترک صدر رجب طیب ایردوآن نے پیر کے روز ٹیلی فون پر بات کی جسے دونوں رہنماؤں نے "بہت نتیجہ خیز" قرار دیا۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ دونوں ممالک یوکرین میں جنگ کے خاتمے کے لیے تعاون کریں گے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ ترک رہنما نے انہیں جلد از جلد ترکی آنے کی دعوت دی ہے اور وہ واشنگٹن بھی آئیں گے، لیکن یہ نہیں بتایا کہ یہ دورے کب ہوں گے۔ اردوآن نے بھی بعد میں ایکس پر ایک پوسٹ میں باہمی دعوت کی تصدیق کی۔ اردوآن نے کہا کہ آج میں نے اپنے دوست ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ جو فون کال کی وہ بہت نتیجہ خیز، جامع اور مخلصانہ تھی۔ شام کے معاملے پر انقرہ کے موقف اور ماسکو کے ساتھ اس کے تعلقات پر باہمی اختلافات کی وجہ سے سے گزشتہ دہائی کے دوران ترکی اور امریکہ کے درمیان دوطرفہ تعلقات بتدریج خراب ہو گئے تھے۔ سابق صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ کے تحت، جنہوں نے اردوآن سے دوری بنا رکھی تھی، امریکہ اور ترکی کے تعلقات میں مزید سرد مہری پیدا ہو گئی تھی۔ ٹرمپ کی آمد کے ساتھ، انقرہ واشنگٹن سے ایک دوستانہ تعلقات کی امید کر رہا ہے، حالانکہ یہ ریپبلکن صدر ہی تھے، جنہوں نے روس سے میزائل دفاعی نظام ایس فور ہنڈریڈ ایکس کی خریداری کے لیے سن دو ہزار کے اواخر میں ترکی پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ ٹرمپ، جنہوں نے وائٹ ہاؤس میں اپنے پہلے دور حکومت میں اردوآن کے ساتھ اپنے تعلقات کو "بہترین" قرار دیا، کہا کہ دونوں ممالک یوکرین میں جنگ کے خاتمے کے لیے تعاون کریں گے۔ ٹرمپ نے اپنی پوسٹ میں کہا، "میں صدر اردوآن کے ساتھ افسوس ناک لیکن جان لیوا، روس اور یوکرین جنگ کو ختم کرنے پر کام کرنے کا منتظر ہوں۔" ٹرمپ نے کہا کہ پیر کو بات چیت کے دوران اردوآن نے انہیں ترکی کے دورے کی دعوت دی اور انہوں نے بھی ترک رہنما کو واشنگٹن ڈی سی کے دورے کی دعوت دی۔ دورے کی تاریخوں کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا ہے۔ ترک ایوان صدر سے جاری ایک بیان میں تصدیق کی گئی ہے کہ اردوآن نے ٹرمپ کو دورے کی دعوت دی ہے۔ ترکی کے ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن نے ایکس پر پوسٹ کردہ ایک بیان میں کہا کہ صدر اردوآن نے "یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وہ جنگوں کے خاتمے کے لیے صدر ٹرمپ کے نقطہ نظر کی حمایت کرتے ہیں، صدر اردوآن نے ایران کے ساتھ مذاکراتی عمل کو برقرار رکھنے اور روس اور یوکرین کے درمیان جنگ کو روکنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کی تعریف کی۔" دو طرفہ تعلقات کے حوالے سے اردوآن نے کہا کہ انقرہ واشنگٹن کے ساتھ بالخصوص دفاعی شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ خیال رہے کہ نیٹو کے رکن ترکی نے یوکرین پر روسی حملے کے بعد سے بحیرہ اسود کے اپنے دونوں پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور جنگ کے خاتمے کے مقصد سے دو بار مذاکرات کی میزبانی کی ہے۔ ٹرمپ آئندہ ہفتے سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات کا دورہ کرنے والے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آپریشنز سینٹر 911 کا افتتاح

مدینہ منورہ، 6 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں وزیر داخلہ شہزادہ عبدالعزیز بن سعود بن نائف نے مدینہ منورہ میں نئے یونیفائیڈ سیکیورٹی آپریشنز سینٹر (911) کا افتتاح کر دیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس موقع پر وزیر داخلہ نے یونیفائیڈ سیکیورٹی آپریشنز سینٹر میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا، مدینہ میں 911 سینٹر 28 ایمرجنسی اور سروس اداروں کو منسلک کرتا ہے۔ سعودی وزیر نے اس موقع پر ایک اور سروس کا بھی افتتاح کیا جس کے ذریعے فون کال پر واقعات کی اطلاع دیتے وقت لوگ جگہ کی تصاویر اور ویڈیوز بھی اپ لوڈ کر سکیں گے۔ سعودی میڈیا کا کہنا ہے کہ اس سے ایکشن لینے اور مدد کا ٹائم تیز اور بہتر ہو جائے گا۔ یہ مملکت میں نیشنل سیکیورٹی آپریشن سینٹر کے تحت چوتھا سینٹر ہے۔ اس کے علاوہ ریاض، مکہ مکرمہ اور مشرقی صوبے میں پہلے سے یہ سینٹرز موجود ہیں۔ دوسری جانب سعودی عرب میں گزشتہ سال بغیر اجازت حج کی خلاف ورزیوں پر سعودی حکومت نے سخت نوٹس لیتے ہوئے اس سال سخت پالیسی اپناتے ہوئے بغیر اجازت حج پر 10 ہزار سے 1 لاکھ ریال تک جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سفیر پاکستان احمد فاروق کا کہنا ہے کہ سعودی حکومت نے حج قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے سعودی حکام کے مطابق گزشتہ سال 11 ہزار پاکستانیوں نے ویزہ ختم ہونے کے بعد مکہ میں قیام کیا۔ بغیر اجازت نامے یا وزٹ ویزے پر حج مکمل طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ حج 2025 میں خلاف ورزیوں پر قید، جرمانے، ملک بدری، 10 سال داخلے پر پابندی عائد کی جائے گی۔ حکومت پاکستان کی جانب سے عازمین کو جدید ٹیکنالوجی سیلیس بینڈ زدیے جا رہے ہیں۔ سفیر نے کہا کہ مکہ مکرمہ سے بروقت روانگی نہ کرنے پر بھی بھاری سزائیں ہوں گی، "حرم ریجن" میں مقررہ مدت سے زائد قیام کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ عازمین حج سعودی قوانین کی مکمل پاسداری کریں اس حوالے سے سفارتخانہ پاکستانی عازمین کی خدمت کے لیے ہمہ وقت موجود ہے سعودی قانون شکنی پر سفارتخانے کے اختیارات محدود ہو جاتے ہیں، پاکستانی کمیونٹی کو مکمل تعاون فراہم کیا جائے گا مگر قانون پر عمل ضروری ہے۔

آسٹریلیا میں زہریلے جنگلی مشروم کے تعلق سے وارننگ جاری

سڈنی، 6 مئی (یو این آئی) آسٹریلیا کی دوسری سب سے زیادہ آبادی والے صوبے وکٹوریہ میں صحت افسران نے زہریلے جنگلی مشروم سے متعلق وارننگ جاری کی ہے۔ وکٹوریہ کے محکمہ صحت نے منگل کے روز ریاست کے 70 لاکھ باشندوں کو خبردار رہنے کا انتباہ دیا کیونکہ آسٹریلیائی موسم خزاں اور موسم سرما میں زہریلے مشروم زیادہ پھیل جاتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وکٹوریہ میں خزاں کے دوران ڈیتھ کیپ مشروم اور پیلے مشروم زیادہ نظر آتے ہیں۔ چیف ہیلتھ آفیسر کرسچن میک گراتھ نے کہا کہ وکٹورین کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ گھریلو باغات میں اگنے والے جنگلی مشروم کو ہٹا دیں تاکہ چھوٹے بچے اور پالتو جانوران کے رابطے میں نہ آئیں۔

سعودی عرب میں حج ضوابط کی خلاف کرنے والے 42 غیر ملکی گرفتار

مکہ مکرمہ، 6 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں حج سیزن 2025 کا آغاز ہو چکا ہے، ایسے میں حج سکیورٹی فورسز نے حج ضوابط کی خلاف ورزی پر مختلف اقسام کے وزٹ ویزا ہولڈرز 42 غیر ملکیوں کو حراست میں لے لیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق تمام افراد مکہ مکرمہ کے علاقے الحجرہ کی ایک غیر قانونی عمارت میں رہائش اختیار کئے ہوئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق حج سکیورٹی فورسز کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ حج ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی اقدامات کا سلسلہ جاری ہے، انہیں پناہ دینے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ کیس قانونی سزاؤں کے لیے مجاز حکام کے پاس بھیجا گیا ہے۔ واضح رہے کہ سعودی وزارت داخلہ نے حج سیزن کے دوران وزٹ ویزا ہولڈرز کو رہائش فراہم کرنے کے حوالے سے بہت پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔ سعودی عرب میں وزارت داخلہ کے ترجمان کرنل طلال بن الشلھوب کے مطابق سکیورٹی اداروں نے حج ضوابط کی خلاف ورزی پر مقرر کی جانے والی سزاؤں پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ مکہ مکرمہ میں 'آگاہی امن عامہ اور ڈیجیٹل میڈیا کا کردار' کے عنوان سے منعقدہ سیمینار میں بات کرتے ہوئے وزارت داخلہ کے ترجمان نے واضح کیا کہ حج کی ادائیگی کے لیے پرمٹ کی شرط لازمی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پرمٹ کے بغیر جو بھی مکہ مکرمہ یا مشاعر مقدسہ میں داخل ہوگا یا وہاں قیام کرنے کی کوشش کرنے کا مرتکب پایا گیا تو اسے قانون کی خلاف ورزی شمار کیا جائے گا، جس پر 20 ہزار ریال کا جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ ترجمان وزارت داخلہ نے جعل سازوں اور فرضی حج خدمات کے حوالے سے اشتہاری مہم چلانے والوں سے ہوشیار رہنے کا کہا ہے، جو مشاعر مقدسہ میں رہائش اور حج قربانی کے حوالے سے بھی غلط اشتہاری مہم کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر کے پیسے بنا رہے ہیں۔

گھڑ سوار عازمین حج کا قافلہ سعودی عرب پہنچ گیا

مکہ مکرمہ، 6 مئی (یو این آئی) یورپ سے تعلق رکھنے والے عازمین حج گھوڑوں پر سفر کرتے ہوئے سعودی عرب پہنچ گئے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق عازمین حج کا یہ قافلہ شام کے راستے سعودیہ عرب پہنچا تو سعودی حکام اور رضا کاروں نے پھول، تحائف اور پر جوش نعروں کے ساتھ ان کا شاندار استقبال کیا۔ یہ غیر معمولی سفر کرنے والوں میں 3 ہسپانوی عبدالقادر ہرکاسی، عبداللہ ہرنینڈز اور طارق روڈریگز نامی عازمین شامل ہیں، جنہوں نے ادائیگی حج کی خاطر 8 ہزار کلومیٹر کا سفر تقریباً 7 ماہ کے عرصے میں گھوڑوں پر مکمل کیا ہے۔ انہوں نے یہ سفر آباواجداد کی روایت کو زندہ رکھنے کی خاطر کیا، جو صدیوں سے شام کے راستے حج کے لیے جایا کرتے تھے۔

بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم خالدہ ضیاء کا وطن واپس پہنچنے پر انتخابات کا مطالبہ

ڈھاکہ، 6 مئی (یو این آئی) بنگلادیش کی سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء وطن واپس پہنچ گئیں، انہوں نے ملک میں انتخابات کروانے کا مطالبہ کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق خالدہ ضیاء بیماری کے باعث علاج کے لیے لندن گئی تھیں اور اب 4 ماہ کے علاج کے بعد وہ منگل کی صبح لندن سے واپس وطن واپس پہنچ گئی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق خالدہ ضیاء کے استقبال کے لیے ڈھاکہ میں ایئرپورٹ کے لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ وہ اپنی 2 بہوؤں کے ساتھ قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی کی طرف سے بندوبست کی گئی ایک خصوصی ایئر ایمبولنس میں وطن واپس پہنچیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی رہنما کی واپسی سے عبوری حکومت پر انتخابات کے انعقاد کے لیے دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ عبوری حکومت پر اس سال دسمبر میں انتخابات کروانے کے لیے دباؤ ڈال رہی ہیں۔ اس سے قبل رواں سال جنوری میں بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء کو کرپشن کیس میں بری کر دیا تھا۔ سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء اور دیگر پر 2001 سے 2006 کے دوران غیر ملکی عطیات میں ایک لاکھ 73 ہزار ڈالر چوری کرنے کا الزام تھا۔

عالمی عدالت نے سوڈان میں امارات کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ خارج کردیا

جینیوا، 6 مئی (یو این آئی) عالمی عدالت انصاف نے متحدہ عرب امارات کے خلاف سوڈان میں نسل کشی میں ملوث کا مقدمہ خارج کیا ہے جس میں سوڈانی خانہ جنگی کے دوران خلیجی ریاست پر مبینہ طور پر نسل کشی میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ایک رپورٹ کے مطابق سوڈان کی حکومت نے متحدہ عرب امارات پر یہ الزام لگایا کہ مغربی دارفور علاقے میں ملوث تھا اور اس سلسلے میں عالمی عدالت سے رجوع کیا گیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس مقدمے کی سماعت کر سکے کیوں کہ اس میں سوڈان کی حکومت نے امارات پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ خلیجی ریاست نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کی حمایت کر کے نسل کشی میں کردار ادا کر رہی ہے، متحدہ عرب امارات نے اس الزام کو سختی سے مسترد کیا تھا۔ تاہم عالمی عدالت انصاف نے سوڈان کا مقدمہ خارج کرتے ہوئے موقف اپنایا ہے کہ اس کے پاس اس معاملے پر فیصلہ سنانے کا دائرہ اختیار نہیں ہے۔ جب متحدہ عرب امارات نے 2005 میں اقوام متحدہ کے نسل کشی کنونشن پر دستخط کیے تو اس نے ایک اہم شق پر "تحفظات" کا اظہار کیا جو ممالک کو تنازعات پر آئی سی جے میں دوسروں کے خلاف مقدمہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

اتر پردیش میں ملک کا سب سے بڑا ایم ایس ایم ای اڈہ ہے

ریاست کی MSME اکائیوں کو بدلتی ہوئی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق خود کو مسلسل اپ ڈیٹ کرتے رہنا ہوگا: وزیر اعلیٰ

لکھنو:06 مئی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ریاست کی MSME اکائیوں کو بدلتی ہوئی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق خود کو مسلسل اپ ڈیٹ کرتے رہنا ہوگا۔ اتر پردیش میں ملک کا سب سے بڑا ایم ایس ایم ای اڈہ ہے، اس لیے اس شعبے سے وابستہ نوجوانوں کی صلاحیت سازی کے لیے ٹھوس حکمت عملی اپنائی جانی چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ نئے صنعت کاروں کو چیف منسٹر یووا ادمی وکاس ابھیان (سی ایم یووا) کے تحت قرض دینے سے پہلے انہیں مناسب اور معیاری تربیت فراہم کی جانی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزز (ایم ایس ایم ای) محکمہ کے کاموں کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے اس شعبے کی ہمہ جہت ترقی، صنعت کاری کی توسیع، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور برآمدات میں اضافے کے لیے عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کی ایم ایس ایم ای اکائیاں مقامی سطح پر اقتصادی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ بڑی صنعتوں کے لیے لنگر یونٹ کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اس وقت، اتر پردیش میں تقریباً 96 لاکھ ایم ایس ایم ای یونٹس فعال ہیں، جو ریاست کی کل برآمدات میں تقریباً 46 فیصد حصہ ڈال رہے ہیں اور 1.65 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو براہ راست اور بالواسطہ روزگار فراہم کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ووکل فار لوکل، لوکل سے گلوبل اور برانڈ یوپی کے منتر کو سمجھنے کے لیے MSME سیکٹر کو حکمت عملی سے مضبوط بنانے پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کی روایتی دستکاری، زراعت پر مبنی پیداوار اور اختراع پر مبنی صنعت کاری کے لیے عالمی سطح پر پہچان حاصل کرنے کا یہ صحیح وقت ہے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ریاست کی اسکیموں کو نوجوانوں، خواتین، کاروباری افراد اور دیہی سماج کو مرکز میں رکھتے ہوئے معاشی طور پر بااختیار بنایا جائے اور ان کی مسلسل نگرانی کو بھی یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ مارچ 2025 تک 3.21 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں نے سی ایم یووا کے تحت اندراج کرایا ہے، جبکہ 56 ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ 01 لاکھ نوجوانوں کو انٹر پرینیور بنانے کے سالانہ ہدف کے مطابق مستحق نوجوانوں میں قرضے بروقت تقسیم کیے جائیں۔ اس کے لیے بینکنگ اداروں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ قرض دینے سے پہلے منتخب نوجوانوں کو مناسب تربیت فراہم کرنا ضروری ہے۔ وشوکرما شرم سمان یوجنا کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ سال 2018-19 میں 600,7 روایتی کاریگروں کو تربیت دی گئی اور ٹول کٹس تقسیم کی گئیں، مالی سال 2023-24 میں یہ تعداد بڑھ کر 000,75 سے زیادہ ہو گئی۔ وزیر اعلیٰ نے سکیم کی کوریج کو مزید بڑھانے، ٹریننگ کے معیار کو برقرار رکھنے اور ٹول کٹ کی افادیت بڑھانے کی ہدایت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ چھپا کارخانہ کمپلیکس ایم ایس ایم ای یونٹس کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے، جس میں محدود جگہ میں بہت سے صنعتی یونٹس کا آپریشن ممکن ہے۔ اس کی ایک کامیاب مثال کانپور میں دیکھنے کو ملی ہے۔ انہوں نے اس ماڈل کو دوسرے شہروں تک پھیلانے اور نجی شعبے کو بھی اس میں شراکت دار بنانے کی تجویز دی۔ وزیر اعلیٰ نے سی ایم فیلوز کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی کارکردگی کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کی ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ کو یہ بھی بتایا گیا کہ مکھی منتری سوا روجگر یوجنا کے تحت اب تک 31 ہزار سے زیادہ درخواستوں پر کارروائی کرتے ہوئے 760 کروڑ روپے کی مارجن منی تقسیم کی گئی ہے، جس سے تقریباً 5.2 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سکیموں کی رسائی دیہی اور پسماندہ علاقوں کے نوجوانوں تک زیادہ وسیع ہونی چاہئے۔ ایک ضلع ایک پروڈکٹ (ODOP) اسکیم کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ اسکیم ریاست کی روایتی دستکاریوں اور چھوٹی صنعتوں کے احیاء کی بنیاد بن گئی ہے۔ سال 2018 سے اب تک 635 کروڑ روپے کی مارجن منی تقسیم کی جا چکی ہے اور لاکھوں استفادہ کنندگان کو تربیت، مارکیٹنگ، ڈیزائن اور دیگر تکنیکی مدد فراہم کی گئی ہے۔ انہوں نے ODOP مصنوعات کی عالمی برانڈنگ، پیکیجنگ اور ڈیزائن کو مزید بہتر بنانے کی ہدایت کی تاکہ وہ بین الاقوامی مقابلے میں حصہ لے سکیں۔ وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ اتر پردیش کی 77 مصنوعات کو جی آئی ٹیگ ملا ہے، جس کی وجہ سے ریاست ملک میں سب سے آگے ہے۔ 25 دیگر مصنوعات کے لیے جی آئی ٹیگنگ کا عمل جاری ہے۔ اس مالی سال میں 75 نئی مصنوعات کے لیے جی آئی ٹیگ حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جن پراڈکٹس کو جی آئی ٹیگ ملا ہے ان کو مقبول بنانے کے لیے متعلقہ کاروباریوں کو بطور جی آئی آتھرائزڈ یوزرز رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ ان کی مصنوعات کی منفرد شناخت برقرار رہے اور مارکیٹنگ کو فروغ ملے۔

نوجوانوں میں اسکل بڑھائیں، پاکستان کو دیں گے منہ توڑ جواب: کپل دیو اگروال

لکھنو:6 مئی (پی این ایس) پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی کی ترقی اور صنعت کاری کے وزیر مملکت (آزاد چارج) کپل دیو اگروال نے کہا کہ ہمارے سامنے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ پی ایم مودی کا عزم ہمارے ساتھ ہے۔ نوجوانوں میں کس قسم کی مہارت ہونی چاہیے؟ اس کے ہاتھ میں ہنر ہونا چاہیے۔ ملک اور ریاست کی معیشت کو بہتر کرنا ہوگا۔ یہ مقصد مہارت کی ترقی کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں اور قابلیت کے بغیر یہ ممکن نہیں۔ انہیں روزگار فراہم کر کے ہندوستان نے ایسا مقام حاصل کیا ہے۔ جو 28 سیاح ہلاک ہوئے ہیں انہیں بھی نوجوانوں کے ذریعے پاکستان کو منہ توڑ جواب دینا ہوگا۔ دونوں نے چیلنج قبول کیا۔ ہندو اور مسلمان ایسی مذموم حرکتیں نہیں ہونے دیں گے۔ وزیر اعظم، داخلہ اور وزیر دفاع نے واضح کیا کہ کسی بھی مذموم حرکت کا جواب دیں گے۔ نوجوانوں کو روزگار اور تربیت دینا ہوگی۔ ملک کی تیاری کرنی ہے۔ اگر کوئی ہمیں اپنی آنکھ دکھاتا ہے تو اس کا جواب دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جس بھی سیکٹر میں جائیں۔ تمام تیاریاں کامیاب نہیں ہوتیں۔ کسی وجہ سے کامیاب نہیں ہوا۔ اسی لیے پی ایم نے کہا ہے کہ ایک شعبے میں مہارت کا ہونا ضروری ہے۔ چھوٹا سے بڑا بن سکتا ہے۔ منگل کو محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنر مندی کی ترقی اور انٹر پرینیورشپ کی جانب سے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں انٹر پرینیورشپ کی ترقی کے لیے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری ہریوم نے کہا کہ طلبہ لیب میں کام کرتے ہیں۔ ہم انہیں صنعتوں کے مطابق تیار کریں گے۔ اس کے لیے ٹرینڈنگ۔ فلیگ شپ اسکیم کے تحت تعاون کے ذریعے صنعتوں کے لیے تیار کر کے ہنر مند افرادی قوت فراہم کی جائے گی۔ اس کے لیے صنعتیں آگے آئیں۔ پی ایم انٹرن شپ اسکیم بھی ہے۔ صنعتیں بچوں کو تربیت دیں گی اور اپنے لیے ہنر مند افرادی قوت تیار کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال 50.1 لاکھ بچے تیار کیے جاتے ہیں۔ مزید، ہم اسے ڈویژنل اور ضلعی سطح پر منظم کریں گے۔ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں خود روزگار کے لیے بھی تیار کرنا ہوگا۔ یوپی میں ایپل اور گولیاں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ نوجوانوں کو ہنر مند بنانا ہوگا۔

بارہ بنکی: بندمل سے چوری کی 12 بائیک برآمد

بارہ بنکی:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی پولیس نے منگل کو ایک بند پڑی شوگر مل کے کمرے سے چوری کی 12 موٹر سائیکل برآمد کی ہیں۔ اس سلسلے میں دو بائیک چوروں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (نارتھ) وکاس چندر ترپاٹھی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ شہر میں چوری کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر پولیس نے خصوصی نگرانی شروع کی تھی۔ پولیس کو اس وقت بڑی کامیابی ملی جب گونڈہ ضلع کے کٹرا بازار تھانہ علاقہ کے مہادیوا گاؤں کے رہنے والے عظیم اور چپری ماجھا گاؤں کے رہنے والے امیش تیواری کو گرفتار کیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران دونوں نے اعتراف کیا کہ وہ پر ہجوم جگہ پر موٹر سائیکل کھڑی ہونے کا انتظار کرتے تھے اور ماسٹر کی کی مدد سے چند سیکنڈ میں موٹر سائیکل چوری کر لیتے تھے۔ یہ لوگ چوری کی موٹر سائیکلیں کم قیمت پر فروخت کر کے اپنے مہنگے شوق پورا کرتے تھے۔ پکڑی گئی بائک سٹی کوتوالی علاقے میں واقع ایک بند شوگر مل کے ایک کمرے میں چھپائی گئی تھیں۔ پولیس نے اس کمرے سے کل 12 بائک اور ایک چیسس برآمد کیا ہے۔ گرفتار ملزمان میں امیش کے خلاف سات اور عظیم کے خلاف چھ مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔

گونڈہ: سڑک حادثے میں دو کی موت

گونڈہ:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع گونڈہ کے کھوڑارے علاقے میں بارات سے لوٹ رہے دو بائیک سواروں کی گذشتہ رات سڑک حادثے میں موت ہو گئی۔ پولیس ذرائع نے منگل کو بتایا کہ کیشو نگر گرانٹ ویسٹ نوڈ ہوا گاؤں کے رہنے والے 28 سالہ ونود کمار اور اس کے گاؤں کے دوست رام کرن (40) پیر کو بلرام پور ضلع کے سعد اللہ نگر تھانہ علاقے کے تحت راموا پور میں شادی کی بارات میں شرکت کے لیے گئے تھے۔ رات گئے شادی کی بارات سے واپس آتے ہوئے جیسے ہی ان کی بائک بھان پور مدرسہ کے قریب پہنچی تو موٹر سائیکل نامعلوم تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا گئی اور دونوں موٹر سائیکل سوار موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ متوفی کے لواحقین کی شکایت پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے اور قانونی کارروائی میں مصروف ہے۔

شاہجہاں پور: معصومہ کے ساتھ عصمت دری

شاہجہاں پور:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع شاہجہاں پور کے مدنا پور علاقے میں شادی تقریب کے دوران معصوم بچی کے ساتھ کسی نامعلوم شخص نے عصمت دری کی واردات کو انجام دیا ہے۔ پولیس نے متاثر کو علاج کے لئے میڈیکل کالج میں داخل کرایا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس راجیش دویدی نے منگل کو بتایا کہ مدن پور تھانہ علاقے کے ایک گاؤں میں متاثرہ کے چچا کے بیٹی کی شادی تھی۔ شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے بہت سے رشتہ دار آئے تھے۔ معصومہ گاؤں کے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے لاپتہ ہو گئی۔ لڑکی کو گھر والوں اور گاؤں والوں نے تلاش کیا۔ کافی دیر بعد لڑکی کھیتوں سے روتی ہوئی نظر آئی۔ لڑکی کی حالت دیکھ کر اہل خانہ نے پولیس کو اطلاع دی۔ دویدی نے بتایا کہ موقع پر پہنچی پولیس نے متاثرہ کو علاج کے لیے میڈیکل کالج میں داخل کرایا۔ معاملے کی اطلاع ملتے ہی سپرنٹنڈنٹ آف میڈیکل کالج پہنچے اور متاثرہ لڑکی سے پوچھ گچھ کی لیکن متاثرہ لڑکی ملزم کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکی۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ آف پولیس راجیش دویدی مدن پورہ گاؤں پہنچے جہاں لڑکی کی عصمت دری کی گئی۔ انہوں نے اہل خانہ اور گاؤں والوں سے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا اور یقین دلایا کہ جلد ہی ملزمان کی نشاندہی کر کے انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

بہرائچ: قتل کے معاملے میں دو کو عمر قید

بہرائچ:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ کی ایک عدالت نے قتل کے خاطی دو افراد کو عمر قید اور 50 ہزار روپے مالی جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج انیل کمار-12 کی عدالت نے منگل کو راکیش اور امیش کو یہ سزا سنائی۔ استغاثہ کے مطابق قیصر گنج علاقے میں 12 دسمبر 2003 کو مدعی پریم چند ورما نے اپنے چچا رام دھن کے ذریعہ گاؤں کے راکیش ورما سے زمین کے حوالے سے تنازع ہونے کی اطلاع دی تھی۔ مدعی کے چچا اور والد کھیت میں گئے تو ملزمان راکیش اور امیش نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور درانتی اور ڈنڈے سے ان کی پٹائی کی۔ شدید زخمی ہونے کی وجہ سے انہیں علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا لیکن اس کے والد رام مغل ورما کی موت ہو گئی۔ واقعے کے بعد اس وقت کے ایس ایچ او ہریش چندر یادو اور سب انسپکٹر رام دھانی نے گواہوں کے بیانات اور ضروری شواہد کی بنیاد پر چارج شیٹ تیار کی اور 2 جنوری 2004 کو ملزم کے خلاف قتل، حملہ اور توہین آمیز رویہ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا۔ یہ الزامات 7 اگست 2004 کو عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ پولیس اور سرکاری وکیل کی موثر وکالت، سائنسی تحقیقات اور ٹھوس شواہد کی بنیاد پر عدالت نے ملزمان کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے 50 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے، ایسا نہ کرنے کی صورت میں انہیں مزید 6 ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

بہرائچ: وکیلوں نے کیا مظاہرہ

بہرائچ:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ میں وکیلوں نے ایک وکیل کے ساتھ ہو رہی مبینہ ناانصافی کے خلاف کلکٹریٹ احاطے میں آج زوردار مظاہرہ کیا اور متعلقہ افسران کو میمورنڈم سونپا۔ یہ مظاہرہ مہسی علاقے میں رہنے والے ایک وکیل کی زمین پر کچھ بااثر لوگوں کی طرف سے کاشتکاری کی روک تھام کے خلاف احتجاج میں کیا گیا۔ معلومات کے مطابق ایڈووکیٹ دنے تیواری کے پاس مہسی علاقہ کے رائے پور ہولی پوروا میں واقع زرعی زمین ہے، جس پر ان کا قانونی قبضہ بھی ہے۔ عدالت نے ایڈووکیٹ کے حق میں فیصلہ بھی سنا دیا ہے [illegible]

جو قوم تعلیم سے زیادہ شادیوں پر خرچ کرتی ہو وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی: ڈاکٹر عبدالقدیر

شاہین کیمبرج انٹرنیشنل اکیڈمی کے چیئرمین کا "نسل ہی اصل ہے" کی فکر کرنے پر زور

لکھنو:6 مئی (پی این ایس) تعلیم کے ساتھ تربیت کی اشد ضرورت پر زور دیتے ہوئے شاہین کیمبرج انٹرنیشنل اکیڈمی کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا کہ وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی جو اپنی تعلیم سے زیادہ شادیوں پر خرچ کرتی ہو، ڈاکٹر قدیر آج یہاں اردو اکیڈمی اڈیٹوریم میں شاہین گروپ کے راجدھانی لکھنو میں دو نئے سنٹروں کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے "نسل ہی اصل ہے" کی بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہم نے نسلوں کی فکر نہیں کی ہے تو آنے والے وقت میں ہماری قوم بربادی کے دہانے پر پہنچ جائے گی۔ ڈاکٹر قدیر نے نوجوان نسل کے حد درجہ موبائل کے استعمال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے نسلیں برباد ہو رہی ہیں اور خاندانی نظام درہم برہم ہو رہا ہے، انہوں نے بتایا کہ بیدر میں 6 ہزار بیٹے بیٹیاں بغیر موبائل کے زندگی گزار رہے ہیں جو ایک مثال ہے۔ شاہین گروپ کے ڈائریکٹر لکھنو میں شروع ہونے والے نئے سنٹر کی ڈائریکٹر علیشا صدیقی کے جذبے، ان کی محنت اور تعلیمی تڑپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جب دینی علوم کی تعلیم ایک چھت کے نیچے ہوا کرتی تھی تو وہ دور تاریخ کا سنہرا دور ہوتا تھا آج اس کا فقدان ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹوں کے ساتھ جو غفلت ہو رہی ہے اس پر شدید توجہ کی ضرورت ہے خاص کر ان کی تربیت اور ڈسپلین پر فوکس کرنا بے حد ضروری ہے، والدین خاص کر والد اپنے بچوں کو وقت دیں، اپنی زندگی کی مصروفیات سے وقت نکال کر ان کی باتوں کو سنیں، ان کے مسائل پر غور کریں بھی سسٹم میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے شاہین اکیڈمی میں داخلہ کے لئے حافظ قرآن اور یتیم بچوں کو 50 فیصد فیس میں چھوٹ دینے کا اعلان کرتے ہوئے اسے عام لوگوں تک پہنچانے کی اپیل کی۔ اس سے قبل سابق آئی پی ایس ڈاکٹر وسیم احمد، سابق کابینہ وزیر امیکا چودھری، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر شفیق اشرفی، سابق ڈی جی پی رضوان احمد، خواجہ سید فیضی یونس، ڈاکٹر محمد خالد، ضلع مولانا مہندی حسن ندوی، شمشاد بسپری، مائنارٹی آفیسر بالندو دویدی نے بھی خطاب کیا۔ اس خوبصورت افتتاحی تقریب میں مولانا مصطفیٰ ندوی، محمد طارق قمر آئی پی ایس، مس سار علی، افضل صدیقی، فرید عارف صدیقی، ڈاکٹر مسعود فلاحی، ڈاکٹر شہزاد عالم، اقبال حسین عرف پھول میاں، ضرغام خان، ارشد اعظمی سمیت بڑی تعداد میں علماکرام نے شرکت کی۔

نئے ایگزیکٹو آفیسر نے چارج سنبھالا

جلال پور۔ امبیڈکر نگر۔ نئے ایگزیکٹو آفیسر کے چارج سنبھالتے ہی کئی ماہ سے خالی کرسی پر قبضہ ہو گیا۔ جھانسی ضلع سے آئے اروند کمار نے منگل کی سہ پہر کو چارج سنبھالتے ہی شہر کی ہمہ جہت ترقی کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مکینوں کو ان کی ضرورت کے مطابق بنیادی سہولیات جیسے بجلی، پینے کا پانی، صفائی وغیرہ فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی، اس کے علاوہ دیگر سہولیات اور دیگر ضروری چیزیں مکینوں کو بروقت فراہم کی جائیں گی اور ان کے مسائل بھی حل کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مکینوں کے مسائل کو با آسانی حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کونسلرز اور سرکردہ لوگوں سے رابطہ کر کے مسائل حل کئے جائیں گے، انہوں نے شہر کے مکینوں سے تعاون کی اپیل کی۔

جام نے لے لی زخمی نوجوان کی موت

ہمیر پور:06 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع ہمیر پور میں طویل ٹریفک جام میں پھنسے ایک زخمی نوجوان کی تڑپ تڑپ کر موت ہو گئی۔ پولیس کے مطابق پیر کی شام شدید طوفان کی وجہ سے زیادہ تر گاڑیاں سڑک کے کنارے بے ہنگم طور پر کھڑی ہو گئیں اور جام ہمیر پور سے کھنم پور کے درمیان 32 کلومیٹر تک لگ گیا اور بسیں رات پر رینگتی چلتی رہیں۔ دریں اثنا، سمر پور شہر باشندہ پیوش شیو ہرے (26) منگل کو کسی کام سے جا رہا تھا کہ پاور ہاؤس کے سامنے ایک ڈمپر نے اسے ٹکر ماردی، جس سے وہ بری طرح زخمی ہو گیا۔ اس کے اہل خانہ نے اسے سی ایچ سی میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے ضلع اسپتال ریفر کر دیا لیکن ٹریفک جام کی وجہ سے وہ سمر پور قصبے میں 5 کلومیٹر پیدل چلنے کے بعد پھنس گیا۔ دونوں طرف گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی جس کے باعث نوجوان گاڑی کے اندر ہی تڑپتا رہا اور کافی جدوجہد کے بعد اس نے آخری سانس لی۔

وزیر خزانہ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے جائزہ لیا

لکھنؤ: 05 مئی۔ اتر پردیش کے وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ نے ریاست کے تمام خزانوں کو ہدایت دی ہے کہ ان پنشنرز جو خزانے سے پنشن لے رہے ہیں اور بینک سے کسی بھی قسم کا قرض لیا ہے، ان کی پنشن کو ان کے کھاتے میں بھیجنے سے پہلے ہر ماہ ان کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اس کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے اور قرض لینے والے پنشنرز کی خیریت جاننے کے بعد ہی پنشن کی ادائیگی کی جائے۔ وزیر خزانہ آج ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ریاست کے خزانوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے تمام محکموں کو پنشنرز کی شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لینے اور ان کے مسائل حل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ پنشنرز کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔ کسی بھی خزانے میں پنشنرز کو ہراساں کرنے کی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ شخص کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بلوں کی منظوری میں غیر ضروری تاخیر نہ کی جائے۔ وزیر خزانہ نے ہدایت دی کہ تمام خزانوں میں پنشنرز کے بیٹھنے کی جگہ، پینے کے صاف پانی اور پنکھے وغیرہ کا لازمی انتظام کیا جائے۔

امارتِ شرعیہ اتر پردیش کے زیر اہتمام ریاست گیر تربیتی اجتماع کا آغاز آج سے

جامع مسجد اشرف آباد میں 27 دارالقضاء کے نمائندہ قضا، اکابر علم و افتاء اور جمعیۃ علماء کے صدور و سکریٹریان کی شرکت

کانپور : 6 مئی (پی این ایس) ریاست اتر پردیش میں شرعی رہنمائی، قضاء اور ملی نظم و قیادت کے میدان میں فعالیت، ہم آہنگی اور ادارہ جاتی ترقی کے مقصد سے امارتِ شرعیہ اتر پردیش کے زیر اہتمام ایک ریاست گیر دو روزہ تربیتی پروگرام 7 مئی بروز بدھ بعد مغرب سے جامع مسجد اشرف آباد جاجمؤ کانپور میں شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس غیر معمولی اہمیت کے حامل تربیتی اجتماع کی مکمل ذمہ داری محکمہ شرعیہ و دارالقضاء کانپور واقع جمعیۃ بلڈنگ رجبی روڈ کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام میں ریاست کے تمام اضلاع سے جمعیۃ علماء ہند کے ضلع صدور اور جنرل سکریٹریز کے ساتھ ساتھ ریاست بھر میں فعال 27 محاکم شرعیہ کے ذمہ داران یعنی چار چار نمائندہ قضاۃ و منتظمین فی دارالقضاء کو مدعو کیا گیا ہے۔ تربیت پانے والے حضرات کی مجموعی تعداد 300 کے قریب ہے جو ریاستی سطح پر دارالقضاء و شرعی معاملات سے وابستہ اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ تربیتی کیمپ کے میزبان محکمہ شرعیہ و دارالقضاء کانپور کے صدر مفتی عبدالرشید قاسمی نے بتلایا کہ کیمپ کا بنیادی مقصد ریاست میں شرعی عدالتوں دارالقضاء کے نظم و نسق کو بہتر بنانا، قضا و مفتیان کرام کو جدید قانونی سماجی اور شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، نیز اجتماعی نظم، دفتری عمل اور عدالتی زبان و اسلوب میں یکسانیت پیدا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ جمعیۃ کے شرعی و فلاحی کاموں کو مربوط کرنے، آپسی ہم آہنگی کو فروغ دینے اور نچلی سطح پر عوامی مسائل کا شرعی حل فراہم کرنے والے اداروں کے دائرۂ عمل کو وسعت دینے پر بھی توجہ دی جائے گی۔ جمعیۃ علماء کے ریاستی نائب صدر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے بتایا کہ امارت شرعیہ ہند کے امیر مولانا سید ارشد مدنی اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی کی سرپرستی و نگرانی میں پورے ملک میں محاکم شرعیہ کا نظام قائم ہے، جس کے تحت ریاست اتر پردیش میں قائم محاکم شرعیہ کا تربیتی پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ دو روزہ کیمپ میں متنوع اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ موضوعات پر تربیتی نشستیں ہوں گی جن میں قضاء کے عملی تقاضے اور تجربات نزاعات کے حل میں مصالحانہ حکمت عملی شرعی فیصلوں کی قانونی حیثیت و طریقہ تحریر دارالقضاء کی عوامی افادیت دفتر قضاء کا نظم رجسٹریشن صلح نامہ دستخط و مہر سوالنامہ اور فتوے کی ترتیب جیسے موضوعات شامل ہوں گے۔ ہر سیشن کے بعد سوال و جواب اور مشوراتی گفتگو کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ شرکاء کو میدان عمل کے تجربات کا براہ راست فائدہ ہو۔ کیمپ کی اہمیت کو مزید بڑھانے کے لیے ملک کی نمایاں علمی فقہی اور تنظیمی شخصیات کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ ان خصوصی مہمانان میں نائب امیر الہند حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، امیر شریعت امارتِ شرعیہ اتر پردیش مولانا سید اشہد رشیدی مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد، ناظم امارتِ شرعیہ مفتی سید محمد عفان منصور پوری، امیر مغربی زون مولانا محمد عاقل قاسمی رکن شوری دارالعلوم دیوبند، امیر مشرقی زون مفتی اشفاق اعظمی، مولانا عبداللہ ناصر قاسمی بنارس، مولانا عبدالملک قاسمی دہلی، مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی لکھیم پور اور مفتی ذکاوت حسین دہلی کے نام بطور خاص شامل ہیں۔ تربیتی پروگرام کا اختتام 8 مئی بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایک مرکزی اختتامی نشست کے ذریعے ہوگا جو شہر کے معروف مقام پیپفک لان کے ڈی اے کالونی جاجمؤ کانپور میں منعقد کی جائے گی۔ اس نشست میں کیمپ کی مکمل روداد و سفارشات اور آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا اور تمام معزز مہمانان و شرکاء کی موجودگی میں دعا پر اجتماع کا اختتام ہوگا۔ یہ تربیتی اجتماع نہ صرف شرعی عدلیہ کے میدان میں ایک مرکزی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ جمعیۃ علماء کے دینی سماجی اور اصلاحی کاموں میں وحدت تربیت اور تدبر کی سمت ایک مضبوط قدم بھی ہے۔ توقع ہے کہ اس اجتماع کے اثرات ریاست بھر میں دارالقضاء اور جمعیۃ کے شعبوں میں بھرپور مثبت تبدیلی کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔

یو پی میں 14 آئی پی ایس افسران کے تبادلے

وبھو کرشن کو وارانسی، اجے ساہنی کو بریلی اور ابھیشیک سنگھ کو سہارن پور رینج کی کمان

لکھنو:6 مئی (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے ریاست بھر میں اعلیٰ سطحی پولیس انتظامیہ میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے 14 آئی پی ایس افسران کے تبادلے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس تازہ ترین فہرست کے مطابق، وبھو کرشن کو وارانسی رینج کا نیا ڈی آئی جی مقرر کیا گیا ہے، جب کہ موجودہ آئی جی وارانسی، موہت گپتا کو پروموشن دے کر سکریٹری داخلہ بنایا گیا ہے۔ تبادلے کی اس فہرست میں کئی اہم اضلاع اور رینج شامل ہیں۔ اجے ساہنی کو بریلی رینج کا ڈی آئی جی، جبکہ ابھیشیک سنگھ کو سہارنپور رینج کا ڈی آئی جی مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح، راج کرن نائر کو ایس ایس پی گورکھپور، سنجے کمار کو ایس ایس پی مظفر نگر، برجیش کمار شریواستو کو ایس پی اٹاوہ اور انوپ کمار سنگھ کو ایس پی فتح پور کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ گورو گروور کو ایس ایس پی ایودھیا مقرر کیا گیا ہے، جو ایک حساس اور اہم ضلع سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، راجیش کمار کو ایس پی کوشامبی، دھول جیسوال کو ڈی سی پی غازی آباد، اور ستیہ جیت گپتا کو ڈی سی پی کانپور بنایا گیا ہے۔ سندیپ کمار مینا کو سنت کبیر نگر کے ایس پی کی ذمہ داری دی گئی ہے، جبکہ لکشمی نیواس مشرا کو ریلوے گورکھپور کا ایس پی مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تبادلے ایک ایسے وقت میں کیے گئے ہیں جب چند روز قبل ہی 33 آئی اے ایس افسران کے تبادلے بھی عمل میں لائے گئے تھے۔ ان میں سب سے اہم تبادلہ وزیر اعظم نریندر مودی کے پارلیمانی حلقے وارانسی کے کمشنر کوشل راج شرما کا تھا، جنہیں اب وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

شاہجہاں پور روڈ حادثہ: کار اور موٹر سائیکل میں تصادم

چار دوستوں سمیت چھ افراد جاں بحق، اہل خانہ میں کہرام

شاہجہاں پور:6 مئی (پی این ایس) یہاں کے مدن پور تھانہ علاقے میں ایکو کار اور بائک کے درمیان تصادم میں چھ افراد کی موت ہو گئی۔ اس حادثہ میں موٹر سائیکل پر سوار چار نوجوانوں کی موت ہو گئی۔ یہ چاروں دوست بتائے جاتے ہیں۔ اسی دوران ایکو کار میں سفر کرنے والے دو افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ حادثہ پیر کی رات تقریباً 11 بجے پیش آیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی جاں بحق افراد کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اطلاعات کے مطابق پیر کی رات تقریباً 11 بجے مدن پور تھانہ علاقہ کے کبل پور گاؤں کے سامنے پیٹرول پمپ کے سامنے بریلی کی طرف جا رہی ایک بائک اور مدن پور سے آ رہی ایک ایکو کار میں ٹکر ہو گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل کو آگ لگ گئی۔ گاڑی کو بری طرح نقصان پہنچا۔ حادثہ میں بریلی کے فرید پور کرن پور گاؤں کے رہنے والے سدھیر (40) اور سونو (18) جو ایکو کار میں سفر کر رہے تھے، کی موت ہو گئی۔ موٹر سائیکل سوار روی (20 سال)، آکاش (20 سال)، دنیش (19 سال) اور ابھیشیک (19 سال)، جلہر کے نذیر پور قصبہ کے رہنے والے ہلاک ہو گئے۔ یہ سب ایک شادی کی تقریب سے واپس آ رہے تھے۔ حادثہ دیکھ کر راہگیروں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو سی ایچ سی [illegible]

جعلسازوں نے تاجر کے نام پر لیا 10 لاکھ روپے کا قرض لے کر کی ٹھگی

لکھنو:6 مئی (پی این ایس) لکھنو میں سائبر کرائم آفیسر ہونے کا دعویٰ کر کے جعلسازوں نے اندرا نگر کے پٹیل نگر کے رہنے والے ایک تاجر مکتیشور ترپاٹھی کے نام پر دس لاکھ روپے کا قرض لیا۔ پھر وہی رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل ہوئی۔ بزنس مین کو منی لانڈرنگ کیس میں مجرم پایا گیا تھا۔ سائبر کرائم پولیس نے جعلسازوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ مکتیشور ترپاٹھی نے بتایا کہ 19 مارچ کو دوپہر 2:20 بجے انہیں ایک نامعلوم نمبر سے کال موصول ہوئی۔ فون کرنے والے نے اپنی شناخت FedEx کوریئر کمپنی کے ملازم کے طور پر کی۔ اس نے تاجر کو بتایا کہ اس کے آدھار اور موبائل نمبر کا استعمال کرتے ہوئے 10 مارچ 2024 کو ممبئی سے ایران کے لیے ایک پارسل بک کیا گیا ہے۔ پارسل میں آئی سی آئی سی آئی کے کریڈٹ کارڈ، دوائیں اور کچھ دوسری چیزیں ملی ہیں۔ مکتیشور نے انکار کیا تو ملازم نے کہا کہ آپ کی شناخت کا غلط استعمال ہوا ہے۔ آپ کو اس کی شکایت اندھیری ایسٹ ممبئی میں سائبر کرائم آفس سے کرنی ہوگی۔ اس کے بعد دھوکہ باز نے اپنی کال سائبر کرائم آفس میں منتقل کر دی۔ کال ٹرانسفر ہونے پر ایک نوجوان نے اپنا نام انسپکٹر پرمود [illegible]

اودھ نامہ

نعرے کی بدلتی معنویت

ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کی کار یہ شیلی یعنی طریقہ کار اور جسارت کار کو ہائی لائٹ کرنے کے لئے ان کی ہی جماعت لے لوگوں نے ایک کو بصورت نعرہ دیا۔ ویسے بھی ان ی جماعت کے لوگ نعرہ تراشنے مین سب سے آگے ہیں۔ بعض لوگ ان کے اس ہنر کو جملہ بازی کا ہنر بھی کہتے ہیں۔ ہاں تو مین یہ عرض کرر ہا تھا کہ مودی جی کی جماعت والے نعرہ تراشنے میں سب سے آگے ہین۔ ان لوگوں ایک نعرہ دیا تھا جو واقعی بہت خوبصورت ہے اور اگر سچ بھی ہو تو اس کی معنویت آفاقیت کی حامل ہی جائے گی۔ وہ نعرہ تھا ہے۔ یعنی مودی جی کے ہوتے ہوئے ہوئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہے۔ ان کے آگے کوئی سیاسی مجبوری نہیں ہوتی۔ وہ جو چاہتے ہیں کر گذرت ہین۔ اور یہ سچ ہے کہ مودی جی نے وہ کارنامے انجام دئے ہین ان کے بارے میں سوچ کر لگتا ہے کہ یہ بات درست ہے اور صد فیصد درست ہے۔ کیونکہ کچھ ایسے فیصلے ان کی حکومت نے کئے جو کسی دوسری پارٹی کے کسی بھی وزیر اعظم کے بس کی بات نہیں تھی۔ انھوں نے اپنے سوچے ہوئے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اگر آئینی حدوں کو بھی چھولینا پڑا تو انھوں نے چھونے کی جسارت کرڈالی۔ اس لئے ہم اس نعرے کی تائید کرتے ہیں کہ اگر مودی ہیں تو واقعی سب ممکن ہے۔ اور اس کی تازہ تازہ اور زندہ اور روشن مثال ہے وقف ترمیم بل جسے انھوں نے قانونی شکل دینے مین کامیابی حاسل کر لی۔ اور قانونی ماہرین کے ایک برے طبقے کا کہنا ہے کہ یہ قانون آئین کی خلفاورزی کرتا ہے۔ اور اسی کو بنیاد بمنا کر اس قانون کے مخالفین نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے، جہاں پہلی ہی سماعت میں چیف جسٹس آف انڈیا نے سرکاری وکیل سے ایسے ایسے سوال پوچھے کہ انھیں فرار کا راستہ اختیار کرنا پڑا اور جواب داخل کرنے کے لے ایک ہفتہ کی مہلت مانگنا پڑی۔

حالانکہ اگر تجزیہ کیا جائے تو کئی معاملات میں بی جے پی کا یہ نعرہ کھوکھلا ثابت ہوا لیکن دہشت گردی کے خلاف کارروائی کے معاملہ میں یہ نعرہ "مودی ہے تو ناممکن ہے" میں تبدیل ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ اپوزیشن میں رہ کر نریندر مودی نے ڈاکٹر منموہن سنگھ حکومت سے دہشت گرد واقعات کے سلسلہ میں جو سوالات کئے تھے، آج وہی سوالات اُن کا تعاقب کرر ہے ہیں۔ سوشل میڈیا میں وہ پرانے ویڈیوز گردش کرر ہے ہین جن میں ہمارے مودی جی اس وقت کے وزی راعظم سے دہشت گردی کو لے کر بہت سکٹ لہجے میں للکارتے ہوئے سوالات کرر ہے ہیں اور وزیر اعظم کو ان حملوں کے لے ذمہ دار قرار دے رہے ہیں۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ آج گزشتہ 11 برسوں میں مودی دور حکومت میں دہشت گردی کے جو واقعات بھی پیش آئے چاہے وہ پاکستان کی جانب سے ہوں یا پھر چین، اِن دونوں معاملات میں مودی جی جوابی کارروائی میں ناکام رہے۔ بعض لوگ تو دہشت گردی کی پوری تاریخ گنوا رہے یں اور تاریخ بتا رہے ہین کہ کون سا دہشت گردی حملہ کب ہوا۔ ان م یں سب سے زیادہ حملے مودی جی کی حکومت میں ہی ہوئے۔ چاہے وہ اکشر دھام ہو، گودھرا ہو، پولامہ ہو۔ یا تازہ تازہ پہلگام حملہ ہو۔

ابھی سبھی کو یاد ہے کہ 22 اپریل کو دہشت گرد حملہ میں 26 بے قصور سیاحوں اور ایک کشمیری نوجوان کی موت واقع ہوئی۔ واقعہ کے خلاف ملک کے عوام میں سخت برہمی ہے اور 140 کروڑ عوام کی نمائندگی کرنے والی سیاسی پارٹیوں نے سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر حکومت ہند کی جانب سے کسی بھی جوابی کارروائی کی تائید کا اعلان کیا۔ نریندر مودی حکومت نے پاکستان کے خلاف کئی پابندیوں کا اعلان کیا اور پھر مودی نے دہشت گرد اور اُن کی سرپرستی کرنے والوں کو مٹی میں ملا دینے کا اعلان کیا۔ بعد میں اعلیٰ سطح کے کئی اجلاس بھی ہوئے جن میں ہندوستانی فوج کے تینوں شعبہ جات آرمی، بحریہ اور فضائیہ کو مکمل آزادی دی گئی کہ وہ دشمن کے خلاف جب چاہیں اور جس طرح چاہیں کارروائی کرسکتے ہیں۔

پہلگام واقعہ کو آج سات مئی کو پندرہ دن گزر گئے لیکن عوام کو ابھی بھی ہندوستان کی کارروائی کا انتظار ہے۔ جوابی کارروائی کے بارے میں عوام کے صبر کا شاید مودی حکومت امتحان لے رہی ہے۔ سب سے اہم بات تو یہ ہوئی کہ پاکستا کے خلاف جوابی کارروائی کے سلسلہ میں ہندوستان کو عالمی تائید بھی اُس طرح حاصل نہیں ہوئی جس طرح کہ ضرورت تھی۔ اقوام متحدہ نے دونوں ممالک کو جنگ جیسی صورتحال سے گریز کا مشورہ دیا۔ امریکہ اور یوروپی یونین نے بھی مذاکرات کے ذریعہ تنازعہ کا حل تلاش کرنے کی صلاح دی۔ سعودی عرب، قطر اور کویت جیسے اہم عرب ممالک نے بھی کشیدگی کم کرنے اور مذاکرات کا مشورہ دیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ دہشت گرد کارروائی کے خلاف جوابی حملہ ہندوستان کا حق ہے۔ ہندوستان کو کسی کے دباؤ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنے دفاع کے لئے فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن تاریخ بنتی جارہی ہے کہ دہشت گرد حملوں کے بعد مودی حکومت نے صرف جذباتی بیانات اور دھمکیوں کے سوا کچھ نہیں کیا۔ پلوامہ اور پہلگام حملوں کے بعد وزیر اعظم کی تقریر اور لہجہ میں کوئی فرق نہیں نظر آیا۔ مبصرین کے مطابق عام جلسوں میں دھمکی آمیز بیانات کا مقصد عوام کے غصہ کو کم کرتے ہوئے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ لوگ کہنے لگے ہیں کہ ملک کی سالمیت سے زیادہ انتخابی سیاست کو ترجیح دی جارہی ہے۔

اے ظلم کے ماتو لب کھولو چپ رہنے والو چپ کب تک

ڈاکٹر سلیم خان

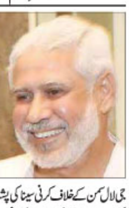

اتر پردیش کے اندر بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرکار کے تحت دلت سماج پر مسلسل مظالم میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال سماجوادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کے خلاف کرنی سینا کی پشت پناہی ہے۔ بی جے پی کی سرپرستی میں کام کرنے والی کرنی سینا نے رام جی لال سمن پر یکے بعد دیگرے تین حملے کیے۔ پہلے یہ لوگ رام جی لال سمن کے گھر بلڈوزر لے کر پہنچے اور معمولی توڑ پھوڑ کر کے لوٹ گئے۔ پولیس نے بھی پہلے تو انہیں رام جی لال سمن کے گھر تک پہنچنے دیا اور پھر لاٹھی چارج کر کے بھگا دیا۔ اس طرح نہ سانپ مرا اور نہ لاٹھی ٹوٹی لیکن دلت سماج کے اندر بی جے پی ساکھ ضرور کمزور ہوگئی۔ اس کے بعد کرنی سینا نے آگرہ میں ایک زبردست ریلی کی اور اس میں تلواریں لہرا کر معافی نہ مانگنے کی صورت میں ایک رکن پارلیمان پر حملے کی کھلے عام دھمکی دی لیکن کسی کا بال بیکا نہیں ہوا کیونکہ جب سیاں بھئے کوتوال تو پھر ڈر کا ہے کا؟

کرنی سینا نے جب یقین ہوگیا کہ یوگی بابا ان کی غنڈہ گردی سے خوش ہیں تو اس کے بعد اپنی دھمکی پر عمل درآمد کرتے ہوئے علی گڑھ میں رام جی لال سمن کے قافلے پر حملہ کر دیا۔ عام طور پر ایسے میں تنظیموں کے ذمہ دار ایسی حرکتوں سے پلہ جھاڑ لیتے ہیں لیکن کرنی سینا نے ڈھٹائی سے اس کی ذمہ داری قبول کرکے کہا کہ آئندہ بھی ایسے حملے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ رام جی لال سمن معافی نہیں مانگ لیتے۔ اس کے باوجود تشدد پر صفر برداشت کا دعویٰ کرنے والا وزیر اعلیٰ اور اس کے انتظامیہ کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ یوپی سرکار کی اس بے حسی نے سماجوادی پارٹی کے کارکنوں کو اتر پردیش میں ریاست گیر احتجاج کرنے کا نادر موقع دے دیا۔ انہوں نے سبھی ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے صدر جمہوریہ کے نام میمورنڈم سونپا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ حملہ کرنے والوں کو بی جے پی کا تحفظ حاصل ہے۔ انہوں نے رام جی لال سمن کے قافلے پر حملہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے اعلان کان کہ جلد ہی اس معاملے میں جیل بھرو تحریک شروع کی جائے گی۔

ریاست گیر احتجاج کے دوران سماجوادی پارٹی نے صدر جمہوریہ کے نام میمورنڈم میں کہا کہ وہ لوگ پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیتی) طبقے کی حفاظت اور آئین کے وقار کو بچانے کیلئے سڑکوں پر اتری ہے۔ اس کے ساتھ یہ یاددہانی کی گئی کہ آئین ہند میں تشدد کی کوئی جگہ نہیں، اختلاف رائے ہوسکتا ہے لیکن جمہوریت (بمعنی آزادیٔ اظہار) کو دباؤ اور جبر سے نہیں کچلا جاسکتا۔ رام جی لال سمن پر مسلسل حملوں کے بہانے سماجوادی پارٹی کے رہنما پی ڈی اے برادری پر ہونے والے مظالم کے خلاف ریاست میں ہر ضلع ہیڈکوارٹر پر مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس کے ذریعہ قصورواروں پر کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق ملک بھر میں دلتوں اور کمزور طبقات پر مظالم میں اضافہ کو غیر اعلانیہ ایمرجنسی کے مرادف ہے۔ اپنے دعویٰ کی دلیل کے طور پر صحافی سنجے شرما کا چینل بند کرنے، نیہا سنگھ راٹھور کی ہراسانی اور اپوزیشن کی آواز دبانے کی مثال دی گئی۔ ریاست میں پھیلی انارکی پھیلی اور عدم تحفظ کے ماحول کا حوالہ دے کر کہا گیا کہ فی الحال کوئی حکومت سے سوال کرتا ہے تو اس کے خلاف مقدمہ درج کردیا جاتا ہے۔ کچھ علاقوں میں وزیر اعلیٰ کا پتلا جلا کر حکومت کیخلاف نعرے بازی کی گئی۔

اتر پردیش میں فی الحال جبر و ظلم کا جو بازار گرم ہے اس نے بی جے پی سے ہمدردی رکھنے والی بہوجن سماج پارٹی کی صدر مایاوتی کو بھی بے چین کردیا۔ بی ایس پی سپریمو نے پچھلے دنوں فتح پور میں کسان خاندان کے تین افراد کے قتل کو امن و امان کی کمزوری قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر کے متاثرہ خاندان کو انصاف فراہم کرے۔ مایاوتی نے ایکس میں لکھا کہ، یوپی میں، ہر روز چھوٹے چھوٹے مسئلے پر لوگوں کا استحصال ہوتا ہے اور انہیں ہراساں کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح پور ضلع میں ایک ہی کسان خاندان کے 3 ٹھاکروں اور ایک دلت کا قتل کردیا گیا۔ اس کے سبب سے وہاں عوام میں کافی خوف و ہراس ہے۔ اس معاملے میں مقتول کسان رہنما چونکہ راجپوت ہے اس لیے اس پر میڈیا میں خوب لکھا گیا مگر دلت کو پوری طرح نظر انداز کردیا گیا کیونکہ یوگی راج میں ٹھاکر کا خون خون ہے اور سانبھا کا پانی! اس لیے کالیا سمیت تین لوگوں کو تڑا تڑ گولیوں سے بھون کر جب گبرّ قہقہہ لگاتا ہے تو سارا گروہ اس کی آواز میں آواز ملاتا ہے۔

شعلے کا ہر کردار بے جوڑ تھا لیکن فی الحال سنگھ پریوار میں نہایت مقبول نام گبرّ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں دلتوں پر مظالم ڈھانے والے جو افراد مدھیہ پردیش اور راجستھان سے گرفتار ہوئے ان دونوں کا نام اتفاق سے گبر ہی تھا۔ خیر فتح پور میں حسین گنج تھانے کے تحت جس 28 سالہ دلت کسان رام بابو کی لاش پیڑ سے لٹکی ملی وہ ٹریکٹر ٹرالی لے کر رات میں گیہوں کی کٹائی کے لیے گئے تھے۔ متوفی کے والد رگھوراج پال اسے خودکشی کی واردات نہیں مانتے بلکہ گاؤں کے ہی راج کرن پر قتل کا الزام لگاتے ہیں۔ ان کے مطابق راج کرن اور اس کی بیوی کے ساتھ ان کے بیٹے کا دو دن قبل تنازع ہوگیا تو اس نے رام بابو کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ یوگی راج میں ٹھاکروں کے خلاف ایک دلت کو تحفظ دینا پولیس کے لیے ناممکن ہے۔ یہ امتیاز اب صرف اتر پردیش کے لیے محدود نہیں ہے بلکہ امسال امبیڈکر جینتی کے دن مدھیہ پردیش کے گوالیار میں سامنے آیا۔

گوالیار کے اندر امبیڈکر جینتی کے جلوس میں شامل ڈی جے کے بہانے اعتراض کرنے والے گبرّ گوجر نے سیدھے گولی چلا کر دلت نوجوان کو ہلاک کر دیا اور جس پولیس افسر نے گبرّ کو گرفتار کیا اسی کا تبادلہ کر دیا گیا۔ اس ناانصافی نے ثابت کر دیا کہ بی جے پی کے راج میں اگر موہن یادو وزیر اعلیٰ ہو تب بھی اسے یوگی ٹھاکر کی مانند دلتوں پر ظلم کرنا پڑتا ہے کیونکہ سنگھ پریوار اپنے لوگوں کا نہ صرف قلب و ذہن بلکہ ڈی این اے بھی بدل دیتا ہے۔ اتر پردیش ں دلتوں پر ہونے والے مظالم کو کس طرح دبایا جاتا ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت تو بے قصور معروف صحافی صدیق کپن ہیں۔ ان کو ملک سے غداری کا بے بنیاد الزام لگا کر ڈھائی سال تک جیل میں رکھا گیا۔ کپن کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ ہاتھرس میں دلت لڑکی پر ٹھاکروں کے حملے یعنی عصمت دری اور قتل کو بے نقاب کرنے کی خاطر جائے واردات پر جا رہے تھے۔ اسی زمانے میں ضلع فتح پور کے اندر بھی دو دلت لڑکیوں کی موت کے بعد پولیس نے دو صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرلیا تھا۔ پولیس کا الزام تھا کہ دونوں ہندو صحافیوں نے متوفی سے متعلق خبروں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے۔ اس طرح یہ بات ثابت ہوگئی کہ دلتوں پر ہونے والے مظالم کی پردہ پوشی کرتے وقت مذہب کا پاس و لحاظ نہیں کرتی۔ اس وقت پرینکا گاندھی نے فیس بک پر یوگی سرکار کی تنقید میں لکھا تھا کہ 'فتح پور میں دو بہنوں کی موت کے بعد متاثرہ خاندان کے حق میں خبر دکھانے والے دو صحافیوں کے خلاف یوپی سرکار نے مقدمہ درج کیا ہے۔ اب تک سرکار سچائی دکھانے کے لئے ایک درجن سے زیادہ صحافیوں پر مقدمہ کر چکی ہے'۔ کانگریس کے سابق ریاستی صدر اجے کمار للو نے اس واقعہ کے بعد یوگی سرکار پر الزام لگایا تھا کہ وہ ملک کو دوہرے نظریہ سے دیکھتے ہیں'۔ انہوں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خبردار کیا تھا کہ 'آپ جمہوریت کا قتل کرنے پر آمادہ ہیں، آپ دستور کی بنیادی ڈھانچہ ختم کرنے پر آمادہ ہیں۔ اتر پردیش اور ملک کبھی آپ کو معاف نہیں کرے گا'۔

دلت سماج کے تحفظ اور فلاح و بہبود کی خاطر مودی سرکار نے رام داس اٹھاولے کو وزیر بنا رکھا ہے۔ انہوں نے ایک سال قبل دلتوں پر مظالم کے حوالے سے ایوانِ پارلیمان میں چونکانے والے اعداد و شمار پیش کیے تھے۔ ان کے مطابق 2018 سے 2020 کے دوران دلتوں کے خلاف جرائم کے ایک لاکھ 38 ہزار 825 واقعات درج کئے گئے۔ ویسے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وطن عزیز میں ایک دلت کے لیے اپنا مقدمہ درج کروانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے کیونکہ جب وہ پولیس تھانے میں جاتا ہے تو اسے ڈانٹ کر بھگا دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں درج ہونے والی شکایات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کل تعداد کتنی ہوگی؟ 2021 میں نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو کی جو رپورٹ شائع ہوئی اس کے مطابق ملک میں دلتوں کے خلاف جرائم میں 3.9 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا۔ 2020 میں دلتوں کے خلاف جرائم کے سب سے زیادہ 12714 واقعات اتر پردیش کے یوگی راج میں درج کیے گئے۔ عدالت میں انتظامیہان مقدمات کو اس قدر کمزور کردیتا ہے کہ سزا کی شرح صرف 7.15 فیصد ہے۔ اس تشویشناک مرض کا علاج فیض احمد فیض کے اس شعر میں پوشیدہ ہے۔

اے ظلم کے ماتو لب کھولو چپ رہنے والو چپ کب تک
کچھ حشر تو ان سے اٹھے گا کچھ دور تو نالے جائیں گے

جموں و کشمیر میں خوف اور نفرت کا ماحول

ہارون ریشی

پہلگام کے بیسرن میں 22 اپریل کو ہولناک قتل عام کے بعد سیکورٹی ایجنسیوں نے وادی میں دہشت گردی کے ایکوسسٹم کو ختم کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر آپریشن شروع کیا ہے۔ اس قتل عام میں 25 سیاح اور ایک مقامی گھوڑابان ہلاک اور 16 دیگر زخمی ہوگئے۔ تقریباً 2000 لوگوں کو، جن کے بارے میں پولیس کا الزام ہے کہ دہشت گرد گروپوں کے ساتھی یا حامی ہیں، خاص طور پر جنوبی کشمیر میں، ایک 'بڑے آپریشن' کے تحت شناخت شدہ مقامی عسکریت پسندوں کے خاندانی مکانات کو مسمار کرنے کے ساتھ ساتھ حراست میں لیا گیا ہے۔ شناخت شدہ مقامی عسکریت پسندوں کے مکانات کو مسمار کرنے کا عمل قتل عام کے دو دن بعد 24 اپریل کی رات کو جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کے بجبہاڑہ کے گورے گاؤں سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے لشکر طیبہ کے عادل احمد ٹھوکر کے خاندانی گھر کو مسمار کیا گیا جو پولیس کے مطابق پہلگام قتل عام میں ملوث تھا۔ ایک اور مشتبہ اور لشکر طیبہ کے کارندے آصف شیخ کے خاندانی گھر کو پڑوسی ضلع پلوامہ کے ترال میں دھماکے سے اڑا دیا گیا۔

یہ مضمون لکھنے تک جنوبی کشمیر کے اننت ناگ، پلوامہ، شوپیاں اور کولگام اضلاع میں ایسے دس مکانات دھماکوں سے اڑا ئے جاچکے تھے۔ پی او کے کی سرحد سے متصل کپواڑہ کے کالرس میں فاروق تیوڑہ کے خاندان کے گھر کو بھی مسمار کردیا گیا۔ وہ 1990 کی دہائی کے اوائل میں بھاگ کر پاکستان چلا گیا اور کبھی واپس نہیں آیا۔ تیوڑہ کے خاندان کا دعویٰ ہے کہ اسے غلط طریقے سے نشانہ بنایا گیا حالانکہ اب اس کا فاروق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے ایک رشتہ دار نے بتایا، "فاروق کو گھر چھوڑے ہوئے 35 سال ہوچکے ہیں۔ ہمارے لیے وہ مر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ جس گھر کو دھماکے سے اڑا دیا گیا تھا وہ اب ان کا نہیں رہا۔" نقصان صرف انہی گھروں تک محدود نہیں جو گرائے گئے، کئی واقعات میں، دھماکے سے پڑوسی گھروں کو بھی نقصان پہنچا۔ پلوامہ کے مران گاؤں کے ایک رہائشی نے کہا، "دھماکے میں ہمارے گھر کو بھی نقصان پہنچا۔ دراڑیں نمودار ہوئیں اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔" 26 اپریل کی رات دیر گئے اس گاؤں میں سرگرم دہشت گرد احسن الحق شیخ کا گھر تباہ کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق شیخ 2018 میں پاکستان گیا تھا اور حال ہی میں وادی میں گھس آیا تھا۔ گاؤں کے ایک اور رہائشی کا کہنا تھا کہ "سیاحوں پر حملے کے مجرموں کو کسی بھی قیمت پر پکڑ کر انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے لیکن جس گھر میں خواتین اور بچوں سمیت پورا خاندان رہتا ہے، اسے اس طرح کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے؟ اگر خاندان کے کسی فرد نے تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے تو اسے قانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے لیکن اس کے خاندان کو سزا دینا مناسب نہیں۔"

کئی سرکردہ رہنماؤں نے دہشت گردوں کے خاندانی گھروں کی تباہی پر تشویش کا اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے "کسی بھی غلط اقدام کے خلاف خبردار کیا ہے جو لوگوں کو الگ کر دے"۔ انہوں نے کہا کہ مجرموں کو سزا دیں، ان پر رحم نہ کریں لیکن بے گناہوں کا نقصان نہیں ہونا چاہئے۔ سابق وزیر اعلیٰ اور پی ڈی پی (پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی) کی رہنما محبوبہ مفتی نے دہشت گردوں اور عام شہریوں کے درمیان 'احتیاط' سے فرق' کرنے پر زور دیا۔ ایکس پر ان کی پوسٹ میں لکھا گیا، "حکومت ہند کو احتیاط سے کام لینا چاہیے اور دہشت گردوں اور عام شہریوں میں فرق کرنا چاہیے...... یہ سب کہیں معصوم لوگوں کو، خاص طور پر دہشت گردی کی مخالفت کرنے والوں کو یک و تنہا نہ کردے۔ دہشت گردوں کے ساتھ ہزاروں لوگوں کے گرفتار ہونے اور عام کشمیریوں کے مکانات مسمار کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ حکومت سے اپیل ہے کہ وہ افسران کو ہدایات دیں کہ وہ خیال رکھیں کہ بے قصور لوگوں کو خمیازہ نہ اٹھانا پڑے، کیونکہ علیحدگی دہشت گردوں کے تقسیم اور خوف کے مقاصد کو ہی پورا کرتی ہے۔"

علیحدگی پسند رہنما اور مسلم عالم میر واعظ عمر فاروق نے بھی حکومت پر زور دیا ہے کہ "بے گناہ کشمیری خاندانوں کو سزا نہ دی جائے"۔ میر واعظ نے ایکس پر لکھا، "کشمیری اجتماعی طور پر پہلگام میں گھناؤنے جرم کی مذمت کر رہے ہیں، اس کے قصورواروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ضروری ہے لیکن سوشل میڈیا پر اندھا دھند گرفتاریوں اور مکانات اور محلوں کو مسمار کرنے کی ویڈیوز پریشان کن ہیں۔ میں حکام سے اپیل کرتا ہوں کہ معصوم کشمیری خاندانوں سزا نہ دی جائے۔" لوگ انہدامی کارروائی کی قانونی حیثیت پر بھی سوال اٹھا رہے ہیں۔ معروف قانون دان سید ریاض خاور کا کہنا تھا کہ "قانون کے تحت ریاست کسی ملزم یا مجرم کے گھر کو گرا نہیں سکتی"۔ سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالت عظمیٰ نے بلڈوزر جسٹس پر پابندی لگا دی ہے۔ خاور نے فیس بک پر لکھا، "ریاست کسی ملزم کی جائیداد غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کے تحت ضبط کرسکتی ہے، اگر یہ اس کے نام پر ہے لیکن قانونی کارروائی کے بعد۔ پریاگ راج میں انہدامی کارروائی پر سپریم کورٹ نے متنبہ کیا تھا کہ متاثرہ کو معاوضہ اس طرح کا ایکٹ کے ذمہ دار افسر کی تنخواہ سے وصول کیا جانا چاہیے اور ریاست کو بھی کہا کہ اس طرح کے ایکٹ میں متاثرہ کو مزید معاوضہ ادا کرنا چاہیے۔ لہذا اس طرح کی انہدامی کارروائی سپریم کورٹ کی توہین ہے۔" خاور نے کہا، "پہلگام میں جو کچھ ہوا وہ واقعی دل دہلا دینے والا اور انتہائی تکلیف دہ ہے۔ کشمیریوں نے ان بے گناہ لوگوں کی موت پر غم کا اظہار کیا ہے۔ وہ سڑکوں پر نکل آئے اور اس وحشیانہ فعل کے ذمہ دار دہشت گردوں کے خلاف احتجاج کیا۔ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے، لیکن کشمیریوں کو انصاف بھی ملنا چاہیے۔ کشمیریوں کو اجتماعی طور پر سزا نہیں دی جانی چاہئے۔ مرکزی حکومت کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ وادی کے کسی بھی شہری کو ملک میں کہیں بھی نقصان نہ پہنچے لیکن بدقسمتی سے حکومت کشمیر سے باہر ہمارے طلباء اور تاجروں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔"

ملک کے مختلف حصوں، خاص طور پر اتراکھنڈ، اتر پردیش، پنجاب اور مہاراشٹر سے آنے والی خبریں اور ویڈیوز سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح کشمیری طلباء، تاجروں اور پیشہ ور افراد کو ہراساں اور ڈرایا جا رہا ہے۔ اس پر جسمانی حملہ بھی کیا جا رہا ہے۔ سری نگر میں مقیم جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس یونین کے قومی کنوینر ناصر کھویہامی نے بتایا، "اس صورتحال کو دائیں بازو کے گروپوں اور کچھ قومی نیوز چینلز نے ہوا دی، جو پہلگام سانحہ کے بعد سے کشمیریوں اور بالعموم مسلمانوں کے خلاف مسلسل نفرت پھیلا رہے ہیں۔ کشمیری طلباء پر حملہ کیا گیا، جس سے خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہوا۔ حملے کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر پانچ سو سے زیادہ طلباء گھر واپس لوٹ گئے۔"

مسوری، اتراکھنڈ میں کشمیری شال بیچنے والوں پر حملوں نے کشمیری تاجروں میں خوف پیدا کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق 16 دیگر کشمیری تاجروں کو ڈرایا دھمکایا گیا اور ان کے کرائے کے مکانوں سے زبردستی بے دخل کردیا گیا۔ شال بیچنے والوں پر حملے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد وادی میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ پیپلز کانفرنس کے رہنما اور ایم ایل اے سجاد لون نے ایکس پر لکھا، "معاملہ حد سے پار جا رہا ہے۔ کشمیریوں پر حملوں کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ان ریاستوں کی پولیس کیا کر رہی ہے۔ بزدل غنڈے کشمیری شال بیچنے والوں کو تھپڑ مارتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ واقعہ مسوری میں ہوا ہے۔ امت شاہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم مداخلت کریں۔" کھویہامی کی قیادت میں طلباء کے ایک وفد نے سری نگر کے دورے کے دوران لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سے ملاقات کی۔ کھویہامی نے کہا، "ہم نے راہل گاندھی کو ملک کے مختلف حصوں میں کشمیری طلباء کو ہراساں کرنے، ڈرانے دھمکانے اور دھمکی آمیز فون کالز کے بڑھتے ہوئے واقعات کے بارے میں بتایا، انہوں نے ہماری بات توجہ سے سنی اور ہمیں یقین دلایا کہ وہ یہ سب وزیر اعظم اور مرکزی وزیر داخلہ کے نوٹس میں لائیں گے۔"

بے چینی کی ایک اور وجہ ایسی 60 خواتین کی حالیہ ملک بدری ہے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق پاکستان مقبوضہ کشمیر سے ہے اور ان کی شادی کشمیری مردوں سے ہوئی تھی۔ یہ لوگ 1990 کی دہائی کے اوائل میں ہتھیاروں کی تربیت کے لیے پاکستان یا مظفرآباد گئے اور وہیں آباد ہوگئے۔ اہلکاروں نے ان خواتین کو سری نگر، بارہمولہ، کپواڑہ، بڈگام اور شوپیاں اضلاع سے اٹھایا اور پاکستانی حکام کے حوالے کرنے کے ارادے سے انہیں بسوں میں پنجاب لے گئے۔ پی او کے کی خواتین کے علاوہ حکام نے 11 پاکستانی شہریوں کو بھی ڈی پورٹ کیا جو تقریباً 45 سال قبل درست ویزوں پر ہندوستان آئے تھے لیکن وہ مینڈھر اور پونچھ میں غیر قانونی طور پر آباد تھے۔

ممتاز سماجی کارکن رضا مظفر بھٹ نے کہا، "میرا خیال ہے کہ ان خواتین کے ساتھ ایک سنگین ناانصافی کی گئی ہے، جواب کشمیر کے سماجی تانے بانے کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں۔ وہ یہاں شادی کے ذریعے جڑی ہوئی ہیں اور ان کے بچے یہیں پروان چڑھے ہیں۔ وہ کئی دہائیوں سے اپنے شوہروں اور بچوں کے ساتھ سکون سے رہ رہی ہیں۔ انہیں ملک بدر نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔" انہوں نے کہا، "ان میں سے زیادہ تر خواتین کا تعلق پی او کے سے تھا، جو ہمارے آئین کے مطابق ہندوستانی علاقہ ہے۔ ہماری پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ پی او کے ہندوستان کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ، جموں و کشمیر اسمبلی نے پاکستان مقبوضہ کشمیر کے لیے نشستیں مختص کی ہیں۔ زیادہ تر خواتین 2010 کی بحالی کی پالیسی کے تحت کشمیر میں داخل ہوئی تھیں۔ اس لیے انہیں پاکستانی شہری قرار نہیں دیا جاسکتا اور انہیں ملک بدر نہیں کیا جانا چاہئے۔" سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ پہلگام قتل عام کے بعد نافذ کیے گئے 'جامع انتظامات' مقامی آبادی کو الگ کر سکتے ہیں، جس سے جموں و کشمیر کے لوگوں کو قومی دھارے میں شامل کرنے کی کوششوں کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پروفیسر، ممتاز سیاسی مبصر اور مصنف نور احمد بابا، جنہوں نے کشمیر یونیورسٹی میں شعبہ سیاسیات کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دیں، نے بتایا، "بھارتی حکومت کے لیے اصل چیلنج جموں و کشمیر کے لوگوں کو جذباتی طور پر قومی دھارے میں شامل کرنا ہے، یہ انضمام ہر سطح پر ہونا چاہیے۔ جموں و کشمیر کے لوگوں نے (خاص طور پر وادی میں) پہلگام میں اس دہشت گردانہ حملے کے متاثرین کے خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ حکومت ہند کو عوامی جذبات کے پیش نظر کسی بھی ایسی کارروائی سے گریز کرنا چاہئے جس سے اس عمل میں لوگوں کے الگ تھلگ ہوجانے کا خطرہ ہو۔"

☆☆☆

کشمیری مسلمانوں کی انسانیت نوازی

رام چندر گوھا

پہلگام دہشت گردانہ واقعہ نے سارے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہر کوئی 26 ہندوستانیوں کے مارے جانے پر غم میں مبتلا ہے اور دہشت گردوں کے خلاف سخت کاروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ حکومت ہند نے اس دہشت گردی کے لیے پڑوسی ملک پاکستان کو ذمہ دار قرار دیا اور اس کے خلاف کئی اقدامات کیے ہیں دوسری جانب میڈیا کا ایک گوشہ ایسا بھی ہے جو اس واقعے کو فرقہ وارانہ رنگ دینے میں مصروف ہے لیکن انسانی بنیادوں پر دیکھا جائے تو پہلگام میں جو کچھ ہوا وہ انسانیت کے خلاف ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ پہلگام دہشت گردنہ حملے نے جہاں دہشت گردی کا خطرناک چہرہ بے نقاب کیا ہے وہیں ایسے عناصر کو بھی بے نقاب کر کے رکھ دیا ہے جو اس واقعے کا سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے تھے فرقہ پرستوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ وہ دہشت گردی کے اس واقعے کو لے کر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کرلیں گے لیکن کشمیری گائیڈز ڈرائیورز اور مختلف خدمات کے ذریعے سیاحوں کا دل جیتنے والے دیگر کشمیریوں نے انسانیت کی جو مثالیں قائم کی ہیں اس کی ستائش کی جانی چاہیے لیکن افسوس کہ ہمارے میڈیا کا ایک گوشہ کشمیریوں کی انسانیت پر تعصب وہ جانبداری کے دبیز اور تعفن زدہ پردے ڈالنے کی نہ کام کوششوں میں مصروف ہے پہلگام میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے رشتہ داروں کے جو بیانات منظر عام پر آرہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں جہاں فرقہ پرست ماحول کو بگاڑنے کی کوشش کررہے ہیں وہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کے عزائم کو ناکام بنا رہے ہیں ایسی ہی ایک کہانی کیرلا کے رہنے والے این رام چندرن کی ہے وہ اپنے ارکان خاندان کے ہمراہ کشمیر گئے تھے اور پہلگام میں دہشت گردوں نے انہیں گولی ماردی لیکن ان کی بیٹی ارتی سرت کے بارے میں انگریزی کے اخبار دی ہندو میں ایک کہانی یا رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں اپنے والد کے قتل پر غم میں مبتلا ارتی سرت نے کسی قسم کی برہمی ظاہر کرنے کی بجائے تمام ہندوستانیوں کو محبت کا پیام دیا ہے ہندو سے بات کرتے ہوئے ارتی کا کہنا تھا کہ مسافر اور مقامی ڈرائیور سمیر نے ان کی جو مدد کی ہے اسے وہ زندگی بھر فراموش نہیں کر پائیں گی۔

ارتی نے مزید بتایا کہ جس وقت دہشت گردی کا یہ واقعہ پیش ایا ان کے ساتھ مسافر اور سمیر نے جس طرح کا سلوک کیا وہ وہ غیر معمولی تھا انہوں نے بے شک کشمیر میں اپنے والد کو کھویا لیکن دو بھائیوں کو پایا ہے اور یہ دو بھائی مسافر اور سمیر ہیں، ارتی کے مطابق مسافر اور سمیر ان کے ساتھ سائے کی طرح رہے اور جس وقت وہ درمیانی شب تین بجے مردہ خانے کے باہر ٹھہری ہوئی تھی اس وقت بھی مسافر، ضمیر ان کے ساتھ بھائیوں کی طرح ٹھہرے رہے ایسا لگ رہا تھا کہ دہشت گردوں نے اُن یعنی ارتی کے والد کو گولی نہیں ماری بلکہ مسافر اور سمیر کے والد کو گولی ماری۔ آرتی نے بتایا کہ دونوں نے میرے ساتھ اپنی چھوٹی بہن کی طرح سلوک کیا اب کشمیر نے مجھے ایک نہیں بلکہ دو بھائی دیے ہیں۔ دوسرے اخبارات میں شائع رپورٹس اور ٹی وی چینلز میں دکھائے گئے مناظر سے یہ توثیق ہوتی ہے کہ مسافر اور سمیر نے حقیقت میں کشمیر کے نمائندوں کی طرح اس کے سفیر کی طرح کام کیا۔ جس وقت دہشت گردوں نے سیاحوں کو قتل کیا اور جس جرم اور گناہ کا ارتکاب کیا اس وقت کشمیری گائیڈز اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر سیاحوں کی زندگیاں بچائی ان میں سے کم از کم ایک گائیڈ جو مسلمان تھا لوگوں کی زندگیاں بچاتے ہوئے اپنی جان قربان کردی۔ دہشت گردوں نے اسے گولی ماردی کیونکہ وہ سیاحوں کو بچانے کے لیے دہشت گردوں سے ان کی بندوق چھیننے کی کوشش کررہا تھا دہشت گردوں نے اسے بڑی بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا اور وہ شہید ہوگیا صرف انسانیت کا یہ ایک ہی واقعہ نہیں ہے بلکہ کشمیریوں نے خوف و دہشت میں مبتلا سیاحوں کے لیے اپنی مساجد کے دروازے کھول دیے ان کے سونے کا رہنے کا انتظام کیا کشمیریوں کی انسانیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ڈرائیوروں نے سیاحوں سے پیسے بھی نہیں لیے بلکہ انہیں انسانیت کے ناطے بالکل مفت میں سری نگر ایئرپورٹ تک پہنچایا اس طرح کے عمل کے ذریعے کشمیریوں نے یہ بتا دیا کہ ان کے لیے انسانیت ہی اول ہے۔ دہشت گردانہ حملے کے دوسرے دن سارے کشمیر میں ہڑتال کی گئی دکانات ہوٹلیں اسکولز کالجز بند رہے اس طرح کشمیریوں نے دہشت گردوں کے خلاف اپنی برہمی اور مقتول سیاحوں کے لیے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا کشمیریوں کا کہنا تھا کہ دہشت گردوں نے 26 انسانوں کو قتل نہیں کیا بلکہ انسانیت کا قتل کیا سب سے اچھی بات یہ رہی کہ تمام سیاسی جماعتوں نے چاہے وہ حکمران جماعت ہو یا پھر اپوزیشن دہشت گردوں کے خلاف ان کی مذمت کرتے ہوئے ریالیاں نکالیں اور اپنے غم و غصے کا اظہار کیا ان جماعتوں کے قائدین نے سرحد پار دہشت گردوں کے آقاؤں کی بھی مذمت کی۔ ہندوؤں کو نشانہ بنا کر دہشت گرد دہشت گردوں کو امید تھی کہ وہ ہندوستان بھر میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی لہر پیدا کردیں گے اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف لا کھڑا کریں گے لیکن کشمیر سے جو کہانیاں منظر عام پر آئی ان کا کہانیوں نے ان دہشت گردوں کے عزائم کو بلکلیہ طور پر ناکام بنا دیا۔

مدھیہ پردیش میں کانگرس کے ایک رکن اسمبلی جو مسلمان ہیں انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی گئی گجرات میں جہاں بی جے پی کا اقتدار ہے پولیس نے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کرلیا اور یہ دعوی کیا کہ یہ لوگ ہندوستانی نہیں بلکہ درانداز ہیں جبکہ حقیقت میں ان کے پاس اپنے ہندوستانی ہونے کے دستاویزات موجود ہیں ان لوگوں نے حکومت اور انتظامیہ کے دعووں کو جھوٹ قرار دیا اور کہا کہ وہ ہندوستانی ہیں اسی طرح اتر پردیش اترکھنڈ اور پنجاب میں کشمیری طلباء کو دائیں بازو کے غنڈوں نے نہ صرف پریشان کیا بلکہ انہیں اپنے ہاسٹلز چھوڑنے پر بھی مجبور کیا اس طرح ان کشمیری طلباء کو تعلیم سے محروم رکھنے کی جان بوجھ کر کوشش کی گئی چنانچہ کشمیر طلبہ نے اپنا تعلیمی سلسلہ ترک کرتے ہوئے اپنی ریاست واپسی میں ہی عافیت جانی حد تو یہ ہے کہ مسوری میں کشمیری شال فروخت کرنے والے کشمیریوں کو دائیں بازو کے غنڈوں کی دھمکیوں کے نتیجے میں اپنی تجارتی سرگرمیاں ترک کرتے ہوئے وادی واپس ہونا پڑا۔ حکومت نے کشمیر کے کئی مقامات پر کئی مکانات کو نشانہ بنایا اور ان پر بلڈوزر چلا دیا حالانکہ ان کشمیریوں نے واضح طور پر کہا کہ دہشت گردی واقعے سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں وہ تو اس طرح کے انسانیت سوز واقعات کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور سابق وزیر اعظم یعنی ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہ لال نہرو میں کس طرح زمین و آسمان کا فرق ہے جس وقت ملک کی تقسیم عمل میں آئی تھی اس وقت 15 اکتوبر 1947 کو پنڈت جواہ نے ریاستوں کے چیف منسٹرز کو مکتوب لکھا تھا کہ ہمارے ملک میں مسلم اقلیت موجود ہے اور کافی تعداد میں ہیں وہ چاہتے تو کسی بھی ملک میں منتقل ہوسکتے تھے لیکن انہوں نے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کیا انہوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنایا پاکستان چاہے جتنی اشتعال انگیزی کرے لیکن ہمیں اپنی اقلیت کے ساتھ مہذب انداز میں سلوک کرنا ہوگا پاکستان میں ہندوؤں پر ظلم کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم کیا جائے بلکہ ہمیں مسلمانوں کے تحفظ کو یقینی بنانا چاہیے کیونکہ اقلیتوں کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ ☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

رف رفتن

راشد احمد جاوید

یہ وہ دن تھا جب اس نے کچھ میٹر مزید کپڑا بننے کے بعد باقی دھاگہ سمیٹا اور کپڑے کو کھڈی کی گرفت سے آزاد کیا۔ وہ اس کپڑے پر جو اب ایک نہایت ہی خوبصورت چادر کی شکل اختیار کر چکا تھا بار بار ہاتھ پھیر کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔ بادامی رنگ کے سلک کی یہ چادر اس نے کئی راتوں کی محنت کے بعد تیار کی تھی اور اس کے چاروں کونوں پر ہلکے نیلے رنگ کے پھول بھی کاڑھے تھے۔ اس نرم و نفیس سلک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ مسلسل محنت سے نیلا پڑ چکا تھا۔ چادر طے کرتے ہوئے اس نے دیوار میں لگے شیشے میں جھانکا۔ نیلے ہاتھ سے سر کے بال، جو اس کی موٹی دلکش آنکھوں پر آئے تھے پیچھے ہٹائے۔ اسے اپنا چہرہ، رخسار، جلد سب کے سب سلک کی طرح ملائم نرم اور نیلاہٹ لئے ہوئے لگے۔ قدموں کی آہٹ سن کر اس نے چادر ایک ایسے صندوق میں چھپا دی جس کو شاید ہی کبھی سال دو سال میں ایک بار کھولا جاتا تھا۔

اونچے، بلند پہاڑوں اور درختوں سے گھری یہ بستی آٹھ گھروں پر مشتمل تھی اور ہر گھر ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھا۔ پہاڑ کی تراش خراش اور کہیں تنگ اور کہیں کھردرے راستوں کے باعث جہاں کسی کو جگہ مناسب لگی اس نے گھر بنا لیا، کوئی اونچا کوئی نیچا۔ اس بستی میں ابھی تک بجلی نہیں تھی اور رات کو جب ان میں روشنی کا انتظام کیا جاتا تو یہ روشنی دور سے ایک مخنی سی روشن لکیر نظر آتی۔ گھروں کے دروازوں کا رخ اس ندی کی جانب تھا جو ان گھروں سے تقریباً بیس فٹ نیچے بہہ رہی تھی۔ یہ کسی دریا کا حصہ تھی اور چند ایک قدرتی چشمے بھی اس میں گرتے تھے اس لئے وہاں ہر وقت پانی موجود رہتا تھا جو سورج کی روشنی میں ایک پنے کی صورت چمکتا نظر آتا، البتہ رات کی تاریکی اور خاموشی میں پانی کے بہنے کی آواز میں دلفریب موسیقیت تھی۔ آٹھ گھروں کی اس بستی میں ہتھ کھڈیاں تھیں۔ یہاں کے مرد چالیس کوس کا فاصلہ طے کر کے بُنائی کے لئے خام مال خرید کر لاتے اور ان کی عورتیں دھاگہ بنتیں اور حیران کن خوبصورت ڈیزائین کی چادریں، مفلر ٹوپیاں، واسکٹ حتیٰ کہ بستر میں پاؤں گرم رکھنے والے موزے بھی تیار کر لیتیں۔ یہی یہاں کی معیشت تھی۔ اگرچہ تمام مال شہروں میں پہنچ کر سستے داموں بکتا تھا تاہم اتنے دام مل جاتے تھے کہ ضروریات زندگی اور خام مال خرید لیا جائے۔ اس دور افتادہ بستی کے مکینوں کی ضروریات ہی کیا تھیں۔ کھانا پینا ان کا بے حد سادہ، سارا سال وہ مکئی، باجرے پر گذارہ کرتے۔ دودھ کے لئے ہر گھر میں دو چار بکریاں یا ایک گائے تھی۔ عورتیں اور مرد دونوں ہی جفاکش تھے۔ لوگوں کے لئے اعلیٰ لباس تیار کرنے والے خود موٹے جھوٹے پیوند لگے لباس میں عمر گزار دیتے تھے اور سردیوں میں بھی اکثر ننگے پاؤں ہی نظر آتے تھے، خاص طور پر عورتیں کہ ان کا تو کہیں آنا جانا ہی بہت کم تھا۔

گھروں کے سامنے والے رخ پر ندی اور گھروں کے درمیان، اونچے درختوں پر پہاڑی کووں کے لاتعداد گھونسلے تھے اور صبح کے وقت ان کا شور سن کر بستی کا ہر فرد بیدار ہونے پر مجبور تھا۔ ان کووں کی کائیں کائیں کے مختلف انداز بستی والوں کے لئے بڑے معنی لئے ہوتے۔ لڑکے بالے اور چھوٹی بچیاں سارا دن بکریوں کے ریوڑ چراتے، لڑکے البتہ کبھی کبھار شہر سے آئی ڈور سے گھر میں بنائی پتنگیں بھی اڑا لیتے۔ بکریاں چراتی بچی میں جونہی جوانی میں قدم رکھنے کی نشانیاں ابھرتیں اسے گھر کی کھڈی پر بٹھا دیا جاتا اور پھر باہر کی دنیا سے گویا ان کا رشتہ ختم ہو جاتا۔ ہاں چوری چھپے وہ گھر کے باہر کھیل لیتیں لیکن اس کا بھی ایک آدھ بار سے زیادہ امکان نہ ہوتا اور وہ جاتی بھی کہاں، ندی کی طرف جانے کی ممانعت تھی اور گھروں کی پچھلی طرف پہاڑوں کی ایک مسلسل دیوار تھی جسے دیکھ کر لڑکیوں کو قید کا سا احساس ہوتا تھا۔

دن تقریباً ختم ہونے والا تھا جب خوش بخت نے آج کا بنائی کا کام مکمل کیا اور کمر سیدھی کرنے کو ذرا لیٹی ہی تھی کہ بوڑھی دادی نے اسے آواز دی اور آج کے کام کا حساب لیا۔ وہ روزانہ اس سے معلوم کرتی کہ اس نے کتنے گولے دھاگے کے استعمال کئے ہیں اور ان سے کیا کیا تیار کیا ہے۔ دادی کا حساب بہت پکا تھا اور سب اس کے دماغ میں بہی کھاتے کی طرح درج ہوتا تھا۔ وہ جوانی میں ان گنت لباس بن چکی تھی اور بستی میں ایک بڑے فنکار کی حیثیت رکھتی تھی۔ اسے حساب کتاب میں کبھی غلطی نہیں لگی تھی لیکن وہ اس لڑکی خوش بخت کا حساب کبھی نہیں سمجھ پائی۔ وہ اسے ہمیشہ اس بات پر ڈانٹتی کہ وہ دھاگہ ضائع کرتی ہے اور اسے دیئے گئے دھاگے سے جتنی چیزیں تیار ہونی چاہئیں اتنی نہیں کر پاتی۔ دادی کی یہ تفتیش اور سرزنش اس وقت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی تھی جب سے لڑکی نے ایک بہت ہی نفیس مردانہ مفلر مکمل کرنے کے بعد گم کر دیا تھا۔

جس کمرے میں ہاتھ سے چلنے والی کھڈی تھی اس کی پچھلی دیوار کے پیچھے پہاڑ کا طویل سلسلہ تھا۔ اس دیوار کا ایک پتھر کھسکا کر لڑکی نے سوراخ نما کھڑکی بنا رکھی تھی۔ جب وہ بنائی کے کام سے اکتا جاتی تو اس پتھر کو سرکا کر باہر کا نظارہ کرتی۔ باہر سرے سے کوئی نظارہ ہی نہیں تھا۔ سیدھے کھڑے پہاڑ، سورج کی روشنی میں نہائے ہوئے، بے آب و گیاہ، نہ چرند نہ پرند، نہ کوئی رستہ نہ کوئی بندہ بشر۔ پھر بھی کمرے کے ماحول سے یکسر باہر نکلنے کے لئے اس کھڑکی سے باہر جھانکنا گویا قید سے چند لمحوں کی آزادی کا احساس تھا۔ اسی طرح کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اسے اس دن دور ایک جوان لڑکا نظر آیا۔ وہ بہت مشکل سے ان سنگلاخ پہاڑوں کے ابھرتے پتھروں کو پکڑ پکڑ کر اوپر کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا رخ بلاشبہ اسی کھڑکی کی جانب تھا۔ پہلے وہ خوف زدہ ہوئی، پھر حیرت زدہ۔۔۔ یہاں کسی انسان کی آمد کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ یہاں سرے سے کوئی راستہ ہی نہیں تھا، حتیٰ کہ یہاں تو کبھی بکریاں چرانے والے بھی نہیں آ پائے تھے۔ وہ اس کا تصور تھا یا کوئی ہیولا۔ آہستہ آہستہ وہ قریب آتا گیا تو اس کے خدوخال واضح ہونے لگے۔ لمبا قد، متناسب جسم لیکن جو چیز سب سے نمایاں تھی وہ اس کی پاؤ پاؤ بھر موٹی آنکھیں تھیں۔ اور قریب آنے پر اس کے نیم گھنگریالے بال اور ہونٹوں پر بہت ہی ہلکی سنہری روئیں بھی نظر آ رہی تھیں۔ وہ بڑی مشقت کے بعد سوراخ کے قریب پہنچا۔ اس نے اپنی سانس ہموار کی۔ لڑکی اسے اتنا قریب دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ کون ہے یہ، لباس سے تو اسی علاقے کا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ یہاں پہنچا کیسے۔ اجنبی تو اپنی سانس ہموار کر چکا تھا لیکن لڑکی کی سانسوں کا زیر و بم تو گویا پوری دیوار کو ہلائے دے رہا تھا۔ وہ اسے دیکھنے میں بری طرح مگن تھی۔ اتفاق سے وہ خوبصورت مفلر اس وقت لڑکی کے گلے میں تھا۔ لڑکے نے ہاتھ بڑھایا تو لڑکی نے پیچھے ہٹنے کی بجائے مفلر سوراخ سے نیچے لٹکا دیا۔ لڑکے نے اتنا خوبصورت مفلر اپنے ہاتھوں سے چھوا تو اسے لڑکی کا لمس بھی محسوس ہوا۔ اس نے مفلر کو ذرا سا جھٹکا دیا تو مفلر لڑکی کے شانے سے نکل گیا اور دور نیچے کی طرف اڑتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اسے فوراً دادی کی غصے بھری آنکھوں کا خیال آیا اور جونہی مفلر اس کی نظروں سے غائب ہوا تو اس نے غصے سے لڑکے کی جانب دیکھا۔ لیکن وہاں تو اب کوئی نہیں تھا۔ ایسے جیسے کبھی کوئی تھا ہی نہیں۔ شام گہری ہونے کو تھی۔ وہ دیر تک کھڑکی کے پار دیکھتی رہی۔ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔ لڑکے کو پہاڑ سے اوپر آنے میں کوئی پندرہ منٹ تو لگے ہوں گے لیکن غائب ہونے میں صرف پلک جھپکنے کا وقت۔

اس نے کھڈی کی پچھلی ٹیک پر پیر رکھا اور سوراخ کے تقریباً وسط میں ہو کر دیکھا کہ وہ نوجوان کہیں گر تو نہیں گیا کہ اتنے میں دادی کے قدموں کی آواز آئی۔ اس نے فوراً واپس کمرے میں چھلانگ لگائی اور سوراخ کو پتھر سرکا کر بند کر دیا۔ دادی جانتی تھی کہ لڑکی نے پتھر ہٹا کر کھڑکی سی بنا رکھی ہے۔ اس نے اس پر غصے کا اظہار بھی کیا تھا لیکن وہ یہ بھی سمجھتی تھی کہ اس سوراخ سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔۔۔ رات جب دادی نے حساب کتاب کیا تو تیار ہونے والے کل تین مفلر تھے جبکہ چوتھے کا نہ دھاگہ تھا اور نہ ہی مفلر۔ لڑکی کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ نہ جانے کیوں اس نے اس واقعے کو پوشیدہ رکھنے کا سوچا اور بیان دیا کہ چوتھا مفلر ہاتھ میں لئے وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی تو ایک دم تیز ہوا کے جھونکے سے وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا اور کہیں پہاڑوں میں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ دادی نے سخت ترین الفاظ میں ڈانٹ پلائی اور یہ بھی کہا کہ یہ کھڑکی کسی دن تمہیں برباد کر دے گی۔ تھکاوٹ کے باوجود وہ رات کو اپنے کمرے سے نکل کر کھڈی والے کمرے میں آتی رہی۔ اس نے ایک دو بار پتھر سرکا کر دیکھا بھی لیکن اتھاہ درجے کی تاریکی میں کیا نظر آتا۔ باقی ماندہ رات، شام کو پیش آنے والا واقعہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آتا رہا۔

اگلے روز کھڈی والے کمرے کے باہر نظر آنے والے درختوں میں غالباً کسی جانب سے آئی کوئی پتنگ پھنسی تھی اور کووں کی جان پر بن آئی تھی۔ کچھ تو بے صبری سے اڑان بھرتے دور چلے جاتے اور پھر پلٹ کر آتے اور پتنگ پر حملہ آور ہوتے لیکن ہوا کے زور سے پتنگ کے پھڑ پھڑانے کا شور ہوتا تو پھر اڑ جاتے۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان کی پرسکون زندگی میں یہ بلا کہاں سے چلی آئی۔ ایک کوا زور زور سے کائیں کائیں کرتا تو نہ جانے کہاں کہاں سے بیسیوں کوے اور آ جاتے اور سب مل کر اجتماعی شور و غوغا کرتے۔ شور سن کر دادی بھی آ گئی۔ اس نے جو کووں کی آوازیں سنی تو سب کو خبردار کیا کہ یہ کوئی اچھا شگون نہیں۔ اس کے تجربے کے مطابق جو آوازیں کوے نکال رہے تھے وہ محض پتنگ کی وجہ سے نہیں تھیں بلکہ یا تو کسی مہمان کی آمد کی خبر تھی یا گھر کے کسی فرد کے سفر پر جانے کی۔ دادی کے دیکھتے ہی دیکھتے آخر ایک جری کوے نے پتنگ کا کاغذ پھاڑ دیا اور باقی کووں نے نہایت خوشی کے عالم میں وہ داد و تحسین بلند کی کہ اہل خانہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر کمروں کے اندر دبک گئے۔

لڑکی کام کے کمرے میں آئی اور غیر ارادی طور پر اس نے کھڑکی کا پتھر سرکا کر باہر جھانکا۔ باہر دھوپ اور ویرانی تھی البتہ کووں کی آوازیں کہیں دور سے سنائی دے رہی تھی۔ اس نے کھڑکی بند کر دی اور کام پر بیٹھ گئی۔ آج اس کے کام کی رفتار بہت سست تھی۔ ہاتھ کھڈی پر بے دلی سے چل رہے تھے اور دھاگہ اس کے خیالوں کی طرح بار بار الجھ رہا تھا۔ مزید برآں اس نے کام کے دوران کوئی بیسیوں بار پتھر سرکا کر نظریں پھاڑ پھاڑ کر باہر دیکھا لیکن وہاں کچھ ہوتا تو نظر آتا۔ تنگ آ کر اس نے کام میں دھیان لگایا کہ مطلوبہ مقدار میں دھاگے سے کچھ بن پائے اور دادی کی نرم گرم سے بچ جائے۔ دادی اسے بہت اچھا کاریگر بلکہ فنکار سمجھتی تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے دھاگے کی دشمن بھی قرار دیتی تھی۔ دادی کو کیا علم کہ روز کچھ نہ کچھ خام مال اس خفیہ چادر کی نظر ہو جاتا تھا جسے وہ بہت محنت اور پیار سے بنا رہی تھی۔ دادی کا خیال آتے ہی اس کے ہاتھوں میں روزانہ کی تیزی لوٹ آئی۔ اس نے شام سے پہلے ہی آج کا کام ختم کیا اور ایک بار پھر چاہا کہ کھڑکی سے پتھر سرکا کر دیکھے کہ اچانک کھڑکی کے باہر پتھر پر کسی جنبش کا احساس ہوا۔ اس کا رنگ فق ہو گیا اور سردی کے موسم میں وہ پسینے میں شرابور ہو گئی۔ جلدی جلدی مکمل کیا کام دادی کو تھمانے کے بعد وہ واپس پتھر کے قریب آئی اور دھڑکتے دل سے اسے ایک طرف سرکایا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔ پہاڑ کے ایک نوکیلے پتھر کے سہارے۔ اسے اتنا قریب دیکھ کر ایک بار تو جیسے اسکے دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو لیکن ہمت کر کے اسنے سہمی ہوئی سرگوشی میں پوچھ ہی لیا

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ کون ہو اور کہاں تھے۔۔۔ میرا مطلب کہاں سے اس مشکل اور سنگلاخ پہاڑ پر آئے ہو۔۔۔ کیسے۔۔۔ اتنی نشیبی دیوار۔۔۔"

لڑکے نے لڑکی کے تمام سوال غور سے سنے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جس سے اس کی مونچھوں کی سنہری روئیں پھیل گئیں اور شفق میں زیادہ سنہری لگنے لگیں۔ اس نے صرف اتنا کہا "تم مجھے پانی پلا سکتی ہو، مجھے بہت پیاس لگی ہے۔۔۔"

کچھ نہ سمجھتے ہوئے، ہونق چہرہ لئے وہ صراحی سے پانی کا کٹورا بھر کے لائی تو وہ وہیں اسی انداز میں کھڑا تھا۔ اس نے اشارے سے اسے بتایا کہ وہ پانی پینے کے لئے ہاتھ فارغ نہیں کر سکتا۔ لڑکی نے سوراخ میں سے تقریباً نصف جسم باہر نکالتے ہوئے کٹورا اس کے ہونٹوں کے ساتھ لگا دیا اور اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پی لیا۔

"تم کون ہو، اس بستی کے تو نہیں لگتے اور یہاں کیوں آئے ہو، مطلب کیسے آئے ہو؟" لڑکی نے اوسان بحال کر کے پوچھا

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو، میں پہاڑ کی دوسری جانب سے ہوں لیکن میں یہاں آتا رہتا ہوں، میں ان گلہریوں کا شکار کرتا ہوں جو یہاں نیچے کثرت سے مل جاتی ہیں اور ان کی کھال۔۔۔"

"مگر نیچے سے اوپر آنے کو تو کوئی راستہ نہیں، میں بخوبی جانتی ہوں، آج تک کوئی نہیں آیا، آخر تم۔۔۔" لڑکی نے بات کاٹی

"ہاں یہاں آنے کی ہمت کوئی نہیں کر سکتا۔ بس ایک دن کھڑکی کھلی تھی اور میں نے تمہیں ایک خوبصورت چادر بنتے دیکھا۔ مجھے تم اور چادر دونوں ہی بے حد پسند آئے۔ میں تمہیں چادر سمیت اپنی بستی میں لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

لڑکی نے اس قسم کی بات کبھی زندگی میں نہیں سنی تھی۔ وہ جس ماحول کی پیداوار تھی وہاں تو اس قسم کا خیال بھی محال تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے لیکن یک بیک وہ لڑکا اسے بھرپور طریقے سے اچھا لگنے لگا۔ ابھی اس نے کوئی بات کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ دادی کی آواز اس کے کان میں پڑی جو پوچھ رہی تھی کہ کام ختم کرنے کے بعد وہ ابھی تک کمرے میں کیوں تھی۔ دادی کا ڈر اس قدر تھا کہ مشینی انداز میں اسنے پتھر سرکا کر کھڑکی بند کر دی اور دوسرے کمرے میں بھاگ گئی۔

یہ رات اس کے لئے پہلی رات سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھی۔ پہلے تو وہ اسے محض اپنا وہم سمجھتی رہی لیکن آج اس کو اسی مفلر سمیت دیکھا جو خود اس نے اس کے ہاتھ میں دیا تھا اور آج تو اس نے کٹورا بھر پانی بھی پیا تھا اور بات بھی کی تھی۔ رات کروٹیں بدلتے اور یہ سوچتے گزر گئی کہ وہ کوئی انسان تھا یا اس کا خیال کیونکہ کھڑکی کے اس پار تو آج تک بستی کا کوئی بندہ بشر کبھی نظر نہیں آیا تھا اور سب جانتے تھے کہ وہاں آنے جانے کا کوئی راستہ، کوئی پگڈنڈی، کچھ بھی نہیں ہے۔ اسے دادی کی بات بھی یاد آئی کہ ابھی دو دن پہلے ہی اس نے کووں کی عجیب کائیں کائیں سن کر کہا تھا کہ کوئی مہمان آنے والا ہے۔

بمشکل دن طلوع ہوا تو اسے اس کمرے میں جانے ہی سے ڈر لگنے لگا۔ جہاں وہ پچھلے پانچ سال سے کھڈی چلا رہی تھی۔ وہ دبے پاؤں کمرے میں گئی اور دھاگوں کے گولوں کو جو دن چڑھے ہی دادی کھڈی پر رکھ دیتی تھی، گھورنے لگی۔ ہر گولے میں اسے اسی لڑکے کے خدوخال نظر آنے لگے۔ کچھ دیر بعد اسے ماتھے میں درد محسوس ہوا اور بدن کی حرارت بھی تیز لگنے لگی۔ ایک بار تو اس نے سوچا کہ آج دادی سے چھٹی لے لے لیکن آج اس کا ارادہ اس خوبصورت چادر کو مکمل کرنے کا تھا جو اس نے صندوق کے اندر چھپا رکھی تھی۔ اس نے کوئی دس بار کھڑکی کے پتھر کی طرف چور نظروں سے دیکھا لیکن اتنی ہمت نہ ہوئی کہ پتھر سرکا سکے۔ کل والا پانی کا خالی کٹورا ابھی قریب ہی پڑا تھا۔ اس نے لپک کر اسے اٹھایا اور کسی پیاسے کی طرح ہونٹوں سے لگا لیا۔ اسے ایک عجیب خوشی اور سکوں کا احساس ہوا۔ اب تو اسے یقین ہو چلا تھا کہ نہ یہ خواب ہے نہ خیال، یہ ایک حقیقت ہے مگر وہ پھر گڑبڑا گئی۔ ابھی کل ہی کی بات تھی، اس نے اپنے باپ سے پوچھا تھا کہ اس پہاڑ کی دیوار کے پیچھے کیا کوئی راستہ ہے، کوئی جگہ ہے آنے جانے کی تو اس نے گھور کر اس کی طرف دیکھا اور الٹا سوال کر دیا کہ آیا اسنے اپنی اٹھارہ سالہ کی عمر میں کووں کے علاوہ کسی اور پرندے تک کو بھی اس طرف دیکھا ہے۔ وہ خاموش ہو رہی۔ وہ کیسے بتاتی کہ لڑکا وہاں تھا، اس کے گلے میں مفلر تھا اور اس نے اسکے ہاتھوں پانی پیا تھا۔ اس نے چادر کی تعریف کی تھی اور۔۔۔ اور۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے۔ آج کے کام کا آغاز بھی نہیں کر پائی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ اس اجنبی کے لئے پاگل ہو چکی ہے۔ کل کا واقعہ یاد کر کے اسکا دل زور زور سے دھڑک اٹھتا۔ یکدم کھڈی والا کمرہ اسے قید خانہ لگنے لگا اور کام کرنے کی بجائے وہ پتھر سرکا کر باہر کا نظارہ کرنے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آج پھر کووں نے بہت شور مچا رکھا تھا۔ معلوم نہیں اونچے درختوں پر بیٹھے نیچے پہاڑ کی جانب کیا نظر آ رہا تھا کہ بار بار نیچے کو اڑان بھرتے اور پھر شور مچا کر اوپر درختوں پر بیٹھ کر واویلا کرتے۔ ان کے اس بے تحاشا اور غیر معمولی شور نے دادی کو بھی مجبور کر دیا کہ وہ دیکھے کہ ان کو آج کیا تکلیف ہے۔ ماتھے پر ناگواری لئے دادی کھڈی والے کمرے کے باہر آ کھڑی ہوئی۔ اس نے کووں کی حرکات میں ایک عجیب سی بے چینی دیکھی۔ اس کے دل میں کسی انہونی کا کھٹکا ہوا۔ اس نے اپنی پوتی سے کچھ کہنے کو مڑ کر کمرے کے اندر جھانکا تو کھڈی پر کوئی نہیں تھا۔ گولے ویسے کے ویسے ہی دھرے تھے۔ پتھر سرکا ہوا تھا اور کمرہ خالی تھا۔ دادی نے سارے گھر میں پوتی کو آوازیں دیں، تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔ گھر کے مرد ندی تک تلاش کر آئے لیکن کوئی سراغ نہ ملا۔ سہ پہر ہونے کو آئی۔ بستی کے لوگوں نے رسوں، لاٹھیوں اور بھالوں کی مدد لی اور دادی کے حکم پر گھر کے پچھواڑے والے عمودی پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرنے لگے کہ یہی ایک جگہ تھی جہاں آج تک کسی کی رسائی نہ ہوئی تھی اور نہ ہی کبھی ضرورت پڑی تھی۔ تین گھنٹوں کی مشقت کے بعد وہ لوگ اس کھڑکی کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ لڑکی ایک نہایت خوبصورت سلک کی چادر میں ملبوس پہاڑ کے ایک چوڑے پتھر پر لیٹی تھی اس کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا پانی کا کٹورا تھا، اس کے پاس وہی مفلر پڑا تھا جو سال بھر پہلے کھڑکی سے باہر اڑ گیا تھا۔ اتنی بلندی سے گرنے کی وجہ سے وہ دم توڑ چکی تھی۔ ☆☆☆

(بشکریہ: لالٹین)

سعادت حسن مر گیا منٹو نہیں مرا

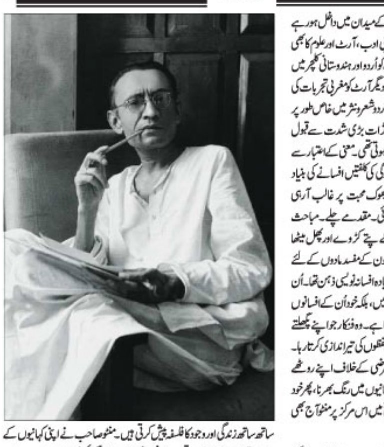

پرویز انجم

منٹو۔۔۔ صرف فنِ افسانہ نگاری کا ہی نہیں ایک دَور کا نام ہے۔ شہرۂ آفاق افسانہ نگار سعادت حسن منٹو روایتی اُردو ادب کی چوکھٹ پر ایک آتشیں ہیولے کی طرح نمودار ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے گونگے اور بہرے ادب کے جامد اذہان پر چھا گئے۔ یہ وہ دَور تھا جب برِ صغیر کے ادب و آرٹ میں نئے نئے تجربات کئے جا رہے تھے۔ پچھلا دَور اپنا عروج دیکھ کر رخصت ہو رہا تھا۔ نئے لوگ نئے خیالات کے ساتھ فنونِ لطیفہ کے میدان میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نسل تھی۔ جنہوں نے مغربی ادب، آرٹ اور علوم کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا اور وہ ان مغربی تصورات اور تجربات کو اُردو اور ہندوستانی کلچر میں ڈھالنا چاہتے تھے انہیں یہ شوق تھا کہ اپنے ادب، فلم اور دیگر آرٹ کو مغربی تجربات کی روشنی میں سجائیں تا کہ وہ عالمی معیار کا مقابلہ کر سکے۔ اُردو شعر و نثر میں خاص طور پر انقلابی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ منٹو نے بھی نئے اثرات بڑی شدت سے قبول کیے بلکہ اُن کے ہر افسانے کی اشاعت ایک ادبی حادثہ ہوتی تھی۔ معنی کے اعتبار سے صحیح طور پر انہی دِنوں میں "افسانے" نے جنم لیا اور زندگی کی کلفتیں افسانے کی بنیاد بنیں۔ ادب کروٹ لے چکا تھا۔ (نیا ادب یعنی بھوک محبت پر غالب آ رہی تھی۔) منٹو کے بعض افسانوں نے تو بہت آفت ڈھائی۔ مقدمے چلے۔ مباحث چھڑے۔ مگر نیم کی طرح منٹو ایک ایسا پیڑ تھا جس کے پتے کڑوے اور پھل میٹھا تھا۔ بلکہ منٹو کے ادب میں جو کڑواہٹ ہے وہ ہمارے خون کے مفسد مادوں کے لئے مفید ہے۔ اپنے ہمعصروں میں منٹو کا ذہن سب سے زیادہ افسانہ نویسی ذہن تھا۔ اُن کا امیج میڈیا یا تعریفی و تنقیدی مضامین وغیرہ کا بنایا ہوا نہیں، بلکہ خود اُن کے افسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ یہ امیج ایک بہت بڑے فنکار کا بنایا ہوا ہے۔ وہ فنکار جو اپنے پگھلتے ہوئے وجود سے لاپرواہ ہو کر زندگی بھر بے پرواہی سے لفظوں کی تیراندازی کرتا رہا۔ منٹو کا سراپا جیتے جی تابوت بن چکا تھا اور وہ اسے اپنی مرضی کے خلاف اپنے روٹھے ہوئے کندھوں پر اُٹھائے پھرتے رہے۔ کہانی لکھنا، کہانیوں میں رنگ بھرنا، پھر خود کہانی بن جانا۔ اُردو افسانے کی اَسّی نوّے سالہ تاریخ میں اس مرکز پر منٹو آج بھی اُسی شان سے براجمان ہے۔

۱۱ مئی ۱۹۱۲ء کا دن لوحِ ادب پر متجلّی حروف میں کندہ ہے۔ یہ دن اور ادب کے حافظہ کے نہاں خانوں سے ایک عطر بیز موج کی شکل میں برآمد ہوا۔ یہ سعادت حسن منٹو کی ولادت کا دن ہے۔ سعادت حسن منٹو جو پچھلی صدی گوشِ دوام میں ایک نعرہ ایقان بن کر ادب پر چھائے رہے اور اردو ادب میں وہ مقام پایا جو کہ فرانسیسی ادب میں بالزاک کو حاصل ہے یا روسی مصنف گوگول کو حاصل ہے۔

سعادت حسن منٹو نے افسانوں کے لازوال ۲۳ مجموعے ایک بے مثال اردو ناول، ریڈیو ڈراموں کے پانچ مجموعے ایک طویل ڈراما اور مضامین کے مجموعے سپردِ اوراق کر کے تاریخ رقم کی ہے۔ سعادت حسن منٹو کے افسانوں کو میزانِ عدل پر دیکھیں تو اُن کی کہانیاں نئے شعور و پیغام کا استعارہ ہیں۔ تقسیم کے موضوع پر منٹو نے سیاہ حاشیے، کھول دو، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ٹھنڈا گوشت، سپردِ قلم تاریخ کر کے اپنے افسانوں کو ہمیشہ کے لیے اَمر کر لیا ہے۔ منٹو کے افسانوں کے کرداروں میں کلرک، مزدور، طوائفیں، رند، زاہد، دلال، بچے، بوڑھے حساس فنکار کی قلبی کیفیات کا تمثال دار آئینہ ہے۔ اُن کی کہانیاں معاشرہ و سماج کی ناہمواریوں، لوگوں کی ناآسودہ زندگی کی سچی تصویر کشی کرتی ہیں۔ ان کہانیوں میں ایک تخیل ایک وسعت کائناتی گہرائی کے ساتھ ساتھ زندگی اور وجود کا فلسفہ پیش کرتی ہیں۔ منٹو صاحب نے اپنی کہانیوں کے ذریعہ حقیقت نگاری، نفسیاتی موشگافی جرأت آمیز حق گوئی کے ساتھ مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی، اجارہ داری کی منافقت پر طنز کے ذریعہ فرد کا نہیں نسلوں کا کرب سمو دیا ہے۔

سعادت حسن منٹو جیسا عظیم افسانہ نگار ایک صدی قبل سب جج غلام حسن منٹو کے گھر اُن کی دوسری بیوی سردار بیگم کے بطن سے پیدا ہوا۔ مسلم ہائی سکول میں دو بار میٹرک میں فیل ہونے کے بعد تیسری مرتبہ پاس ہوئے۔ اُردو سے بیگانہ و بے زار ۱۹۳۱ء میں گیارہویں جماعت ہندو سبھا کالج امرتسر میں داخلہ لیا ایف اے میں فیل ہوا تو ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر میں داخل ہوا یہاں بھی دوبارہ فیل ہوا۔ اسی دوران باری علیگ جو لائل پور سے آئے اور روزنامہ "مساوات" کے ایڈیٹر بنے اُن سے رابطہ ہو گیا۔ اُن کی صحبت کے اثر نے منٹو کو فرانسیسی، روسی اور انگریزی ادب کے مطالعہ کی طرف رغبت دی اور منٹو نے تراجم شروع کر دیے۔ پہلا ترجمہ ۱۹۳۳ء میں وکٹر ہیوگی کی کتاب "دی لاسٹ ڈیز آف اے کنڈیمڈ مین" کا "اسیر کی سرگزشت" کے نام سے شائع ہوا۔ ۱۹۳۴ء میں آسکر وائلڈ کی کتاب "ویرا" کو اردو روپ دیا۔ سعادت حسن منٹو کا پہلا افسانہ "تماشا" ۱۹۱۹ء کے جلیانوالہ باغ کے قتلِ عام پر مبنی تھا۔ جس میں آدمیت اور انسانیت کے متضاد رویہ کی منظر کشی کی گئی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں منٹو نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا لیکن چند مہینوں بعد تپ دق جیسی موذی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی سے خیر باد کہنا پڑا۔ ۱۹۳۶ء کے آواخر میں وہ نیم فلمی و ادبی میگزین "مصور" کے ایڈیٹر ہو کر بمبئی چلے گئے۔ ۲۶/اپریل ۱۹۳۹ء کو صفیہ نامی خاتون سے شادی ہوئی۔ ۱۹۴۰ء میں بیٹا پیدا ہوا۔ غالب سے اُنسیت کی وجہ سے اُن کے بیٹے کے نام پر اپنے بیٹے کا نام عارف رکھا مگر وہ اپنی پہلی سالگرہ سے دو روز قبل فوت ہو گیا۔ اُن ایام میں منٹو ریڈیو اسٹیشن دہلی سے وابستہ تھے۔ جہاں انہوں نے سو سے زائد ریڈیائی ڈرامے لکھے۔ وہاں اُن کا ملک کے جید ادباء شعرا سے رابطہ و مکالمہ رہا۔ تاہم دو سالہ ملازمت کے بعد اُن کا زیڈ اے بخاری اسٹیشن ڈائریکٹر سے تنازع بنا اور منٹو دوبارہ بمبئی آ گئے اور ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک نئے سرے سے مختلف فلم ساز اداروں کے لیے فلموں کی کہانیاں و مکالمے لکھے۔ اربابِ فلم میں منٹو کی اشوک کمار اور شیام سے بہت دوستی رہی۔

ہندو پاک بٹوارے کے بعد ۸ جنوری ۱۹۴۸ء کو پاکستان آ گئے اور لاہور میں لکشمی مینشن جہاں وہ تادمِ آخر مقیم رہے۔ یہاں وہ بادِ حوادث کا سامنا نہ کر سکے جس کے باعث غربت اور شراب نوشی میں ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو کر پاگل خانے میں بھی چند ہفتے رہے۔ اس ماحول سے انہوں نے برصغیر میں اُردو کا سب سے قدآور افسانہ "ٹوبہ ٹیک سنگھ" تخلیق کیا۔ جس درد سے منٹو نے اپنے آخری دَور کے افسانے لکھے ہیں وہ درد ہی ہمارے لیے اِس بات کا اعلان تھا کہ منٹو موت کے دہانے پر کھڑا ہے۔ افسانوی تکنیک کے بادشاہ سعادت حسن منٹو دنیا چھوڑ کر اس شمعِ نورِ قدرت کے سربستہ رازوں کو آشکار کرتے ہوئے کہیں بہت دور چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد اس کی لازوال کہانیاں اہلِ نظر و اہلِ دل کو تڑپاتی رہیں۔ بہت سارے لوگوں کو منٹو کی موت پر موپساں یا آسکر وائلڈ کی موت یاد آئی اور ادبی دنیا میں اختر شیرانی اور میراجی کے آخری لمحے تازہ ہو گئے۔ سعادت حسن منٹو کی موت فنِ اُردو افسانہ نگاری کا زبردست حادثہ تھا۔ اُردو افسانے کی دنیا میں اِس سے قبل اتنا بڑا واقعہ نہیں ہوا تھا۔ منٹو نے اُردو افسانے کو کیا کچھ دیا۔ اس کا اندازہ اُن کی زندگی میں نہیں ہو سکا۔ اُن کی موت کے سالوں بعد جب اُن کے پرستار اُن کی کہانیوں کو ترسنے لگے جن کا نام منٹو کہانی تھا تب آنکھیں کھلیں کہ منٹو ہمارے درمیان نہیں رہے۔ سعادت حسن منٹو۔۔۔ وہ منٹو۔۔۔ وہ ستمگر، جو تختۂ سیاہ پر سفید چاک سے لکھتا تھا۔ اس ہنرمندی پر اُردو افسانے کے رسیا سر دھنتے رہیں گے۔

منٹو کو راہیِ عدم ہوئے زمانہ ہو گیا۔ اس عرصہ میں اُردو کے کتنے قدآور افسانہ نگار پرانے ہو گئے۔ منٹو آج بھی نیا ہے۔ آج بھی تازہ ہے۔ آج بھی زندہ ہے بار بار پڑھے جانے پر بھی وہ اپنی افادیت نہیں کھوتا بلکہ اُس کی سرکشی و سرکشیدگی پہلے سے سوا ہی نظر آتی ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے وقت کے بہترین افسانہ نگار تھے اور ابھی تک اُن کا جواب نہیں پیدا ہو سکا۔

ہر کہانی، ہر شے کا اختتام ہوتا ہے لیکن منٹو صاحب کی کہانی میں اختتام ذرا جلدی آ گیا اور یہ شرارہ بیاں یوں چپکے سے گزر گیا۔ پچھلی پوری صدی منٹو اردو ادب کے حواس پر چھائے رہے۔ یہ صدی بھی منٹو کی ہے۔ اگلی کئی صدیاں بھی منٹو کی ہیں کیونکہ سعادت حسن مر گیا منٹو نہیں مرا۔

☆☆☆

موت کو پڑھنا آسان نہیں!

رات سورج سے پہلے جاگ اٹھی ہے
اور سلیپر پہنے
گھروں سے باہر نکل آئی ہے

☆☆☆

سمندر کنارے پر پھیلتا جا رہا ہے
یہاں تک کہ اس کی گہرائی کم ہوتے ہوتے
صفر اعشاریہ ننانوے ملی میٹر رہ گئی ہے
اور مچھلیاں اپنی مادرزاد برہنگی چھپانے کے لیے
لاشوں کی طرح اوپر تلے گر رہی ہیں
آبی اور زمینی مخلوق میں معانی کا فرق بھی نہیں رہا

☆☆☆

وہ دیکھو متن اور حاشیے کے مابین
موت سایوں کی زبان میں لکھی ہوئی ہے
جسے سمجھنے کے لیے
ماقبل اور مابعد زمانوں کی تنہائی درکار ہے

☆☆☆

لفظوں اور منظروں کی خودکشی کے بعد
زندگی کو چپ سی لگ گئی ہے
خوبصورت آنکھوں والے چہروں پر سیاہ چشمے دیکھ کر
بادلوں کا ہنسنا بلکہ ٹھٹا لگانا قدرتی بات ہے

☆☆☆

متن شناسی کے زعم میں مبتلا
پتلے کانوں والے نقاد
بوڑھے بچھوؤں کے راگ سن سن کر مدہوش ہو رہے ہیں
ایسے میں نظم لکھنا
اور موت کو پڑھنا آسان نہیں!

☆☆☆

★نصیر احمد ناصر

غزل

ناصر شکیب

پھول جس دشت میں کھلا ہی نہیں
خوشبوؤں کا گزر ہوا ہی نہیں
جل رہا ہے چراغ یادوں کا
آندھیوں سے مگر بجھا ہی نہیں
آئینہ ہے وہ میری ہستی کا
اُس کی آنکھوں سے کچھ چھپا ہی نہیں
روشنی کا سراغ مل جاتا
تیرگی تجھ سے کچھ ہوا ہی نہیں
آہٹیں سن رہا ہوں میں اُس کی
وہ جو مجھ سے کبھی ملا ہی نہیں
مجھ کو تنہائیوں سے کیا نسبت
دھیان سے دور وہ ہوا ہی نہیں
ہو گیا غرق جس کو ہونا تھا
پھر یہ دریا کبھی چڑھا ہی نہیں
سیکھ ہم سے یہ عاشقی کا ہنر
خاک اُڑتی ہے کچھ بچا ہی نہیں
یہ تو ناصرؔ ہماری قسمت ہے
زندگی تجھ سے کچھ گلا ہی نہیں

علی گڑھ، موبائل: 9897451682

☆☆☆

غزل

سید بصیر الحسن وفاؔ نقوی

سمندروں سے کبھی دشت سے گزرنے میں
ہوئے تمام سفر زندگی کا کرنے میں
بس اُس نے آ کے ذرا آئینے کو دیکھا تھا
ذرا سی دیر لگی روشنی بکھرنے میں
بچھڑنا شاخ سے کل بھی ہے اور آج بھی ہے
تو آندھیوں سے بھلا کیا رکھا ہے ڈرنے میں
میں بے سبب ہی مخاطب ہوا دریچے سے
نہا رہا تھا وہ یادوں کے ایک جھرنے میں
بس ایک پل کی تمنائے وصل کی خاطر
تمام عمر لگا دی گئی سنورنے میں
یہ اور بات جنوں کو سکوں ملے نہ ملے
طبیب لگ تو گئے ایک زخم بھرنے میں
نہ جانے سارے پرندے کہاں ہوئے غائب
مزہ رہا ہی نہیں سائے میں ٹھہرنے میں

علی گڑھ، موبائل: 9219782014

☆☆☆

تمل ناڈو میں بی جے پی مہیلا مورچہ کی سابق عہدیدار کا قتل، تین کی سپردگی

تنجاور (یواین آئی) تمل ناڈو کے تنجاور ضلع کے پٹکوکوٹائی کے ادے سوریا پورم گاؤں میں پیر کی رات بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) مہیلا مورچہ کی ایک 38 سالہ سابق عہدیدار کا نامعلوم بدمعاشوں نے بے دردی سے قتل کر دیا۔ پولیس نے منگل کو یہاں بتایا کہ متوفی کی شناخت بی سرنیا کے طور پر کی گئی ہے، جو مدورائی کے سیلور کی رہنے والی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ خاتون فوٹو اسٹیٹ کی دکان بند کر کے گھر واپس جارہی تھی۔ پولیس کے مطابق سرنیا کا پیچھا کرنے والے نامعلوم حملہ آوروں نے اس کی گردن اور سر پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ اس جان لیوا حملے میں اس کا سر جسم سے الگ ہوگیا۔ خاتون کو قتل کرنے کے بعد گینگ موقع سے فرار ہوگیا۔ پولیس نے بتایا کہ جب سرنیا دیر رات تک گھر نہیں لوٹی تو اس کا شوہر اسے ڈھونڈتا ہوا باہر نکلا تو لاش خون میں لت پت ملی۔ سرنیا کے شوہر کی شکایت کی بنیاد پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے پٹکوکوٹائی کے سرکاری اسپتال لے گئی۔ تفتیش جاری رہنے کے دوران، سرنیا کے سوتیلے بیٹے بی کابلن، اس کے ساتھی گوہان اور پارتھیبن سمیت تین لوگوں نے منگل کو مدورائی میں جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت کے سامنے خود سپردگی کر دی۔

مودی حکومت 26 لوگوں کی موت کی ذمہ داری قبول کرے

اسپانسر شدہ دہشت گردی کے خلاف اٹھائے گئے ہر قدم کی حمایت کرے گی، رانچی کے دھروا میں کانگریس کی 'آئین بچاؤ ریلی' سے ملکارجن کھڑگے کا خطاب

رانچی۔ (یواین آئی) کانگریس کے قومی صدر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھرگے نے کہا کہ نریندر مودی حکومت نے پہلگام دہشت گردانہ حملے میں انٹیلی جنس کی ناکامی کو قبول کرلیا ہے اور ایسی صورتحال میں انہیں 26 لوگوں کی موت کی ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہیے کانگریس صدر مسٹر کھرگے نے آج رانچی کے دھروا میں کانگریس کی 'آئین بچاؤ ریلی' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس پاکستان کی طرف سے اسپانسر شدہ دہشت گردی کے خلاف اٹھائے گئے ہر قدم کی حمایت کرے گی اور کانگریس پارٹی حکومت کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ پہلگام حملے میں 26 لوگوں کی موت پر مسٹر کھڑگے نے کہا کہ جب آپ غلطی مان رہے ہیں تو اتنے لوگوں کی موت کی ذمہ داری بھی آپ کو لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ 22 اپریل کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردوں نے کم از کم 26 لوگوں کو بے دردی سے مار ڈالا۔ ان میں زیادہ تر سیاح تھے۔ ہندوستان نے اس ہولناک واقعے کا الزام پاکستان سے منسلک دہشت گرد گروپوں کو ٹھہرایا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے سوال کیا کہ جب وزیر اعظم کو انٹیلی جنس رپورٹ مل گئی اور انہوں نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا تو پھر اسی رپورٹ کی بنیاد پر لوگوں کی حفاظت کیوں نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم مودی کا جموں و کشمیر کا دورہ 19 اپریل کو ہونا تھا، لیکن موسم کی خرابی کی پیشن گوئی کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

تنظیم کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے کہ ہمارے قومی صدر ریاستی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں موجود ہیں۔ جھارکھنڈ میں پنچایت سطح پر جلد سے جلد کمیٹی کو مکمل کرنا ہے، ہمیں کاغذی کمیٹی نہیں چاہیے، ہمیں زمین پر کام کرنا ہوگا۔ 2025 ہمارے لیے اہم ہے، یہ سال تنظیم کے لحاظ سے کانگریس کے احیاء کا وقت ہے، ہمیں ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔ ذات کی مردم شماری پورے ملک کے لیے ایک حساس مسئلہ ہے، ذات کی مردم شماری کی لڑائی کانگریس کی تاریخ میں بہت بڑی جیت ہے۔ کارکن ہمارے لیے اہم ہیں، ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ مسٹر راجو نے کہا کہ ہمارے سامنے تین اہم مسائل ہیں۔ ہمیں تنظیم کو مضبوط کرنا ہے، اس کے لیے آپ سب کو پہلے ہی ہدایت دی جا چکی ہے، ہمیں زمینی سطح پر تنظیم تیار کرنی ہے جو کاغذی نہیں ہوگی، ہر حال میں اس کا ہر سطح پر وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے گا۔ تنظیم کو مضبوط بنانے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاسی جماعتوں پر اہم ذمہ داریاں ہوتی ہیں، ہمیں عوامی مسائل کی نشاندہی کر کے ان پر کام کرنا ہے۔ 40 روزہ آئین بچاؤ مہم جو آج سے شروع ہوئی ہے اسے 30 مئی تک ہر گھر تک پہنچانا ہے، اگلے 10 دنوں میں ضلعی سطح پر ایک ریلی نکالنی ہے اور اس کے بعد اسمبلی سطح پر گھر گھر رابطہ مہم چلانی ہے، اسے سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ ذات کی مردم شماری ہمارا موضوع ہے، اسے ہر گھر تک پہنچانا ہے، آئندہ 100 دنوں کا جو ٹاسک قبل میں دیا گیا ہے اسے مکمل کریں، اس سے تنظیم مضبوط ہوگی۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے صدر کیشو مہتو کملیش نے گزشتہ 6 ماہ میں تنظیم کی تمام سرگرمیوں کے بارے میں جانکاری دی اور مستقبل کے پروگراموں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ 'آئین بچاؤ مہم' کے تحت ذات کی مردم شماری سمیت تمام عوامی مسائل کو ہر گھر تک پہنچایا جائے گا۔ میٹنگ میں بیلا پرساد، کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر پردیپ یادو، سکھ دیو بھگت، کالی چرن منڈا، راجیش کچھپ، گردیپ سنگھ سپل، پرنو جھا، وکرانت بھوریا، راجیش للوتھیا، الکا لامبا، دیپکا پانڈے، عرفان انصاری، شلپی نیہا ترکی، ڈاکٹر اجے، رامیشور اوراؤں، بندھو ترکی، شہزاد انور، جلیشور مہتو، راجیش ٹھاکر، پردیپ بالموچو، سبودھ کانت سہائے، انوپ سنگھ، سریش بیٹھا، بنا گپتا، بادل پترلیکھ، ممتا دیوی، نمن وکسل کونگاری، بھوشن باڑا، شوبتا سنگھ، فرقان انصاری، راکیش سنہا، ستیش پال مجنی، سنجے پانڈے، امولیہ نیرج کھلکو، آلوک دوبے، راجیش گپتا، کشور شاہ دیو، گجیندر سنگھ، سونل شانتی، ابھیلاش ساہو، ایم توصیف، منظور انصاری، ابھی جیت راج گ، نجن سنگھ، نیلی ناتھن، شانتنو مشرا، سلطان احمد خان، بجیندر سنگھ، اجے دوبے، منی شنکر، پردیپ حلسیا، رما کھلکو، بھیم کمار، راکیش کرن مہتو، کمار راجا موجود تھے۔

چاندنی چوک اور صدر بازار کو شفٹ کرنے کی تیاری پر ہنگامہ، عآپ کا بی جے پی پر 'سازش' کا الزام

نئی دہلی: دہلی کی مشہور و تاریخی مارکیٹوں چاندنی چوک اور صدر بازار کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے اعلان پر سیاسی طوفان برپا ہو گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) نے اس منصوبے کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی 'سازش' قرار دیتے ہوئے سخت مخالفت کا اعلان کیا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما سوربھ بھاردواج نے منگل کو پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ بی جے پی کی زیر سرپرستی چلنے والی تجارتی تنظیم سی اے آئی ٹی کے ذریعے دہلی کے تاجروں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ سازش 2022 سے شروع ہو چکی تھی۔ بی جے پی کے لیڈر کلدیپ چہل نے اس وقت کے ہریانہ کے وزیر اعلیٰ سے ہریانہ بھون میں ملاقات کی اور کہا کہ دہلی کی مارکیٹ کو ہریانہ منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تاجروں کو لالچ بھی دیا گیا، مگر وہ اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔" سوربھ نے دعویٰ کیا کہ 2 مئی کو پرگتی میدان میں ایک بڑا پروگرام منعقد ہوا جس میں سی اے آئی ٹی کے صدر اور چاندنی چوک سے بی جے پی کے رکن پارلیمان پروین کھنڈیلوال، دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، دیگر وزراء اور متعدد تاجر شریک ہوئے۔ اسی پروگرام کے دوران دہلی کی وزیر اعلیٰ نے چاندنی چوک اور صدر بازار کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا اعلان کیا۔ عآپ لیڈر نے کہا، "بی جے پی کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ مارکیٹیں تنگ ہیں، یہاں سانس لینے کے لیے بھی شام کا انتظار کرنا پڑتا ہے، اس لیے ہم انہیں دوسری جگہ منتقل کریں گے۔ مگر انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کہاں لے کر جائیں گے۔ ان کے بیان کے بعد دہلی کے تاجروں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔" سوربھ نے مزید کہا، "یہ بازار دہلی کی تاریخ اور ثقافت کا حصہ ہیں۔ لوگ نسل در نسل یہاں تجارت کرتے آرہے ہیں، ان کا ان بازاروں سے جذباتی لگاؤ ہے۔ آپ ان بازاروں کی از سر نو ترقی کریں گے، مگر ان کو دوسری جگہ مت لے کر جائیں۔ ہماری حکومت نے چاندنی چوک کو پہلے ہی ری ڈیولپ کر کے دکھایا ہے۔ ہم نے سو کروڑ روپے بھی مختص کیے لیکن بی جے پی کے افسروں نے جان بوجھ کر کام روکے۔ عام آدمی پارٹی نے بی جے پی پر الزام لگایا ہے کہ وہ دہلی کے تاجروں کو دہلی سے نکال کر ہریانہ یا کسی اور ریاست میں لے جانا چاہتی ہے۔

'گھوٹالہ کے انکشاف کی وجہ سے مودی حکومت نے کے وی سبرامنین کو آئی ایم ایف سے ہٹایا'، کانگریس کا سنگین الزام

کانگریس ترجمان اور سوشل میڈیا ڈپارٹمنٹ کی چیف سپریا شرینیت نے آج دعویٰ کیا کہ یونین بینک اور ایک کتاب سے متعلق گھوٹالہ کے سبب مودی حکومت نے کے وی سبرامنین کو بین الاقوامی مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) میں ایگزیکیٹو ڈائریکٹر عہدہ سے قبل از وقت ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس پورے معاملے کا انکشاف ہونے کے بعد مودی حکومت کو یہ قدم اٹھانا پڑا۔ 6 مئی کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپریا شرینیت نے کہا کہ "مودی حکومت نے دو دن قبل اچانک آئی ایم ایف میں ہندوستان کے کارگزار ڈائریکٹر کے وی سبرامنین کی مدت کار ختم کر دی، جبکہ ان کی مدت کار ختم ہونے میں اب بھی 6 ماہ باقی تھے۔ حکومت نے ابھی تک اس معاملے میں کوئی واضح وجہ نہیں بتائی ہے۔ یہ وہی کے وی سبرامنین ہیں جو کووڈ کے دوران 24 فیصد شرح اضافہ کے باوجود 'وی شیپڈ ریکوری' (شدید گراوٹ کے بعد تیز بہتری) کی بات کر رہے تھے۔" انھوں نے سوال کیا کہ ایسا کیا ہوا کہ انھیں اچانک برخاست کر دیا گیا؟ کانگریس نے اپنے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ایسا ایک گھوٹالہ کی وجہ سے ہوا ہے، اور یہ یونین بینک آف انڈیا کے آفیشیل دستاویزات سے پتہ چلتا ہے۔ شرینیت نے الزام عائد کیا کہ "یونین بینک نے وزیر اعظم مودی کے سابق چیف معاشی مشیر اور 'وقف چیئر لیڈرز' کے وی سبرامنین کے ذریعہ لکھی گئی کتاب 'انڈیا@100' کی تقریباً 2 لاکھ کاپیاں آرڈر کیں۔ ان 2 لاکھ کاپیوں کی مجموعی قیمت 7.25 کروڑ روپے سے زیادہ تھی، اور یہی نہیں، 3.5 کروڑ روپے تو ایڈوانس بھی دے دیے گئے۔" کانگریس ترجمان کا کہنا ہے کہ ان میں 189450 کاپیاں پیپر بیک اور 10422 ہارڈ کور کی کاپیاں شامل تھیں۔ ان کتابوں کو بینک کے علاقائی اور زونل دفتر سے لے کر اکاؤنٹس ہولڈر، اسکول اور کالجوں میں تقسیم کیا جانا تھا۔ بینک کے 18 زونل دفتر ہیں اور ہر زونل دفتر کو 10525 کاپیاں دی جانی تھیں۔ شرینیت نے دعویٰ کیا کہ نصف ادائیگی کے بعد بینک نے تمام علاقائی دفاتر کو کہا کہ بقیہ ادائیگی اضافی خرچ میں دکھا دیا جائے۔ سپریا شرینیت کا کہنا ہے کہ "سوال ہے ان کی بھونڈی تشہیر کیوں کی گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انھوں نے حکومت کی ہر غلط پالیسی کو صحیح بتانے کا کام کیا اور پہلے کی حکومتوں کی معاشی پالیسیوں پر زبردستی کا تبصرہ کیا تھا۔" یہ بیان کرنے کے بعد وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ایسا لگتا ہے جیسے اس شرمناک انکشاف کے سبب ہی مودی حکومت کو مجبوراً کے وی سبرامنین کو ان کے عہدہ سے ہٹانا پڑا ہے۔

دہلی میں خالی انتظامی عہدوں پر کانگریس کی تشویش

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے دہلی میں انتظامیہ کے مختلف اہم عہدوں پر تقرریاں نہ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کو ایک یادداشت پیش کی، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ خالی عہدوں کو فوری طور پر پُر کیا جائے تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا ازالہ ہو سکے۔ ڈاکٹر کمار نے میڈیا کو جاری ایک بیان میں کہا کہ حکومت کی تشکیل کو تین ماہ گزر چکے ہیں لیکن متعدد اہم عہدے تاحال خالی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی دہلی میں زمین کے حصول کے کلکٹر اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے ڈیڑھ ماہ سے خالی ہیں، جس کی وجہ سے زمین اور زراعت سے متعلق کاموں میں عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اسی طرح، علی پور کے ایس ڈی ایم اور نریلا کے سب رجسٹرار کے عہدے ایک ماہ سے خالی ہیں، جبکہ ناگلوئی کے سب رجسٹرار کا عہدہ تین ماہ سے خالی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان خالی عہدوں کی وجہ سے مغربی اور شمال مغربی دہلی کے عوام کو زمین کی رجسٹریشن، انتقال اور دیگر متعلقہ امور میں شدید پریشانیوں کا سامنا ہے۔

پٹنہ: بی پی ایس سی امیدواروں کا نتیش کی رہائش گاہ کی جانب مارچ، پولیس کا لاٹھی چارج

پٹنہ۔ بہار میں بی پی ایس سی امیدواروں کا احتجاجی سلسلہ ختم ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔ گزشتہ تقریباً چار مہینوں سے امیدوار اپنے مطالبات پر قائم ہیں۔ اسی سلسلے میں بی پی ایس سی-ٹی آر ای-3 کے امیدوار آج پٹنہ میں احتجاجی مظاہرے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق مظاہرین وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کرنا چاہتے تھے۔ موقع پر موجود پٹنہ پولیس نے پہلے انہیں علاقے سے ہٹنے کا انتباہ دیا، تاہم جب طلبا نے مظاہرہ جاری رکھا تو پولیس نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے انہیں وہاں سے زبردستی ہٹایا اور کئی مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا گیا۔

بی پی ایس سی طلبا کے احتجاجی مظاہرہ اور ان پر پولیس کے لاٹھی چارج کا ایک ویڈیو بھی سامنے آیا ہے جس میں پٹنہ پولیس انہیں لاٹھی لے کر کھدیڑتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ پولیس مظاہرین طلبا پر لاٹھیاں بھی چلا رہی ہے۔ ہاتھوں میں تختیاں لیے طلبا وہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے دکھائی دیے۔ اس واقعہ میں کئی طلبا کے زخمی ہونے کی بھی خبر سامنے آرہی ہے۔ مئی مہینے میں پڑ رہی شدید گرمی اور دھوپ کے درمیان بی پی ایس سی امیدوار پٹنہ میں وزیر اعلیٰ رہائش گاہ کا گھیراؤ کرنے کے لیے یکجا ہوئے تھے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار ان سے ایک بار ملاقات کر کے ان کی بات سن لیں۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ ان سے گردنی باغ جانے کے لیے کہا جا رہا ہے لیکن وہاں پر ان سے ملنے کوئی بھی نہیں آتا۔ ایسے میں وہ کہاں جائیں۔ واضح رہے کہ بہار پبلک سروس کمیشن سے ٹیچروں کی تقرری ہو رہی ہے۔ تیسرے مرحلے کی ٹیچروں کی تقرری کے لیے 87774 عہدوں پر بھرتی نکلی تھی۔ 51 ہزار عہدے پر ہی پوسٹنگ ہو رہی ہے۔ وزیر تعلیم نے کچھ دنوں پہلے سپلیمنٹری رزلٹ کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن ابھی تک کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

بہار میں نوجوانوں پر لاٹھی چارج قابلِ مذمت: کانگریس

نئی دہلی۔ (یواین آئی) کانگریس نے بہار کے دارالحکومت پٹنہ میں بہار لوک سیوا کمیشن (بی پی ایس سی) کے امیدواروں پر لاٹھی چارج کے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس کے لیے ذمہ دار افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ کانگریس کی طلبہ یونٹ این ایس یو آئی کے انچارج کنہیا کمار نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پٹنہ میں امیدواروں پر ایک بار پھر پولیس نے بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاٹھی چارج کیا ہے۔ پولیس کی یہ کارروائی انتہائی افسوسناک اور تشویش کا باعث ہے اور کانگریس اس لاٹھی چارج کی شدید مذمت کرتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بہار میں ہجرت، روزگار اور تعلیم کی صورتحال اہم مسئلہ ہے اور کانگریس طلبہ کے مفادات کے لیے ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ این ایس یو آئی انچارج نے کہا کہ بہار میں اب بھی گریجویشن پانچ سال میں ہوتا ہے۔ صوبے میں ہر بھرتی میں بدعنوانی ہوتی ہے اور یہ سب کچھ سرکاری سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ بی پی ایس سی طلبہ کی بات نہیں سنتی۔ بہار میں ٹی آر ای-3 کا امتحان ہوا، رزلٹ آیا تو اس میں بدعنوانی پر سوالات اٹھے۔ اس میں ایک ہی شخص کا انتخاب کئی جگہ ہوگیا۔ طلبہ نے سوال کیا کہ ایک شخص کا کئی جگہ انتخاب کیوں کیا جا رہا ہے؟ اس کے بجائے میرٹ میں آنے والوں کو بھرتی کا موقع دیا جائے، لیکن حکومت سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حیران کن بات ہے کہ جو طلبہ امتحان میں دھاندلی کے حوالے سے اپنی بات رکھ رہے ہیں، ان پر لاٹھی چارج کیا جا رہا ہے۔ یہ سنگین معاملہ ہے اور اس واقعے کی غیر جانبدارانہ اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

بہار: کٹیہار میں باراتیوں سے بھری اسکارپیو اور ٹریکٹر میں شدید ٹکر، 8 کی موت، 2 زخمی

پٹنہ۔ بہار کے کٹیہار میں دردناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ ضلع کے پوٹھیا تھانہ حلقہ کے ایس ایچ 77 سڑک پر چاند پور ہنومان مندر کے قریب پیر کی رات ٹریکٹر اور باراتیوں سے بھری اسکارپیو کے درمیان شدید ٹکر ہوگئی۔ اس حادثے میں اسکارپیو پر سوار 8 لوگوں کی موت ہوگئی جبکہ 2 افراد شدید طور پر زخمی ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے سمیلی کمیونٹی صحت مرکز لایا گیا جہاں سے دونوں کو ریفر کر دیا گیا۔ کٹیہار کے ایس پی ویبھو شرما نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ پوٹھیا تھانہ کے تحت سمیلی میں 8 لوگوں کی موت ہوئی ہے جبکہ دو زخمی ہیں۔ واقعہ کے بارے میں عینی شاہد فلکا ضلع کونسل نمائندہ منوج کمار منڈل نے بتایا کہ ڈھبرا بازار بڑہرا کوٹھی ضلع پورنیہ سے اسکارپیو پر 10 افراد سوار ہوکر کرسیلا کے قریب کوشکی پور بارات جا رہے تھے۔ چاند پور مغربی پنچایت کے چاند پور چوک کے قریب مکا کا ڈھیر دیکھ کر اسکارپیو بے قابو ہوکر آگے مکے سے لدے ٹریکٹر سے جا ٹکرائی۔ اس حادثے میں سبھی 8 لوگوں کی موت موقع پر ہی ہو گئی۔ مقامی لوگوں کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر آئی اور مہلوکین اور زخمیوں کو لے کر پرائمری ہیلتھ سنٹر سمیلی پہنچی۔ حادثہ کو لے کر ڈی آئی جی پرمود کمار منڈل نے پانچ لوگوں کی موت ہونے کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزید تفصیل معلوم کی جارہی ہے۔

تمل ناڈو میں سڑک حادثے میں تین افراد ہلاک، 16 زخمی

شیوگنگا (یواین آئی) تمل ناڈو کے شیوگنگا ضلع میں کرائی کوڈی میں تھیناراندی کے پل کے قریب منگل کی صبح ایک کنٹینر ٹرک اور تمل ناڈو اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ٹی این ایس ٹی سی) کی بس کے درمیان آمنے سامنے ٹکر میں تین افراد کی موت ہوگئی اور 16 دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ دیوکوٹائی میں واقع ایک نجی ڈیری یونٹ سے کرائی کوڈی تک دودھ کے پیکٹ لے جا رہے کنٹینر ٹرک بے قابو ہوگیا اور ٹی این ایس ٹی سی بس سے ٹکرا گیا۔ بس ترو چیراپلی سے رامیشورم جا رہی تھی۔ ٹرک میں سوار کرونا کرن، تمل سیلوان اور ارومگم نامی تین لوگوں کی موت ہوگئی، جب کہ ٹی این ایس ٹی سی بس کے ڈرائیور سمیت 16 مسافر زخمی ہوگئے۔ تمام زخمیوں کو علاج کے لیے کرائی کوڈی کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ کرائی کوڈی پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

قائم مقام وزیر اعظم کون ہیں؟ ممتا بنرجی کا اشارہ کس طرف ہے؟

بنگال کی وزیر اعلیٰ نے فساد زدہ علاقے کا دورہ کیا، فساد متاثرین کی مالی مدد کی

کلکتہ۔ (یواین آئی) وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے مرشد آباد دورے کے دوران کسی کا نام لئے بغیر ملک کے قائم مقام وزیر اعظم کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب اس ملک میں اس طرح کا کوئی عہدہ نہیں ہے تو ان کا اشارہ کس طرف ہے؟ ممتا نے نام نہیں لیا۔ تاہم سیاسی حلقوں میں بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ ممتا نے جو کچھ کہا اس کا مقصد مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ تھا۔ پیر کو مرشد آباد پہنچے وزیر اعلیٰ نے بی ایس ایف کے کردار پر سخت تنقید کی۔ ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ دھولیاں اور سوتیر میں تشدد کے دوران بی ایس ایف کی وجہ سے بدامنی بڑھی۔ اس تناظر میں، انہوں نے کہا کہ ملک کے قائم مقام وزیر اعظم کون ہے؟ مجھے نہیں معلوم۔ چند طلبا نے مجھے بتایا کہ بی جے پی اس کا جواب دے سکتی ہے۔ قائم مقام وزیر اعظم ملک چلا رہے ہیں۔ میں ان سے کہوں گی، کرسی پر بیٹھ کر تقسیم کی سیاست نہ کریں۔ فرقہ وارانہ بدامنی پیدا نہ کریں، سرحدوں کی حفاظت پر توجہ دیں۔ بی ایس ایف سرحد کی حفاظت کرتی ہے۔ جو شاہ کی وزارت کے ماتحت ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ بھلے ہی ممتا نے ان کا نام نہیں لیا لیکن وہ دراصل شاہ کو نشانہ بنانا چاہتی تھیں۔ غور طلب ہے کہ مرشد آباد میں تشدد وقف ایکٹ کے خلاف احتجاج کے دوران ہوئے تشدد کے واقعات کے بعد 16 اپریل کو انہوں نے نیتا جی انڈور اسٹیڈیم میں ائمہ اور موذن کی کانفرنس میں امیت شاہ کا نام لے کر حملہ کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ میں نام نہیں بتاؤں گی۔ لیکن میں آج اس کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ امیت شاہ کی یہاں کافی کمپنی ہے۔ اس کے بعد ممتا نے شاہ سے کہا کہ آپ کبھی وزیر اعظم نہیں بن پائیں گے۔ اگر مودی جی وزیر اعظم بن گئے تو آپ کا کیا بنے گا؟ آپ کو رینگنا پڑے گا۔ ممتا نے براہ راست وزیر اعظم سے درخواست کی کہ میں مودی جی سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس آدمی کو کنٹرول کریں۔ تمام ایجنسیاں ایک شخص کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اس کا استعمال کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے آج مرشد آباد کے فساد زدہ علاقے کا دورہ کیا اور متاثرین کے اہل خانہ کو مالی امداد دینے کا اعلان کیا اس کے علاوہ انہوں نے جن کے مکانات ٹوٹ گئے تھے انہیں بنگلار باری پروجیکٹ کے تحت گھروں کی چابیاں سونپی گئی۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ نے پہلگاؤں واقعہ کے بعد جموں و کشمیر میں عسکریت پسندوں کے ساتھ گولی باری میں مارے گئے فوجی جوان جھنٹو علی شیخ کی اہلیہ کو ہوم گارڈ کی ملازمت کا تقرری خط دیا ہے۔ انہوں نے 10 لاکھ روپے کی مالی امداد بھی دی۔ ممتا بنرجی نے مرشد آباد میں عوام کو متحد رہنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی یا کسی بنیاد پرست تنظیم کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مجھے تمام مذاہب سے پیار ہے، اگر کوئی تشدد برپا کرے گا تو مائیں بہنیں اسے روکیں گی۔ انہوں نے مرشد آباد میں نئے سب ڈویژن کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوتی، دھولیاں اور فراکہ کے لوگوں کے لیے نئے سب ڈویژن دفاتر قائم کیے جا رہے ہیں۔ مرشد آباد میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف مظاہروں کے دوران تشدد بھڑک گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے منگل کو کہا کہ ہمارے یہاں وقف کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہے۔

فراق نے ہندوستان کی مٹی سے استعارے کی فصل اگائی: ڈاکٹر سید تقی عابدی

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام توسیعی خطبے کا انعقاد

نئی دہلی۔ شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیر اہتمام دیار میر کے میر انیس ہال میں "فراق گورکھپوری کی شخصیت اور فن: ایک جائزہ" کے زیر عنوان توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ یہ خطبہ کینیڈا میں مقیم ممتاز اردو محقق اور نقاد ڈاکٹر سید تقی عابدی نے ارشاد فرمایا۔ ڈاکٹر سید تقی عابدی نے دلکش اسلوب میں فراق گورکھپوری کے سوانحی کوائف، دلچسپ شخصیت، ذہنی کشمکش اور نفسیاتی پیچیدگیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شاعری کے چند اچھوتے اور نئے ابعاد و جہات کو روشن کیا۔ مہمان خطیب ڈاکٹر سید تقی عابدی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ فراق نے ہندوستان کی مٹی سے استعارے کی فصل اگائی۔ فراق کی شاعری صحیح معنوں میں سنسکرت اور ہندی کی جمالیات کا اعلیٰ ترین اردو روپ ہے، فراق نے ڈکشن، طرز ادا، فکر و خیال اور استعارات و علامات کی سطح پر اردو شاعری کو اجنبی اور نادر جہتوں سے آشنا کیا۔ صدارتی خطبے میں صدر شعبۂ اردو پروفیسر کوثر مظہری نے کہا کہ فراق گورکھپوری ہمارے شعبے میں بطور خصوصی مطالعہ نصاب میں شامل ہے۔ فراق کی شاعری مسرت سے بصیرت تک کا سفر طے کرتی ہے۔ اپنے ہندوستانی جڑوں اور طرز تخلیق کے سبب فراق تلسی داس اور رسکھان سے متاثر تھے۔ فراق گورکھپوری کی شاعری کے ساتھ ان کی زندگی اور شخصیت بھی نہایت مقناطیسی اور پرکشش تھی، وہ گفتگو کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خطبے کے کنوینر ڈاکٹر سید تنویر حسین نے مہمان خطیب کا استقبال کرتے ہوئے ان کا مفصل تعارف پیش کیا، انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر سید تقی عابدی کا تعلق ہندوستان کے تین زرخیز ادبی مراکز امروہہ، دہلی اور حیدرآباد سے رہا ہے، حالانکہ وہ پیشے کے اعتبار سے فیزیشین ہیں لیکن اردو سے ان کا تعلق عشق و جنون کی حد تک ہے۔ وہ وطن عزیز سے، بہت دور دیار غیر کے ایک اردو سے بیگانہ خطہ کینیڈا میں مقیم ہونے کے باوجود انھوں نے تحقیق و تنقید کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دیں اور اب تک ان کی 70 کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ خطبے کا آغاز ڈاکٹر شاہنواز فیاض کی تلاوت اور اختتام ڈاکٹر مشیر احمد کے اظہار تشکر پر ہوا۔ پروگرام میں ایڈوکیٹ خلیل الرحمن، پروفیسر عبد القیوم انصاری، پروفیسر شہزاد انجم، پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر ندیم احمد، پروفیسر عمران احمد عندلیب، پروفیسر سرورالہدیٰ، ڈاکٹر شاہ عالم، ڈاکٹر خالد مبشر، ڈاکٹر محمد مقیم، ڈاکٹر جاوید حسن، ڈاکٹر شاداب تبسم، ڈاکٹر راہین شمع، ڈاکٹر ثاقب عمران، ڈاکٹر نوشاد منظر، ڈاکٹر غزالہ فاطمہ، ڈاکٹر محمد آدم، ڈاکٹر حنبل رضا، محمد عارف کے علاوہ کثیر تعداد میں ریسرچ اسکالرز اور طلبہ و طالبات موجود تھے۔

جرائم کے خلاف ٹانڈہ کوتوالی پولیس کی زبردست کارروائی

پانچ ملزمان گرفتار، غیر قانونی اسلحہ برآمد

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) کوتوالی ٹانڈہ پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایک جعلی مقدمہ کی سازش رچنے والے گروہ کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں پانچ ملزمان کو مختلف مقامات سے گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے ایک غیر قانونی پستول اور دو خالی کارتوس برآمد کیے ہیں۔ یہ کارروائی ایس پی، اے ایس پی (مغربی) اور سی او ٹانڈہ کی ہدایت پر مجرموں کے خلاف جاری مہم کے تحت کی گئی۔ اطلاعات کے مطابق 4 مئی 2025 کی رات تقریباً 9 بجے کوتوالی ٹانڈہ پولیس کو اطلاع ملی کہ سورج عرف گبر نامی شخص کو اجے ورما نے قتل کی نیت سے گولی ماردی ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر تھانہ کوتوالی ٹانڈہ میں مقدمہ نمبر 132/25 تحت دفعہ 109(1) /352/324(2) بی این ایس اور 3(2)V ایس سی/ایس ٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ تحقیقات کے دوران یہ حیران کن حقیقت سامنے آئی کہ سورج اور اروند ورما کا اجے ورما سے اس دن دوپہر کو ایک چائے کی دکان پر شراب پینے کے دوران جھگڑا ہوا تھا۔ اس جھگڑے سے ناراض اروند ورما نے اپنے بھائی بہن کے ساتھ مل کر اجے ورما کو سنگین دفعات میں پھنسانے کی سازش رچی۔ اس سازش کے تحت اروند ورما نے وشال ورما کو پیسے دے کر غیر قانونی ہتھیار منگوایا۔ جس کا بندوبست لکشمی نارائن ورما نے جیتندر یادو عرف کلو سے کیا۔ اسی ہتھیار سے اروند ورما نے سورج کے پیٹ کے دائیں جانب گولی ماری۔ جس سے وہ زخمی ہوگیا۔ بعد میں سورج نے خود تھانہ کوتوالی میں جھوٹی اطلاع دے کر اجے ورما کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ اس پورے معاملے میں اروند ورما، سورج عرف گبر، وشال ورما، لکشمی نارائن ورما اور جیتندر کمار یادو عرف کلو کی ملوثیت ثابت ہوئی۔ پولیس نے 6 مئی 2025 کو پانچوں ملزمان کو مختلف مقامات کے تحت گرفتار کرلیا اور ان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی کرتے ہوئے عدالت روانہ کیا۔ گرفتار ملزمان میں اروند ورما، سورج عرف گبر، وشال ورما، لکشمی نارائن ورما سبھی اکوٹ پور تھانہ کوتوالی ٹانڈہ کے باشندے ہیں، جبکہ جیتندر کمار یادو عرف کلو تھانہ ہنسور کے علاقے کلیان پور اودن پور کا باشندہ ہے۔ ان کے قبضے سے ایک غیر قانونی پستول اور دو خالی کارتوس برآمد کیے گئے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق اروند ورما ایک شرپسند مجرم ہے۔ جس پر قتل، ڈکیتی، گینگسٹر ایکٹ، آرمز ایکٹ سمیت کل 16 مقدمات درج ہیں۔ اس کی طویل فہرست پولیس ریکارڈ میں موجود ہے۔ جو ضلع میں اس کی مجرمانہ پس منظر کو واضح کرتی ہے۔ اس کارروائی کو تھانہ کوتوالی ٹانڈہ کے انچارج انسپکٹر دیپک سنگھ رگھوونشی اور انسپکٹر انورودھ پرتاپ سنگھ کی ٹیم نے انجام دیا۔ ایس پی نے اس کامیاب کارروائی پر پولیس ٹیم کی ستائش کی اور آئندہ بھی ایسے مجرموں کے خلاف مہم جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا۔ یہ کارروائی نہ صرف پولیس کی چوکنا پن کی عکاسی کرتی ہے بلکہ ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ان کی وابستگی کو بھی اجاگر کرتی ہے۔

اب اُنھیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

عامر المساجد خادم القرآن والحدیث مولانا غلام محمد وستانوی کا بچھڑنا المناک سانحہ

سہارنپور (احمد رضا) عالم دین خادم القران مولانا محمد غلام وستانوی کے لئے دعاؤں اور قرآن خوانی کا سلسلہ مستقل جاری ہے آج حلقۂ احباب میں یہ خبر ایک صاعقہ بن کر گری کہ خادم قوم و ملت، محبوب المشائخ، خادم القرآن وعامر المساجد، رئیس الجامعہ اشاعت العلوم اکل کوا، رکن شوری از ہر ہند دار العلوم دیوبند حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب طویل علالت ضعیف العمری کے بعد اپنے رب حقیقی سے جا ملے" اناللہ وانا الیہ راجعون" جامعہ الشیخ عبد الستار نانکہ گندیوڑہ چھٹملپور سہارنپور کے مہتمم عارف باللہ حافظ جمیل احمد نانکوی کے صاحبزادہ وجانشین الحاج فضل الرحمان رحیمی نانکوی نے گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ عالم دین مولانا محمد غلام وستانوی کی رحلت دردناک المیہ ہے آپنے فرمایا کہ یہ جدائی ملت اسلامیہ کے لئے ناقابل تلافی خسارہ ہے اللہ تعالی مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائے آمین۔

٭ ہم نے چاہا تھا کہ نہ ہو کوئی صبح فراق ٭

٭ موت کا جب وقت آتا ہے تو ٹلتا نہیں ٭

مولانا مرحوم کی علمی وعملی، سیاسی وسماجی، دینی و عصری، رفاعی سرگرمیاں زمانہ تا ابد یاد رکھے گا۔ آپنے عنفوانِ شباب سے دور حیات کے آخری لمحوں تک ملت کی خیر خواہی ورہنمائی فرمائی آپنے جہاں ملک کے طول وعرض میں مختلف مساجد و مکاتب کی تاسیس فرمائی، وہی خدمت قرآن کی گراں قدر خدمات انجام دی آپ ان اہل نظر اور اصحاب بصیرت اشخاص میں سے تھے کہ جو پیرانہ سالی اور عمر کی آخری ساعتوں میں بھی جہد مسلسل، فلاح خلق، کو اپنا فریضہ سمجھتے، عظیم المرتبت ہستی کا اچانک چلے جانا ایک عہد کا خاتمہ اور امت کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے، امت مسلمہ کے روشن مستقبل کی خاطر جدید علوم کے مختلف کالجز کے ذریعے امت مسلمہ کو ایجوکیشنل سوسائٹی فراہم کرنا آپکا مشن تھا آپ کی ضیافت وسخاوت، صفت ابراہیمی، اخلاق ورواداری، خندہ پیشانی، شائستگی و شگفتگی، عوام خاص میں مشہور مقبول تھی۔ ناظم جمعیت علماء ضلع سہارنپور مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے مولانا کی خدمات جلیلہ کو یاد کرتے ہوئے جامعہ اکل کواں کی حاضری کو یاد کرتے ہوئے کہا مولانا مرحوم کا قوم ملت کی فلاح وبہبودگی کے لیے سرگرم خدمات کا اکثر تذکرہ سنتا تو آپ سے استفادہ وانتساب کی خواہش انگڑائی لیتی تھی بالآخر جنوری 2019 کو اشتیاقِ دید کی خاطر اور آرزوئے دراز کی تکمیل کے لئے میں سفر پر نکل پڑا آپ سے ملکر جو فرحت وانبساط سکون وطمانیت حاصل ہوئی اس بابرکت صحبت ملاقات کا ذکر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

٭ موت اس کی ہے کہ جس کا زمانہ کرے افسوس ٭

٭ یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے ٭

اللہ تعالی حضرت کی بال بال مغفرت فرمائیں درجات بلند فرمائے اعلی علیین میں جگہ عنایت فرمائے شاگردان وپسماندگان کو صبر جمیل اور حوصلہ عطاء فرمائے نیز ہم سب کو آپ کی خلا پر کرتے ہوئے آپ کا نعم البدل عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

جامعہ الطیبات میں تعزیتی اجلاس کا انعقاد

سہارنپور ریاست کے مشہور ومعروف علمی اور فکری ادارہ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کنواں مہاراشٹر کے ناظم حضرت مولانا غلام محمد وستانوی کے انتقال پر جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے چیئرمین مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے کی۔ اس موقع پر مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خادم قرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی صاحب کا سانحہ ارتحال ملت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے جس کا پُر ہونا بظاہر ناممکن ہونا نظر آتا ہے۔ مولانا وستانوی رحمت اللہ علیہ نے ہزاروں مساجد اور مدارس کے قیام کے ساتھ ساتھ عصری اداروں کو بھی پروان چڑھا کر نوجوانان ملت کو دین ودنیا میں آگے بڑھنے کے جذبے کو فروغ دیا، مولانا وستانوی رحمت اللہ علیہ کو مسابقہ قرآن کرانے کا بڑا شوق تھا جس سے نہ صرف طلباء میں قرآن کریم کو اچھے انداز میں پڑھنے اور یاد کرنے اور قران کریم کی مہارت میں کمال حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا تھا بلکہ ذمہ داران مدارس کے اندر بھی قرآن کریم کی تعلیم کو اچھے سے اچھی کرانے اور اس میں نکھار لانے کا شوق وہ جذبہ پیدا ہوتا تھا۔ مولانا غلام وستانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس قربانی کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا اس موقع پر جامعۃ الطیبات ومدرسہ معارف القرآن کے طلباء وطالبات کے ذریعے قرآن خوانی کر کے مولانا مرحوم کے لیے ایصال ثواب کیا گیا۔

حالت نازک؛ نیند کی جھپکی حادثے کی بنی وجہ

انڈین آئیڈل 12 کے فاتح پون دیپ راجن کی کار کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی

امروہہ:6 مئی (پی این ایس) انڈین آئیڈل سیزن 12 کے فاتح اور اتراکھنڈ کے برانڈ ایمبیسیڈر پون دیپ راجن کی کار اتر پردیش کے امروہہ ضلع میں دہلی نیشنل ہائی وے پر حادثے کا شکار ہوگئی۔ اس میں گلوکار پون دیپ راجن اور ان کے دو ساتھی زخمی ہو گئے۔ تینوں کو پرائیویٹ اسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد انہیں نوئیڈا ریفر کر دیا گیا ہے۔ پون دیپ راجن کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ ان کی دونوں ٹانگیں اور ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں۔ یہ سبھی اتراکھنڈ سے دہلی جا رہے تھے۔ ان کی دہلی سے احمد آباد کی فلائٹ تھی۔ پون دیپ کا احمد آباد میں ایک پروگرام تھا۔ لیکن، دہلی جاتے ہوئے ایک حادثہ پیش آگیا۔ گلوکار پون دیپ راجن، جو سائکین ٹاک، ضلع اور قصبہ چمپاوت، اتراکھنڈ کے رہنے والے ہیں، اپنے دوست اجے مہار اور ڈرائیور راہل سنگھ کے ساتھ اتوار کی رات تقریباً 2:30 بجے کار سے دہلی کے لیے روانہ ہوئے۔ گجرولا میں، ایک کار پیچھے سے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جو ہائی وے پر سی او آفس کے سامنے کٹ پر کھڑا تھا۔ پولیس نے دونوں گاڑیوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ حادثے میں زخمی ہونے والے گلوکار اور دو دیگر افراد کو پولیس نے نجی اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ گلوکار پون دیپ کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ پولیس کے مطابق اتوار کی رات پون دیپ اپنے دوست اجے مہرا کے ساتھ گھر سے دہلی جا رہے تھے۔ کار کو ڈرائیور راہل سنگھ چلا رہا تھا۔ رات تقریباً 2.30 بجے جیسے ہی ان کی کار گجرولا تھانہ علاقے کے چوپلا کراسنگ اوور برج سے نیچے آئی، ان کی گاڑی پیچھے سے ہائی وے کے کنارے کھڑے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ حادثہ ڈرائیور راہل سنگھ کے سو جانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس حادثے میں گلوکار پون دیپ، ان کے دوست اجے اور ڈرائیور راہل زخمی ہو گئے۔ حادثے کے بعد لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو گاڑی سے نکال کر سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ تینوں کی سنگین حالت کو دیکھتے ہوئے پولیس نے انہیں ڈیڈولی میں ہائی وے پر واقع ایک پرائیویٹ اسپتال کے آئی سی یو میں داخل کرایا۔ اطلاع ملتے ہی گلوکار پون دیپ کے اہل خانہ اسپتال پہنچ گئے۔ یہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد تینوں کو بہتر علاج کے لیے دہلی کے فورٹس اسپتال لے جایا گیا، جہاں انہیں آئی سی یو میں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق پون دیپ کی دونوں ٹانگوں میں فریکچر ہے۔ سر پر چوٹ بھی آئی ہے۔ سی او شویتا بھاسکر نے کہا کہ دونوں تباہ شدہ گاڑیوں کو تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ شکایت کی بنیاد پر اس معاملے میں مزید کارروائی کی جائے گی۔ حادثہ کار ڈرائیور کو نیند آنے کی وجہ سے پیش آیا۔

جلال پور کے جعفر آباد میں خمسہ مجالس کا دوسرا دن

حضرت عباس علمدار کی وفاداری وشجاعت کا روح پرور تذکرہ

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) جلال پور جعفر آباد کے بہشت وفا قبرستان نزد روضہ ابوالفضل العباس میں مومنین کے تعاون سے منعقدہ خمسہ مجالس کے دوسرے دن کی مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز کلب حسن احسن وہمنوا صاحبان کی مرثیہ خوانی سے ہوا۔ جس نے سامعین کے دلوں کو جذباتی کر دیا۔ اس کے بعد انصر جلال پوری نے شجاعت حضرت عباس علمدار کے موضوع پر اپنا کلام پیش کیا اور خوب داد و تحسین سمیٹی۔ مجلس کے مرکزی خطیب، ذاکر اہل بیت جناب مولانا سید افتخار علی فراز واسطی سیتھل بریلی نے شجاعت حضرت عباس علمدار کے عنوان پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا پر اثر خطاب کیا۔ انہوں نے حضرت عباس کی وفاداری، دلیری اور سخاوت کو مدلل انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمنائے علی، تاجدار وفا اور قمر بنی ہاشم جیسے القابات سے مشہور علمدار حسینی کی شجاعت وسخاوت خطہ عرب میں زبان زد عام تھی۔ مولانا نے مزید کہا کہ کربلا ہر زمانے کے لیے مشعل راہ ہے۔ جو انسانی اقدار، حقوق کی پاسداری اور رشتوں کے تحفظ کی تعلیم دیتی ہے۔ چھوٹے بھائی کا بڑے بھائی کے لیے فریضہ، چچا و بھتیجے اور ماموں و بھانجوں کے رشتوں کی اہمیت اور قبیلے کے لیے جذبہ فداکاری جیسے تمام سوالات کے جوابات کربلا کے دامن میں موجود ہیں۔ آخر میں حضرت عباس کے پر درد مصائب کا تذکرہ کیا گیا۔ جس سے سامعین کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس میں اختر اعجاز، ظِلّ رضا، حاجی حسن رضا ریکارڈ، مولانا میثم زاہدی، اطہر اعجاز، جرار حسین منا حاجی، شیر عالم، مولانا سید جعفر مقدس، وزیر الحسن کربلائی، حسین احمد سمیت کثیر تعداد میں سامعین موجود رہے اور میدان مومنین سے کھچا کھچ بھرا رہا۔ مجلس کے انتظامات میں ابن علی جعفری، موسیٰ بھائی، محمد زہیر، مہدی رضا، چھیدی محرم علی، رضی بھائی، کلب حسین، گلفام حسین، محمد مہدی، مدحو عقیل، ابن ذوالفقار، ہاشم رضا، سعید احمد ممبر نگر پالیکا، حیدر ساؤنڈ سروس اور دیگر مومنین نے بھرپور تعاون کیا۔

ایم پی آنند کے والد سابق ایم پی اکشے برلال گوڑ پر حملہ

سڑک پر کھڑی موٹر سائیکل کو لے کر جھگڑا

بہرائچ۔ ضلع کے تھانہ موتی پور کے تحت گاؤں ماتھی کلا میں رام سروج پاٹھک کے گھر پر جنیو سنسکار کا پروگرام تھا، جس میں بہرائچ کے سابق لوک سبھا ایم پی اکشے ورلال گونڈ بھی بطور مہمان شرکت کرنے گئے تھے، تب یہ بات سامنے آئی کہ لوگوں کے ایک خاص گروپ نے سابق ایم پی پر حملہ کردیا۔ حملے کے دوران مقامی لوگوں نے رکن اسمبلی کو گھر میں چھپا رکھا تھا لیکن ان کے سکیورٹی اہلکار اور ڈرائیور کے زخمی ہونے کی خبریں سوشل میڈیا پر وائرل ہونے لگیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے درجنوں افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ اس بارے میں جانکاری دیتے ہوئے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دیہی درگا پرساد تیواری نے بتایا کہ مدعی رام سروج پاٹھک کی طرف سے مذکورہ پروگرام کے دوران مقامی لوگوں کی طرف سے ہونے والے جھگڑے کے سلسلے میں تھانہ موتی پور میں ایک تحریری شکایت دی گئی تھی جس کی بنیاد پر مقامی پولیس نے مناسب دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے ایریا آفیسر میہن پوروا کی طرف سے تحقیقات شروع کردی ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ سڑک پر کھڑی موٹر سائیکل کو لے کر جھگڑا ہوا تھا۔ مدعی کی جانب سے دی گئی شکایت میں لگائے گئے الزامات کے سلسلے میں سرکل آفیسر میہن پوروا کی جانب سے غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کارروائی کی جارہی ہے اور متعلقہ ملزمان کے خلاف احتیاطی کارروائی کی گئی ہے۔ فی الوقت کسی قسم کی کوئی تنازعہ کی صورتحال نہیں ہے اور موقع پر امن وامان برقرار ہے۔ اس کے علاوہ ضلع میں الزامات اور جوابی الزامات کا دور شروع ہوگیا ہے۔ کچھا سے مدارس پر کی جانے والی کارروائی پر ناراضگی قرار دے رہے ہیں، جب کہ کچھ اسے سیاسی فائدہ قرار دے رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ بہت سی دیگر بحثیں بھی ہیں۔ اس واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر ایس پی رام نین سنگھ کی ہدایت پر، بہرائچ پولس صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ سرکل آفیسر ہرشیتا تیواری ایس ایس پی کے ساتھ گھومتی نظر آرہی ہیں۔

یہ کیس ہندوؤں اور مسلمانوں کو پولرائز کرنے کے مقصد سے بنایا گیا تھا: شیویندر

سوال پوچھنے گئے لوگوں کو پہلے بھگا دیا گیا اور پھر مقدمہ درج کرلیا گیا

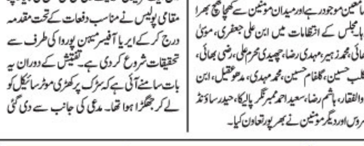

بہرائچ۔ ضلع کانگریس کمیٹی بہرائچ نے آج کانگریس بھون کے آڈیٹوریم میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں ضلع کے موتی پور تھانہ میں واقع ماتھی کلاں گاؤں میں مقامی دیہاتیوں کے ذریعہ بہرائچ لوک سبھا کے سابق رکن اسمبلی اکشے ور لال گونڈ پر مبینہ قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس دوران، پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے ضلع صدر شیویندر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کے سابق ایم پی نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو پولرائز کرنے کے مقصد سے مذکورہ کیس بنایا ہے۔ ضلعی صدر نے بتایا کہ مقامی لوگوں سے بات چیت کے مطابق ایک نیک پروگرام میں جاتے ہوئے سابق رکن اسمبلی کے قافلے کے سامنے ایک بائیک آگئی۔ کافی دیر تک کار ڈرائیور کی جانب سے مسلسل ہارن بجانے کی وجہ سے شاہد نامی نوجوان نے مدد کے لیے موٹر سائیکل ہٹانے کی کوشش کی تو سابق رکن اسمبلی کے گن مین اور کار ڈرائیور نے مل کر شاہد کو زدوکوب کیا۔ اس کے بعد سابق رکن اسمبلی کا قافلہ مذکورہ مبارک تقریب کے لیے رام سروج پاٹھک کے گھر روانہ ہوا۔ اس موقع پر متاثرہ شاہد کے اہل خانہ سمیت گاؤں کے لوگ سابق رکن اسمبلی سے پوچھنے گئے کہ آپ کے ملازمین نے بغیر کسی وجہ کے شاہد کو کیوں مارا؟ جواب دینے کے بجائے سوال پوچھنے والے گاؤں والوں کو نہ صرف وہاں سے بھگا دیا گیا بلکہ ان کے خلاف سنگین دفعات کے تحت مقدمات بھی درج کر لیے گئے۔ جس کی کانگریس مذمت کرتی ہے۔ اس پریس کانفرنس کے ذریعے ہم مذکورہ کیس کی اعلیٰ سطحی تحقیقات اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس دوران حمزہ شفیق، شیخ زکریا شیخو، دھرمیندر چوہدری وغیرہ موجود تھے۔

بہوجن سماج پارٹی کی ایک میٹنگ کا انعقاد

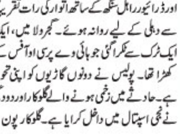

دیوبند:6 /مئی (فیروز خان) بہوجن سماج پارٹی کی ایک میٹنگ کا انعقاد دیوبند کے نزدیکی گاؤں کرڈی میں کیا گیا جس میں بی ایس پی کے نیشنل کوآرڈینیٹر رندھیر سنگھ بینیوال اور سابق راجیہ سبھا رکن منقاد علی نے پارٹی عہدہ داران کو سیکٹر کمیٹیوں کی تشکیل نو کرنے اور کارکنان سے سال 2027 میں بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی کو ایک مرتبہ پھر اتر پردیش کی وزیر اعلی بنانے کا عہد لیا۔ انہوں نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بی ایس پی سال 2027 میں مجوزہ یوپی اسمبلی انتخابات پوری طاقت کے ساتھ لڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی میں عدم فعالیت اور غفلت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ پارٹی کو مضبوط کریں اور پارٹی کی پالیسیوں کو عوام تک پہنچائیں۔ پارٹی کے کمشنری انچارج سرفراز رائن نے کہا کہ اتر پردیش میں امن وامان کی صورتحال مسلسل بگڑ رہی ہے۔ کروڑوں غریبوں اور بہوجنوں کی فلاح وبہبود اور ترقی کے لیے کام کرنے کے بجائے، بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت پچھلی ایس پی حکومت کی طرح ہر محاذ پر ناکام ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایس پی کی پچھلی حکومتوں میں امن وامان، روزگار، خواتین، کسانوں اور نظر انداز لوگوں کے مفادات کے تحفظ اور انہیں انصاف فراہم کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ اس لیے یوپی اور اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومتوں کو بھی دھرم کے بجائے عمل کو کرما سمجھ کر اپنی حقیقی آئینی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔

سینئر خاتون ریذیڈنٹ نے ڈاکٹر پر جنسی زیادتی کا الزام عائد کیا، ایف آئی آر درج

کانپور:6 مئی (پی این ایس) ایک خاتون ڈاکٹر نے اتر پردیش کے کانپور کے ایک ڈاکٹر پر شادی کے بہانے اس کے ساتھ جسمانی تعلقات قائم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ یہ خاتون کانپور جی ایس وی ایم میڈیکل کالج میں سینئر ریذیڈنٹ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ الزام ہے کہ خاتون ڈاکٹر نے جب شادی کے لیے دباؤ ڈالا تو ڈاکٹر نے پٹائی کی اس کے بعد اس کا نمبر بلاک کر دیا اور بلند شہر بھاگ گیا۔ کانپور کے چکری پولیس اسٹیشن میں خاتون کی جانب سے شکایت درج کرائی گئی ہے، جس کی بنیاد پر پولیس نے کیس درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کردی ہے۔ خاتون ڈاکٹر نے پولیس کو بتایا کہ وہ جی ایس وی ایم میڈیکل کالج میں سینئر ریذیڈنٹ کے طور پر کام کرتی ہے۔ تقریباً ڈھائی سال پہلے وہ آرتھو میں تعینات بلند شہر خرجہ کے رہنے والے ڈاکٹر ابھیشیک بھاسکر سے ملی تھی۔ ابھیشیک نے اسے یہ کہہ کر اپنے پیار کے جال میں پھنسایا کہ وہ غیر شادی شدہ ہے۔ تقریباً 2 سال قبل ملزم نے اسے پڑھائی پر بات کرنے کے بہانے اپنے کمرے میں بلایا اور اس کے ساتھ جسمانی تعلقات استوار کیے۔ متاثرہ نے احتجاج کیا تو ملزم نے شادی کی بات کی۔ کچھ دن بعد جب اس نے ابھیشیک پر شادی کے لیے دباؤ ڈالا تو اس نے اسے گالی گلوچ اور مار پیٹ شروع کردی۔ اس کے علاوہ وہ اکثر سب کے سامنے اس کی توہین کرتا تھا۔ خاتون نے الزام لگایا کہ ملزم نے اس کے والدین کے کہنے پر اس کا نمبر بلاک کر دیا اور کانپور سے اپنے آبائی شہر خرجہ بلند شہر فرار ہو گئے۔ اس پورے واقعے کے بعد وہ ذہنی طور پر کافی پریشان ہو گئی ہے اور ڈپریشن میں چلی گئی ہے۔ چکری تھانے کے انچارج سنتوش شکلا نے بتایا کہ خاتون کی شکایت کی بنیاد پر ڈاکٹر کے خلاف رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔ مکمل تفتیش کی جارہی ہے۔

پولیس فورس نے آر اے ایف کے ساتھ شہر کے مختلف مقامات پر فلیگ مارچ کیا

دیوبند:6 /مئی (فیروز خان) سیکورٹی کے پیش نظر سی او دیوبند اور کوتوالی انچارج کی قیادت میں پولیس فورس نے آر اے ایف کے ساتھ شہر کے مختلف مقامات پر فلیگ مارچ کیا۔ سی او دیوبند روی کانت پراشر اور کوتوالی انچارج دھرمیندر کمار نے پولیس اور آر اے ایف ٹیم کے ساتھ فلیگ مارچ کر عوام سے امن وامان بنائے رکھنے کی اپیل کی۔ ٹیموں نے دیوبند کے ہنومان چوک، رشیدیہ مسجد علاقہ، ایم بی ڈی چوک، ریلوے روڈ اور خانقاہ علاقہ میں فلیگ مارچ کیا ساتھ ہی انتہائی حساس اور حساس علاقوں میں پیدل گشت کیا گیا۔ سی او دیوبند روی کانت پراشر نے بتایا کہ تمام پولیس چوکیوں کو یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ سیکورٹی کے پیش نظر حالات پر سخت نگاہ رکھی جائے اس درمیان اگر کوئی شخص خلاف قانون کوئی کام کرتا نظر آئے تو اسے فوراً حراست میں لے لیا جائے اور اسکے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔

تقی عابدی کو سلیم امروہوی نے اپنا تازہ مجموعہ کلام پیش کیا

امروہہ شب گزشتہ امروہہ کے ممتاز شاعر سلیم امروہوی نے دہلی میں نامور محقق ادیب اور علمی وادبی دنیا کے سب سے اہم ترین ناموں میں سے ایک ڈاکٹر سید تقی عابدی کو اپنا تازہ مجموعہ کلام کائنات پیش کیا۔ ڈاکٹر تقی عابدی اس وقت ملک ہندوستان میں منعقد ہونے والی سرکردہ ادبی تقریبات میں حصہ لینے کنیڈا سے تشریف لائے ہوئے ہے۔ گزشتہ شب مرکزی دارالحکومت دہلی کے ایک پانچ ستارہ ہوٹل میں سلیم امروہوی نے اپنا تازہ مجموعہ کلام ڈاکٹر تقی عابدی کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ مجموعہ کلام سلیم امروہوی کا پانچواں مجموعہ کلام ہے اس سے قبل ڈاکٹر تقی عابدی سلیم امروہوی کے نعتیہ مجموعہ کلام ذکر مصطفی پر ایک جامع مضمون تحریر فرما چکے ہے۔ اس ملاقات کے دوران ڈاکٹر تقی عابدی نے سلیم امروہوی کے ادبی ادارہ حسن آراء ٹرسٹ کی ادبی خدمات کو بھی یاد کیا اور سلیم امروہوی کی شعری تخلیقات پر تبادلہ خیال پیش کرتے ہوئے کہا کہ سلیم امروہوی نے اپنی شاعری کے ذریعہ سماج کو ایک پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ سلیم کی شاعری میں غزل کا منفرد رنگ اور اصلاح کا پہلو بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ انہیں نے سہل ممتنع دل پر اثر انداز ہونے والی شاعری کی ہے

شادی کے تین ماہ بعد شوہر کو چھوڑ دیا، بارات لے کر بوائے فرینڈ کے گھر پہنچ گئی

جونپور:6 مئی (پی این ایس) ایک گرل فرینڈ جو اپنے بوائے فرینڈ سے بے انتہا محبت کرتی ہے، لیکن اس کی شادی کسی اور سے ہو جاتی ہے۔ اب کہانی آگے بڑھتی ہے جس کا کلائمیکس کافی دلچسپ ہے۔ اس کہانی میں سماج میں بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ رشتوں کی تعریف بھی بدل رہی ہے۔ کہانی محبت کے رشتوں کو سماجی پہچان دلانے میں بھی مدد کرتی ہے۔ اس کہانی میں سماج کا وہ چہرہ بھی سامنے آیا ہے جس میں لوگوں نے روایات سے ہٹ کر اپنے رشتوں کو ایک نئی جہت دینا شروع کر دی ہے۔ تو آیئے جانتے ہیں پوری کہانی کہانی جونپور ضلع کے تیجی بازار علاقے کی ہے۔ یہاں ایک لڑکی خود اپنے عاشق کے گھر بارات لے کر اس سے شادی کرنے پہنچ گئی۔ اس گرل فرینڈ کے چرچے زور وشور سے ہو رہے ہیں۔ جونپور کے بھٹولی گاؤں کے رہنے والے بنواری لال گوتم کے بیٹے اجے کمار گوتم اور کھٹن تھانہ علاقہ کے بڑسار اپکلچھا گاؤں کی رہنے والی شیوکماری ایک دوسرے سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔ اجے کی بہن کی شادی شیوکماری کے گاؤں میں ہوئی تھی، جس کی وجہ سے اجے وہاں اکثر آیا کرتا تھا۔ اس دوران شیوکماری اور اجے کے درمیان قربتیں بڑھیں اور آہستہ آہستہ یہ رشتہ گہری محبت میں بدل گیا۔ تاہم جب دونوں نے شادی کا ارادہ ظاہر کیا تو لڑکی کے گھر والوں نے اس کی مخالفت کی۔ پچھلے سال شیوکماری کی شادی کسی اور سے ہوئی تھی لیکن وہ اپنے پہلے پیار کو بھلا نہیں پائی۔ شادی کے صرف تین ماہ بعد وہ اپنے سسرال سے اپنے والدین کے گھر واپس آئی اور اپنے پہلے عاشق اجے سے دوبارہ رابطہ کیا۔ شیوکماری کے اصرار اور محبت کو دیکھ کر، آخر کار اس کے گھر والوں نے اس کی شادی اجے سے کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد لڑکے کے والوں نے شادی کی بارات لانے سے صاف انکار کر دیا۔ تب شیوکماری نے ایک قدم اٹھایا۔ 5 مئی کو، وہ اپنے خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ، شادی کی بارات کے ساتھ بھٹولی گاؤں میں اجے کے گھر پہنچی۔ ان کی شادی وہاں پوری رسومات کے ساتھ ہوئی۔ یہ انوکھی شادی علاقے میں موضوع بحث بن گئی ہے۔ جہاں ایک طرف کچھ لوگ اسے محبت کی جیت قرار دے رہے ہیں وہیں کچھ لوگ اس پر سوالات بھی اٹھا رہے ہیں۔

مولانا غلام محمد استانوی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد

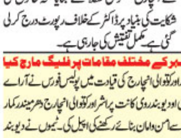

دیوبند:6 /مئی (فیروز خان) دارالعلوم فاروقیہ دیوبند میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث مولانا محمد عاقل، مدرسہ مفتاح العلوم جلالہ باد کے شیخ الحدیث مولانا محمد یامین اور خادم القرآن مولانا غلام محمد استانوی کے انتقال پر ملال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور بلندئی درجات کی دعا کی گئی۔ منعقدہ نشست میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے ادارہ کے مہتمم مولانا نور الہدی قاسمی بستوی نے کہا کہ مولانا غلام محمد وستانوی قوم وملت کے لئے ایک ہمدرد قلب وجگر رکھتے تھے۔ وہ دور جدید کے علمی تقاضوں کو بھی شعوری طور پر سمجھتے تھے۔ یہی سبب ہے کے میڈیکل شعبے کے فارمیسی بی۔ ایڈ کالج، انجینئرنگ ایم بی بی ایس کالجوں کے قیام کے ساتھ 7000 مساجد، پینے کا پانی اور بے شمار سماجی ومعاشرتی امور انجام دئے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ نے سماجی ودینی کام کے لئے انہیں منتخب کر دیا تھا۔ مولانا نور الہدی قاسمی بستوی نے مولانا محمد عاقل اور مولانا محمد یامین سے اپنے گہرے قلق واضطراب کا اظہار کرتے ہوئے دونوں حضرات کے سانحہ ارتحال کو ملت اسلامیہ کے لئے عظیم خسارہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ اخیر میں مرحومین کی مغفرت کیلئے جامعہ کے اساتذہ طلبہ اور دیگر حضرات نے دعا کی۔

افسران باقاعدگی سے دودھ کمیٹیوں کا دورہ کریں

دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لیے کسانوں اور مویشی پروروں کی حوصلہ افزائی کی جائے: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 06 مئی۔اتر پردیش کے ڈیری ڈیولپمنٹ وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے کہا ہے کہ اتر پردیش سب سے زیادہ دودھ پیدا کرنے والی ریاست ہے۔ غربت کے خاتمے ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور کاروباری سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سطح پر دودھ کی ترقی کے پروگرام کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے ریاست میں دودھ کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔غیر فعال کمیٹیوں کو فعال اور فعال بنایا جائے۔ دودھ کی پروسیسنگ یونٹس کے قیام کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولتیں تیار کی جائیں۔اس سے دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ریاست کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے مقصد میں اپنا بامعنی تعاون دے سکے گا۔ کسانوں اور مویشی پروروں کو ان کے دودھ کی قیمت وقت پر ادا کی جائے۔ کسانوں اور مویشی پرور کسانوں کی فلاح و بہبود ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔

جناب دھرم پال سنگھ نے آج اسمبلی میں واقع اپنے دفتر کے کمرے میں دودھ کمیٹیوں کی تشکیل کا جائزہ لیا اور دودھ کی ترقی کے میدان میں عزت مآب وزیر اعلیٰ کی طرف سے دی گئی رہنمائی اور تجاویز پر عمل درآمد کے سلسلے میں افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ مسٹر سنگھ نے نندنی کرشک سمردھی یوجنا، وزیر اعلیٰ کی سودیشی گائے کی ترقی کی اسکیم،

دودھ کوآپریٹیو کی تشکیل، نند بابا دودھ مشن کے تحت وزیر اعلیٰ کی ترقی پسند جانوروں کی پرورش کی اسکیم کا بھی جائزہ لیا اور کہا کہ ان اسکیموں کے فوائد کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے پر تشہیر کی جانی چاہیے۔عہدیداروں کو چاہیے کہ وہ دودھ کمیٹیوں کا باقاعدگی سے دورہ کریں اور ان کی نگرانی کریں۔اجلاس میں بتایا گیا کہ سال 2024-25 میں دودھ کی خریداری 3.97 ایل ایل پی ڈی ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 10 فیصد زیادہ ہے۔رکنیت میں 08 فیصد اضافہ ہوا ہے اور 24031 دودھ تیار کرنے والوں نے تربیت حاصل کی ہے۔مالی نقطہ نظر سے، کاروبار 1120.44 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے ، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 16 فیصد زیادہ ہے۔ وارانسی، اجودھیا، بریلی، مرزاپور، متھرا اور بستی اضلاع کی بڑی دودھ یونینوں نے کل 818.22 لاکھ روپے کا منافع کمایا ہے۔دودھ کی پیداوار بڑھانے پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے پرائمری کوآپریٹو سوسائٹیز کی تعداد بڑھانے اور ممبران کو تربیت فراہم کرنے کی بھی ہدایت دیں۔ مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے بتایا گیا کہ سال 2025-26 میں 4922 نئی کوآپریٹو دودھ سوسائٹیز بنانے اور 21922 سوسائٹیوں کو تربیت فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ اس وقت کل 19046 رجسٹرڈ کمیٹیوں کے مقابلے 7851 کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ضلعی پلان کے تحت 220 دودھ کمیٹیوں کی تشکیل اور 450 دودھ کمیٹیوں کی تنظیم نو کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔نند بابا دودھ مشن میں 330 کمیٹیاں بنانے کا ہدف حاصل کیا گیا ہے۔ یومیہ دودھ کی اوسط خریداری 3.92 LKGPD تھی، مارچ 2025 کے مہینے میں دودھ کی خریداری 5.57 LKGPD تھی ، اوسطاً مائع دودھ کی روزانہ فروخت 1.85 LLPD تھی اور مارچ کے مہینے میں مائع دودھ کی فروخت 1.91 LLPD تھی۔ ہر دودھ یونین نے دودھ کی سوسائٹیوں کا دورہ کیا اور ان کی نگرانی کی جس میں 27 اگست 2024 سے 27 مارچ 2025 تک کل 5041 دودھ سوسائٹیوں کا دورہ کیا گیا جن میں 3633 ورکنگ اور 1408 نان ورکنگ شامل ہیں۔

میٹنگ میں ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری جناب کے رویندر نائک نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی خواہشات اور وزیر کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق سختی سے تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔ دودھ کی قیمت کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو وقت پر ادا کی جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کمیٹیوں کی تعداد بڑھانے کے سلسلے میں پوری سنجیدگی اور جلد بازی کے ساتھ کام کریں۔

میٹنگ میں پی سی ڈی ایف کے مینجنگ ڈائرکٹر مسٹر وبھوشریواستو، اسپیشل سکریٹری ڈیری ڈیولپمنٹ مسٹر رام سہائے یادو ، دودھ کمشنر مسٹر راکیش کمار مشرا، پی سی ڈی ایف کوآرڈینیٹر ڈاکٹر منوج تیواری، مسز میتارا اور سینئر سرکاری افسران موجود تھے۔

حکومت میں آنے پر آوٹ سورسنگ پریکٹس کو کریں گے بند

ساکشی مہاراج کو جب چاہیں سپا میں شامل کرلیں گے: اکھلیش

لکھنؤ، 6 مئی (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے منگل کو کہا کہ اگر وہ 2027 میں اقتدار میں آتے ہیں تو وہ آوٹ سورسنگ پریکٹس کو مکمل طور پر بند کر دیں گے۔یادو نے سماج وادی مزدور سبھا کے عہدیداروں کی میٹنگ میں کہا کہ بی جے پی حکومت مزدوروں کا استحصال کر رہی ہے۔انہیں خوراک اور روزگار کے لیے ادھر ادھر بھٹکنا پڑتا ہے۔ بی جے پی سرمایہ داروں کی حکومت ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ مزدوروں کا استحصال بند ہو۔ صنعتیں بند نہ ہوں اور مزدوروں کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ان کی حکومت آنے سے نہ صرف مزدوروں کے لیے فلاحی اسکیمیں دوبارہ شروع ہوں گی بلکہ آوٹ سورسنگ کا رواج بھی بند کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی مزدوروں کے ساتھ ہے۔ کووڈ بحران میں سماج وادی پارٹی ہی مزدوروں کی مدد کرنے آگے آئی تھی۔سماج وادی حکومت کے تحت 2014 میں کم از کم لیبر بورڈ تشکیل دیا گیا تھا۔ حکومت کی جانب سے مزدوروں کو

سائیکلیں دی گئیں۔سوشلسٹ حکومت میں اعزازیہ کا بھی بندوبست کیا گیا۔ بی جے پی نے سماج وادی حکومت نے مزدور بہبود کی تمام اسکیمات کو بند کر دیا ہے۔یادو نے کہا کہ 2027 کی آنے والی لڑائی سب سے بڑی ہے۔ بی جے پی کے جھوٹ بے نقاب ہوں گے۔ سماجی انصاف کی حکمرانی اسی وقت قائم ہوگی جب سماجوادی حکومت قائم ہوگی۔مزدوروں کو باعزت زندگی گزارنے کا موقع ملے گا۔جب سماج وادی حکومت بنے گی تب ہی لوگوں کی زندگیوں میں خوشحالی آئے گی۔ کسانوں، نوجوانوں، خواتین، تاجروں اور اساتذہ کو تمام مسائل سے نجات ملے گی۔

سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے منگل کو دعوی کیا کہ بی جے پی کے فائر برانڈ لیڈر اور اناؤ کے ایم پی ساکشی مہاراج کو وہ جس دن چاہیں گے پارٹی میں شامل کرلیں گے۔ پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں یادو نے ایک سوال کا جواب مسکراتے ہوئے کہا کہ جس دن چاہیں گے ہم ساکشی مہاراج کو ایس پی میں شامل کریں گے۔دراصل ایک صحافی نے ان سے پوچھا تھا کہ ساکشی مہاراج کہتے ہیں کہ اکھلیش کا دماغ میں بھوسہ بھرا ہوا ہے۔ اس سوال سے پریشان ہوئے بغیر اکھلیش نے مسکراتے ہوئے اس کا جواب دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ساکشی مہاراج ہی تھے جنہوں نے مرکزی حکومت کو ذات پر مبنی مردم شماری کرانے پر راضی کیا تھا، بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ بی جے پی حکومت کو ساکشی مہاراج کے دباؤ میں ذات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ لینا پڑا۔وہ پی ڈی اے کا ایک اہم حصہ ہیں۔

بہرائچ: سرحدی علاقوں میں تجاوزات ہٹانے کی مہم جاری

بہرائچ:06 مئی(یواین آئی)اتر پردیش کے ضلع بہرائچ میں بھارت۔ نیپال سرحد سے منسلک علاقوں میں تجاوزات ومدرسوں کی جانچ جاری ہے۔ریاستی حکومت کی ہدایت پر، سرحدی علاقوں میں دس کلومیٹر کے دائرے میں کئے گئے تجاوزات اور چل رہے مدارس کی جانچ زوروشور سے جاری ہے۔مقامی انتظامیہ اور محکمہ اقلیتی بہبود کی جانب سے روپیڈیہا، بابا گنج اور موتی پور علاقوں میں خصوصی مہم چلائی گئی ہے۔ گذشتہ دس دنوں کے دوران ضلع انتظامیہ اور محکمہ نے نانپارہ علاقے سے متصل سرحدی علاقے میں واقع رنجیت بوجھا،لکھہیا اور بنکسی وموتی پور کے بلئی گرام میں جانچ مہم چلائی ہے۔اس دوران کئی مدارس کے چلانے سے متعلق ضروری دستاویزات نہ ملنے کی وجہ کئی مدارس کو سیز کر دیا گیا ہے۔خاص طور سے کھیل کے میدان، قبرستان پر بنے مدارس سمیت کل دس مدارس کی نشاندہی کر بند کر دیا گیا ہے۔اور ان کے دستاویزات طلب کئے گئے ہیں۔یہ مہم سرحد سیکورٹی اور غیر قانونی قبضوں کو روکنے کے مقصد سے اٹھایا گیا ہے۔اور جانچ عمل ابھی بھی جاری ہے۔

پرائیویٹائزیشن کے خلاف شکتی بھون میں پانچویں دن بھی مسلسل بھوک ہڑتال جاری

لکھنؤ۔ نجکاری سے پہلے مرزا پور میں اڈانی کے ساتھ بہت زیادہ نرخوں پر بجلی کی خریداری کا معاہدہ ہوا تھا۔ نجکاری کے بعد بجلی مہنگی کرنے کی تیاریاں جاری ہیں: اڈانی کے مشیر گرانٹ تھرون یوپی میں پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشنوں کی نجکاری کے لیے دستاویزات تیار کر رہے ہیں۔ ودیوت کرماچاری جوائنٹ سنگھرش سمیتی، یوپی کی کال پر، شکتی بھون ہیڈکوارٹر پر بجلی ملازمین کی مسلسل بھوک ہڑتال آج مسلسل پانچویں دن بھی جاری رہی۔آج تھرمل پاور پراجیکٹس کے پاور ورکرز بھوک ہڑتال میں شامل ہوگئے۔ سنگھرش سمیتی نے کہا کہ نجکاری سے پہلے مرزا پور میں اڈانی کے ساتھ بہت زیادہ نرخوں پر بجلی کی خریداری کا معاہدہ ہوا تھا۔ نجکاری کے بعد عام صارفین کے لیے بجلی مہنگی کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ سنگھرش سمیتی نے کہا کہ غیر قانونی طور پر جھوٹے حلف نامے دے کر پوروانچل ودیوت وترن نگم اور دکشینانچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کے لیے مقرر کردہ ٹرانزیکشن کنسلٹنٹ گرانٹ تھرون بھی اڈانی پاور کا کنسلٹنٹ ہے جس

کے ساتھ مہنگی بجلی خریدنے کا معاہدہ ہونے جارہا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نجکاری کے بعد پرائیویٹ ہاوسز کی مدد کے لیے عام صارفین کے لیے بجلی مہنگی کرنے کا منصوبہ ہے۔ سنگھرش سمیتی کے عہدیداروں نے بتایا کہ سون بھدرا ضلع میں بجلی 1 روپے 50 پیسے کی شرح سے مل رہی ہے۔ جنریشن کارپوریشن کے انپارا اے ' پروجیکٹ سے 2.816 فی یونٹ، روپے۔Anpara 'B' پروجیکٹ سے 2.502 فی یونٹ اور روپے۔ Anpara 'D' پروجیکٹ سے 3.574 روپے فی یونٹ۔اڈانی پاور کے ساتھ 25 سال کی مدت کے لیے کیے جانے والے بجلی کی خریداری کے معاہدے کے مطابق، بجلی 2 روپے 50 پیسے کی شرح سے دستیاب ہوگی۔ 5.383 روپے فی یونٹ، جو کہ سرکاری شعبے کی جنریشن کارپوریشن سے حاصل ہونے والی بجلی سے کہیں زیادہ مہنگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرانٹ تھارنٹن اڈانی پاور کے مشیر بھی ہیں۔اس لیے ایسا لگتا ہے کہ اڈانی پاور کے ساتھ مہنگی بجلی خریدنے کا معاہدہ پوروانچل ودیوت وترن نگم کی نجکاری کے پیش نظر کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ نجکاری کے بعد پوروانچل کے غریب عوام کے لیے بجلی کے نرخ بڑھنے والے ہیں۔ سنگھرش سمیتی نے صارفین کو خبردار کیا کہ نجکاری ریاست کو لالٹین کے دور میں واپس لے جائے گی۔ریلے بھوک ہڑتال کے آج پانچویں دن اوبرا، پپری، انپارہ، ہردوا گنج، پاریچھ، جواہر پور اور پنکی بجلی پروجیکٹوں اور لکھنؤ شہر کے 200 سے زیادہ بجلی کارکنوں اور انجینئروں نے ریلے بھوک ہڑتال میں حصہ لیا۔ریلے کی بھوک ہڑتال کل بھی جاری رہے گی۔کل بریلی ، دیوی پٹن ، ایودھیا، رائے بریلی، سیتا پور اور لکھنؤ خطہ اور لکھنؤ شہر کے بجلی کارکن ریلے بھوک ہڑتال میں حصہ لیں گے۔کل، پنجاب اور ہریانہ کے بجلی کارکن اور انجینئر یوپی کے بجلی کارکنوں کی حمایت میں ریلے بھوک ہڑتال میں شامل ہوں گے۔آج ریاست کے دیگر اضلاع اور پروجیکٹوں میں نجکاری کے خلاف احتجاج جاری رہا۔آج شکتی بھون میں ریلے بھوک ہڑتال کے پانچویں دن ، بنیادی طور پر محمد وسیم، وشمبر سنگھ، یوگیندر کمار لکھا، ستیا پادھیائے، سبودھ کمار، شیلیندر سنگھ، جتیندر یادو، گورو ورما، گنیش دت، اروند کمار یادو، وویک سکسینہ، پردیپ کنوجیا، روپیندر شرما، نربھے سنگھ، پون کمار، انکت کمار وغیرہ نے شرکت کی۔

حج زندگی میں ایک بار فرض، خالص اللہ کی رضا ہی مقصد ہو

تربیتی پروگرام میں مولانا رحمت اللہ ندوی نے کی رہنمائی

لکھنؤ،۶مئی (پریس ریلیز): مولانا علی میاں ندوی میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں شعبۂ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام حج تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ سلسلہ وار پروگرام بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں عازمین حج کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے معروف عالم دین مفتی رحمت اللہ ندوی نے کہا کہ حج اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک عظیم رکن ہے، اور ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔انہوں نے کہا کہ حج و عمرہ کی ادائیگی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے اور اس میں ریاکاری یا دکھاوے کا شائبہ بھی نہیں ہونا چاہیے۔ان کا کہنا تھا کہ "گھر سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ تک کا سفر اخلاص کے ساتھ طے کیا جائے۔دل میں یہ خیال ہرگز نہ آئے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں گے۔"انہوں نے مناسکِ حج کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حج کی ادائیگی سنتِ نبویؐ کے مطابق ہونی چاہیے۔حاجیوں کو ہدایت دی گئی کہ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران وہاں کے ادب واحترام کا خاص خیال رکھیں، کثرت سے درود شریف پڑھیں، بازاروں کے غیر ضروری چکر سے گریز کریں اور اگر جانا ہی پڑے تو سنت کے مطابق جائیں۔اس موقع پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فاضل اور مبلغ مفتی مولانا آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے دعائیہ ہال میں عازمینِ حج کو مناسکِ حج کی عملی مشق کرائی اور خصوصی دعا کے ساتھ قافلے کو مدینہ منورہ کے لیے رخصت کیا۔پروگرام میں حضرت مولانا سید محمد غفران ندوی، انچارج شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء، سمیت دیگر ذمہ داران اور شرکا بھی موجود رہے۔

وی ایف ایس گلوبل نے سٹیزن ایکسپیرینس میں اکثریتی حصہ حاصل کیا

لکھنؤ VFS گلوبل، جو کہ قابل اعتماد ٹیکنالوجی خدمات میں ایک عالمی رہنما ہے اور حکومتوں اور شہریوں کے لیے محفوظ عالمی نقل وحرکت کو بااختیار بناتا ہے، نے CiX Citizen Experience میں اکثریتی حصص کا حصول مکمل کرلیا ہے، جو برازیل میں مقیم ڈیجیٹل اور فزیکل سٹیزن سروسز فراہم کرنے والا ایک معروف ادارہ ہے۔ یہ اسٹریٹجک حصول VFS گلوبل کے توسیعی سفر میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے خاص طور پر لاطینی امریکہ (LATAM) میں کیونکہ یہ اپنی صلاحیتوں کو وسیع کرتا جا رہا ہے اور عوامی خدمات کی فراہمی کے شعبے میں اپنا اثر ورسوخ بڑھا رہا ہے۔ شہری خدمات میں تقریباً دو دہائیوں کی اہم جدت کے ساتھ، CiX نے برازیل میں اپنی مضبوط موجودگی قائم کی ہے۔ VFS Global کی بین الاقوامی رسائی اور آپریشنل فضیلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس کامیابی کو LATAM اور دیگر عالمی منڈیوں میں مزید وسعت دی جائے گی۔ یہ حصول AI اور ڈیٹا سے

چلنے والے پلیٹ فارمز سمیت جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے ذریعے ڈرائیونگ ٹرانسفارمیشن پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ CIX کی جدید ترین ڈیجیٹل صلاحیتوں کو VFS Global کے وسیع عالمی انفراسٹرکچر اور پیچیدہ سروس ایکو سسٹم کے انتظام میں مہارت کے ساتھ ملاکر، ہم دنیا بھر کے سرکاری اور نجی شعبے کے کلائنٹس کو اگلی نسل کے مربوط حل فراہم کرنے کے لیے پوزیشن میں ہیں۔دونوں کمپنیوں کی کلائنٹ حکومتوں اور شراکت داروں کے لیے، یہ بہتر، اپنی مرضی کے مطابق حل فراہم کرے گا جو شہریوں کی مصروفیت، رسائی اور اطمینان کو بہتر بناتا ہے۔اس موقع پر CiX Citizen Experience کے CEO، Sergio Rodrigues نے کہا، "VFS Global کے ساتھ شراکت داری ہماری ترقی کو تیز کرے گی۔ ان کے سرمائے، ٹیکنالوجی ٹیلنٹ اور عالمی رسائی کے ساتھ، ہم لاطینی امریکہ اور اس سے باہر تیزی سے پھیل سکتے ہیں۔ یہ تعاون CiX Citizen Experience کو بڑھانے کے بارے میں ہے، ہمارے شہریوں کو اور بھی زیادہ آسان اور آسان خدمات فراہم کرنا، حکومت کی زندگیوں کو آسان اور آسان بناتا ہے۔جسمانی اور ڈیجیٹل حلوں کے امتزاج کے ساتھ جو پوری دنیا کی حکومتوں کو کارکردگی، رفتار اور بچت بھی لاتے ہیں۔" اس موقع پر بات کرتے ہوئے، VFS گلوبل کے بانی اور سی ای او، زوبن کرکریا نے کہا، "ہم اس اسٹریٹجک لحاظ سے اہم حصول کو مکمل کرتے ہوئے بہت خوش ہیں جو دونوں کمپنیوں- CIX Citizen Experience اور VFS Global کے لیے قابل قدر ثابت ہوں گے۔ VFS گلوبل 158 ممالک میں کام کرتا ہے، 69 کلائنٹ حکومتوں کو خدمات فراہم کرتا ہے، اور ان تمام ممالک میں 0153 لوگوں تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ تکنیکی صلاحیتیں CIX Citizen Experience کو اس کے ترقی کے اگلے مرحلے میں ایک عالمی پاور ہاؤس بننے کے لیے فراہم کریں گی، ہمارا تعاون پوری دنیا میں شہریوں کی خدمات کو تبدیل کرے گا، جس میں کارکردگی اور جامعیت پیدا ہو جائے گی، یہ VFS Global کے ان اختراعی حلوں کے عزم کو اجاگر کرتی ہے جو شہریوں کے معیار زندگی میں اضافہ کرتے ہیں۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی میں تھائرائیڈ کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ، 6 مئی 2025: آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں فارمیسی فیکلٹی اور ایبٹ مینوفیکچرنگ کے اشتراک سے یونیورسٹی کیمپس میں مفت تھائیرائیڈ چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔اس کیمپ کا افتتاح وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے ہاتھوں ہوا۔اس موقع پر وائس چانسلر نے تھائرائیڈ جیسی بیماری اور اس کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بیماری کو ہلکے میں نہیں لیا جاسکتا ہے کیونکہ تھائرائیڈ ہارمونز پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور یہی آپ کے جسم کی توانائی اور وزن کو متاثر کرتے ہیں۔انھوں نے خصوصی طور پر طلبہ سے کہا کہ آپ سبھی طلبا اپنے خون کے نمونے مہیا کیجیے اور رپورٹ کو سنجیدگی سے لیجیے اس لئے کہ ابھی آپ لوگوں کو ملک اور معاشرے کے لئے بہت

کچھ کرنا ہے اگر آپ کی صحت اچھی اور آپ کا جسم مختلف طرح کی بیماریوں سے دور رہے گا تو آپ اپنے مستقبل کے لئے کچھ بہتر کرسکتے ہیں ڈائرکٹر آف فیکلٹی آف فارمیسی پروفیسر شالنی ترپاٹھی نے کہا کہ اس وقت تھائرائیڈ کا مسئلہ خواتین میں سب سے زیادہ دیکھا جارہا ہے۔حمل اور پیدائش کے پہلے تین مہینوں کے دوران نصف فیصد خواتین کو تھائیرائیڈ کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔تھائیرائیڈ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تقریباً ایک تہائی لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں۔انھیں مسائل کے پیش نظر اس کیمپ کا مقصد تھائیرائیڈ کے حوالے سے لوگوں اور خاص طور سے لڑکیوں کے اندر بیداری اور صحت کی خدمات فراہم کرنا ہے اور مستقبل میں بھی اس طرح کے ہیلتھ کیمپس کا انعقاد کیا جائے گا۔اس کیمپ میں طلبہ کے علاوہ اساتذہ اور عملہ نے بھی شرکت کی۔

اسرائیل اپنی لگائی آگ میں خود جل رہا ہے: محمد احمد

لکھنؤ: ایس ڈی پی آئی کے لوک سبھا امیدوار محمد احمد نے اسرائیل کے جنگلات میں لے لگی آگ کے سلسلے میں کہا کہ اسرائیل نے ہمیشہ سے بے گناہوں اور معصوم بچوں پر ظلم ڈھاتے رہے اور فلسطینیوں کو بے گھر کیا، اپنی خدائی کے سامنے کسی انسان کا پرواہ نہیں کیا۔ آج قدرت نے انہیں دکھا دیا کہ اصل حکمرانی صرف اللہ کی ہے۔ جب لوگ انسانوں پر ظلم حد سے زیادہ کرنے لگ تے ہیں اور ملک میں دہشت گردی پھیلاتے ہیں تو پھر خدا اپنا جلوہ ایسے دکھاتے ہیں جس کے بارے میں انسان کبھی غور بھی نہیں کرتا۔انہوں نے کہا کہ وہاں کے حکام کے مطابق آگ اسرائیل کی تاریخ میں لگنے والی اب تک کی سب سے بڑی آگ ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ خود کو سپر پاور کہنے والا ملک آج آگ پر قابو پانے میں ناکامی کے باعث اسرائیلی وزیر خارجہ نے یونان، اٹلی، بلغاریہ، کروشیا اور قبرص سے امدادی اپیل کی ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیل میں ہلاک فوجیوں کی یاد میں قومی دن منایا جارہا تھا جبکہ آگ لگنے کے بعد ہونے والی یوم آزادی کی تقریبات بھی منسوخ کر دینے پڑی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ آج بھی وقت ہے کہ اسرائیل اپنے کو کمزوروں کے سامنے سپر پاور سمجھنا بند کردے اور لوگوں کی جان ومال کی قیمت کو سمجھے۔

مولانا غلام محمد وستانویؒ دینی وعصری تعلیم کے بے تاج بادشاہ تھے: حافظ اکبر عرفانی

لکھنؤ۔ علمہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت مدرسہ امداد العلوم معظم نگر میں خادم القرآن حضرت مولانا غلام محمد وستانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ ارتحال پر مدرسہ ہذا میں ایصال ثواب کی ایک مجلس منعقد کی گئی۔اس موقع پر مدرسہ ہذا کے ناظم حافظ اکبر عرفانی نے کہا کہ آپ ایک باوقار عالم دین خادم قرآن مصلح امت اور تعلیمی وروحانی میدان کے بے مثال رہنما تھے۔اس کے بعد مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا

ابرار الحق ثاقبی نے کہا کہ آپ کی قیادت میں ادارے نے ہزاروں علماء حفاظ، معلمین اور مصلحین ومبلغین تیار کئے جو ملک کے کونے کونے میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ ہذا کے ناظم تعلیمات مفتی دلشاد احمد ندوی نے کہا کہ وقت کے تعلیمی شاہ جہاں اب ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن ان کی یادیں انکی خدمات انکی باتیں روحانی طور پر آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کے مانند رہیں گی۔اس موقع پر تمام اساتذۂ کام اور طلبہ عزیز نے مولانا مرحوم کے بلند درجات کی دعا کی اور جنت الفردوس میں اللہ رب العزت بہترین جگہ نصیب فرمائے۔

فضائی حملہ شروع ہوتے ہی بجا سائرن

زمین پر لیٹ گئے لوگ، سول ڈیفنس والوں نے کی پریکٹس

لکھنو:6 مئی (پی این ایس) دشمن ملک کی جانب سے فضائی حملہ کی صورت میں ایسی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے بدھ کو سول ڈیفنس پولیس لائن میں ماک ڈرل کا انعقاد کیا جائے گا۔اس موک ڈرل کی ریہرسل بھی منگل کی سہ پہر پولیس لائن میں کی گئی۔شہری دفاع کے چیف وارڈن امر ناتھ مشرا نے کہا کہ شہری دفاع ہر سال ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے فرضی مشقیں کرتا ہے لیکن اس بار وزارت داخلہ کے حکم پر ملک بھر میں بیک وقت فضائی حملے سے نمٹنے کے لیے فرضی مشقیں کی جارہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ بدھ کی شام 6 سے 7 بجے کے درمیان پولیس لائن میں موک ڈرل کی جائے گی۔اس موک ڈرل کی ریہرسل بھی منگل کو کی گئی۔ پولیس لائن میں موک ڈرل کی ریہرسل کے دوران فضائی حملہ ہوتے ہی سائرن بج گیا۔سائرن بجتے ہی سب پیٹ کے بل زمین پر لیٹ گئے۔دونوں ہاتھوں سے کان بند کر لیے۔جیسے ہی فضائی حملہ رکا، سول ڈیفنس کے تمام رضاکار کھڑے ہوگئے۔